والدین کا چھٹا حصہ مقرر ہے، اور اگر کوئی اولاد ہی نہ ہو تو ایک تہائی ماں کا اور بقیہ ترکہ باپ کا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

حکم الٰہی یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ الخ صحاح ستہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ دونوں پیادہ بنی سلمہ میں میری عیادت کے لئے تشریف لائے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر مجھے ایسی حالت میں پایا کہ ہوش وحواس باقی نہیں تھے۔ آپ نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور مجھ پر اس پانی کا چھینٹا دیا جس سے مجھے افاقہ ہوا، میں نے عرض کیا کہ میرے حال کے متعلق آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں، اس پر یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ یہ آیت نازل ہوئی۔

اور امام احمد ابوداؤد، ترمذی اور حاکم جابر رضؓ سے روایت نقل کی ہے کہ سعد بن الربیع کے گھر میں سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ دونوں سعد بن الربیع کی دو لڑکیاں ہیں ان کے والد آپ کے ساتھ غزوہ اُحد میں شہید ہو گئے، اور ان کا چچا ان کا مال لے گیا اور ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا، اور بغیر مال کے انکی شادی بھی نہیں ہو سکتی، آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائیں گے، چنانچہ میراث کی آیت نازل ہوئی، حافظ ابن حجر فرماتے ہیں اس روایت سے ان حضرات نے استدلال کیا ہے جو اس کے قائل ہیں کہ میراث کی آیت سعد بن ربیع کی لڑکیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور حضرت جابر رضؓ کے واقعہ میں نازل نہیں ہوئی، بالخصوص اس وقت تک حضرت جابر رضؓ کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی۔

باقی اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت دونوں واقعات کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس میراث کا ابتدائی حصہ سعد رضؓ کی دونوں لڑکیوں کے بارے میں نازل ہوا ہے، اور وَاِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلٰلَۃً والا آخری حصہ حضرت جابر رضؓ کے واقعہ میں نازل ہوا ہو، اور حضرت جابر رضؓ کا یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ کے تذکرہ سے یہی مطلب ہو کیونکہ یہ حصہ اسی حصہ سے متصل ہے۔

امام سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ ایک تیسرا سبب اور مروی ہے، ابن جریر نے سدی سے نقل کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت والے لڑکیوں اور کمزور لڑکوں کو میراث نہیں دیتے تھے، اور وہی شخص میراث وصول کر سکتا تھا جس میں لڑائی کی طاقت ہو چنانچہ حضرت حسان بن ثابت کے بھائی عبدالرحمٰن کا انتقال ہوا، انہوں نے ام کجہ نامی ایک بیوی اور پانچ لڑکیاں چھوڑیں ورثہ ان کا سارا مال لینے کے لئے آئے، ام کجہ شکایت لے کر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ الخ اور پھر ام کجہ کے بارے میں فرمایا وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ الخ۔

ک۔ نیز سعد بن ربیع کا واقعہ ایک اور طریقہ پر بھی مروی ہے، چنانچہ قاضی اسمٰعیل نے احکام القرآن عبدالملک بن محمد بن حزم سے نقل کیا ہے کہ عمرۃ بنت حزم سعد بن ربیع کے نکاح میں تھیں۔

حضرت سعد غزوہ اُحد میں شہید ہو گئے، اور حضرت سعد کی ان سے ایک لڑکی تھی، یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی لڑکی کی میراث طلب کرنے کے لئے آئیں ان ہی کے بارے میں یَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ الخ آیت نازل ہوئی۔

فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي

اور اگر میت کے ایک سے زیادہ بھائی یا بہن ہوں تو اسکی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا (اور باقی باپ کو ملیگا) وصیت

بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ ۚ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ

نکال لینے کے بعد کہ میت اسکی وصیت کر جاوے یا دین کے بعد تمہارے اصول و فروع جو ہیں تم پورے طور پر یہ نہیں

لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١﴾

جان سکتے ہو کہ ان میں کا کونسا شخص تم کو نفع پہنچانے میں نزدیک تر ہے یہ حکم منجانب اللہ مقرر کر دیا گیا

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ

بالیقین اللہ تعالیٰ بڑے علم والے اور حکمت والے ہیں اور تم کو آدھا ملے گا اس ترکہ کا جو تمہاری بیبیاں چھوڑ جاویں اگر ان کے

كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

کچھ اولاد نہ ہو اور ان بیبیوں کے کچھ اولاد ہو تو تم کو ان کے ترکہ سے چوتھائی ملے گا وصیت نکالنے کے بعد کہ

يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ

وہ اسکی وصیت کر جائیں یا دین کے بعد

تقسیم کی تفصیل اور اگر میت کے ایک سے زائد بھائی یا بہن ہوں عینی ہوں یا علاتی تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ اور باقی باپ کو ملے گا۔

اور یہ تمام حصے میت کا قرض ادا کر دینے اور تہائی مال کے اندر اندر جو اس نے وصیت کر رکھی ہے، اس کے نافذ کر دینے کے بعد نکالے جائیں گے۔

تم اپنے اصول و فروع کے بارے میں یہ نہیں جان سکتے کہ کون تم کو دینی یا دنیاوی زیادہ نفع پہنچا سکتا ہے او میراث کی تقسیم فرض کر دی گئی ہے، حق تعالیٰ تقسیم میراث کو جاننے والا اور ہر ایک حصے متعین کر دینے میں بڑی حکمت والا ہے۔

اور اگر تمہاری بیبیوں کے کسی قسم کی کوئی اولاد نہ ہو تو ان کے ترکہ میں سے تم کو آدھا ملے گا۔

اور اگر ان کے کچھ اولاد ہو خواہ تم میں سے ہو یا کسی اور سے لڑکا ہو یا لڑکی تو پھر ترکہ میں سے تم کو چوتھائی ملیگا اور یہ تقسیم بھی میت کے قرض ادائگی اور بقدر ثلث وصیت کے نافذ کر دینے کے بعد ہوگی ۞

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ج فَاِنْ كَانَ

اور ان بیبیوں کو چوتھائی ملیگا اس ترکہ کا جس کو تم چھوڑ جاؤ اگر تمہارے کچھ اولاد نہ ہو اور اگر

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

تمہارے کچھ اولاد ہو تو ان کو تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ملے گا وصیت نکالنے کے بعد کہ تم اسکی

تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ

وصیت کر جاؤ یا دین کے بعد اور اگر کوئی میت جسکی میراث دوسروں کو ملے گی خواہ وہ میت مرد ہو

وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ج فَاِنْ

یا عورت ایسا ہو جسکے نہ اصول ہوں نہ فروع ہوں اور اس کے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے

كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ

ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر یہ لوگ اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب تہائی میں شریک ہوں گے

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ لا غَيْرَ مُضَآرٍّ ج وَصِيَّةً

وصیت نکالنے کے بعد جسکی وصیت کردی جاوے یا دین کے بعد بشرطیکہ کسی کو ضرر نہ پہنچاوے یہ حکم کیا گیا ہے

مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ (۱۲)

خدا تعالیٰ کی طرف سے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں حلیم ہیں

شرعی طریقہ

اور ان کو میراث میں سے چوتھائی ملے گا، اگر تمہارے کوئی اولاد نہیں ہوگی، اور اگر تمہارے کچھ اولاد ہو خواہ ان ہی سے ہو یا کسی اور سے لڑکے ہوں یا لڑکی، تو ان کو ترکہ میں سے تمہارے قرض کی ادائگی اور وصیت کے نافذ کرنے کے بعد آٹھواں حصہ ملے گا۔

اور اگر کوئی میت خواہ وہ مرد ہو یا عورت ایسی ہو کہ جس کے نہ اصول ہوں اور نہ فروع جسکی میراث دوسروں کو ملے گی، اور اس میت کے ایک بھائی یا ایک بہن اخیافی ہو تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہوں گے، جس میں مذکر و مؤنث سب برابر ہیں اور یہ میراث ثلث مال میں وصیت کے نافذ کرنے اور میت کے قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی، بشرطیکہ تہائی مال سے زیادہ وصیت کر کے کسی وارث کو نقصان نہ پہنچائے۔

اور میراث کا تقسیم کرنا حق تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے، اور تقسیم میراث کو وہ بخوبی جاننے والا ہے کہ کس طریقہ سے اس میں خیانت کی جائے گی، مگر وہ اس پر جلدی انتقام نہیں لیتا۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ط وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ

یہ سب احکام مذکورہ خداوندی ضابطے ہیں اور جو شخص اللہ اور رسول کی پوری اطاعت کریگا اللہ تعالیٰ

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

اس کو ایسی بہشتوں میں داخل کر دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے

الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ

اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے

يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ص وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع وَالّٰتِيْ

نکل جائیگا اس کو آگ میں داخل کریں گے اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیگا اور اسکو ایسی سزا

يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ

ہوگی جسمیں ذلت بھی ہے اور جو عورتیں بے حیائی کا کام کریں تمہاری بیبیوں میں سے سو تم لوگ ان عورتوں پر چار

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ج فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ

آدمی اپنوں میں سے گواہ کر لو سو اگر وہ گواہی دے دیں تو تم ان کو گھروں کے اندر مقید رکھو

حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾

یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ کر دے یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی اور راہ تجویز فرما دیں

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ج فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا

اور جونسے دو شخص وہ بیحیائی کا کام کریں تم میں سے تو ان دونوں کو اذیت پہنچاؤ پھر اگر وہ

فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

دونوں توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں تو ان دونوں سے کچھ تعرض نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والے ہیں رحمت والے ہیں

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ

توبہ جسکا قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ تو ان ہی کی ہے جو حماقت سے کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں پھر قریب ہی وقت

ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ

میں توبہ کر لیتے ہیں سو ایسوں پر تو خدا تعالیٰ توجہ فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں حکمت

وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ

والے ہیں اور ایسے لوگوں کی توبہ نہیں جو گناہ کرتے رہتے ہیں یہاں تک

يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ج حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ

کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے موت ہی آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا کہ میں اب توبہ

إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ

کرتا ہوں اور نہ ان لوگوں کی جن کو حالت کفر پر موت آجاتی ہے ان لوگوں کے لئے ہم نے

أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٨﴾

ایک دردناک سزا تیار کر رکھی ہے

نیک و بد کا انجام

حق تعالیٰ کے احکام اور اس کے فرائض ہیں جو شخص ان ضابطوں کی پابندی کرے گا، اس کے لئے ایسے باغات ہیں جہاں درختوں اور مکانات کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور شراب طہور کی نہریں جاری ہونگی، وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے، نہ موت آئے گی، اور نہ اس سے نکالے جائیں گے یہ بڑی عظیم الشان کامیابی ہوگی۔

اور جو خیانت اور ظلم کر کے احکام خداوندی کی نافرمانی اور اس کے حدود سے تجاوز کرے گا تو جب تک حق تعالیٰ چاہے اس کو دوزخ میں رکھے گا اور وہاں ذلت بھی ہوگی۔

آزاد عورتیں تو ان میں سے جو زنا کا ارتکاب کریں، ان پر چار آزاد آدمیوں کو گواہ کر لو، اور مرنے تک سپاہیانہ ان کو جیل میں ڈالے رکھو، یا حق تعالیٰ رجم کا حکم نازل فرمادے۔ چنانچہ پھر رجم کے حکم سے شادی شدہ کا یہ حکم منسوخ ہوگیا۔

اور اگر نوجوان کنوارے مرد یا عورت زنا کریں، تو ان کو عار دلاؤ اور اذیت پہنچاؤ اسکے بعد اگر وہ اپنی حالت کو درست کرلیں تو پھر اس سے درگذر کرو، مگر کنوارے مرد اور لڑکیوں کی یہ سزا اسّی کوڑوں کے حکم کے نزول سے منسوخ ہوگئی۔

مقبول توبہ { توبہ تو ان ہی کی مقبول ہے جو سزا کی عدم واقفیت سے عمداً کوئی جرم کر لیتے ہیں، اور پھر قبل حضور موت کے توبہ کر لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نزع کی حالت سے قبل توبہ کو قبول کر لیتے ہیں، اس کے بعد نہیں کرتے، اور ایسے لوگوں کی جو موت کے سر پر آنے کے وقت توبہ کریں، قبول نہیں فرماتا۔ ان کفار کے لئے تو دردناک عذاب ہے یہ آیت طعمہ اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مرتد ہو گئے تھے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ

اے ایمان والو تم کو یہ بات حلال نہیں کہ عورتوں کے جبراً مالک ہو جاؤ اور ان عورتوں

وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ

کو اس غرض سے مقید مت کرو کہ جو کچھ تم لوگوں نے ان کو دیا ہے اس میں کا کوئی حصہ وصول

يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

کر لو مگر یہ کہ وہ کوئی صریح ناشائستہ حرکت کریں اور ان عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ

فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ

گزران کیا کرو اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک شئے کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ

فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾

اسکے اندر کوئی بڑی منفعت رکھ دے

حرام دستور { اپنے آباء کی عورتوں کے مال کا جبراً مالک ہونا حلال نہیں، اور ان کو شادی کرنے سے روکو تاکہ تمہارے آباء نے جو مال دیا ہے، وہ بھی وصول کر لو، یہ آیت کبشہ بنت معن انصاریہ اور محصن بن ابی قیس انصاری کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ لوگ اس سے قبل اس مال کے وارث ہو جایا کرتے تھے۔

الا یہ کہ ان کے زنا پر گواہ قائم ہو جائیں، تو پھر ان کو جیل میں بند رکھو، اور جیل کا حکم آیت رجم سے منسوخ ہو گیا اور جس طریقہ سے وہ اپنے آباء کے اموال کے وارث ہوتے تھے، اسی طرح انکی عورتوں کے بھی وارث ہو جایا کرتے تھے اولاً سب سے بڑا لڑکا وارث بنتا تھا، اگر وہ عورت خوبصورت ہوتی اور مالدار رہتی، تو بغیر مہر کے اس سے تعلق قائم کر لیتا تھا، اور اگر وہ مالدار نہ ہوتی بلکہ نوجوان خوبصورت ہوتی تو اس کو اسی طرح چھوڑ دیتا تھا، تاوقتیکہ

وہ اپنی جان کا اپنے مال سے فدیہ نہ ادا کردے، حق تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کی ممانعت فرمادی، پھر حسن صحبت کا حکم فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ خوبی سے پیش آیا کرو، ممکن ہے کہ حق تعالیٰ اولاد صالحہ عطا فرمادے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

حکم الٰہی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَحِلُّ لَکُمْ الخ امام بخاری ابوداؤد، اور نسائی نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے، کہ جس وقت کوئی مرجاتا تھا تو اس کے اولیاء اس کی عورت کے زیادہ حقدار ہوتے تھے اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو خود شادی کر لیتا، اور اگر چاہتے تو شادی کرادیتے، غرضیکہ اس کے گھر والوں سے زیادہ وہ اس کے حقدار بن جاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے سند حسن کے ساتھ ابوامامۃ بن سہل بن حنیف رضؓ سے نقل کیا ہے کہ جب ابوقیس کا انتقال ہوگیا تو ان کے لڑکے نے ان کی عورت سے شادی کرنا چاہی اور یہ چیز جاہلیت میں جائز تھی، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ایمان والو تمہارے لئے یہ حلال نہیں، الخ اور ابن جریر نے عکرمہ رضؓ سے بھی یہی روایت نقل کی ہے، اور ابن ابی حاتم، فریابی اور طبرانی نے بواسطہ عدی بن ثابت رضؓ ایک انصاری شخص سے روایت نقل کی ہے کہ ابوقیس بن اسلت کا انتقال ہوا، اور وہ انصار کے شرفاء میں سے تھے، تو ان کے لڑکے قیس نے ان کی بیوی سے نکاح کا پیغام دیا، وہ بولیں میں تم کو اپنا لڑکا سمجھتی ہوں، اور تم اپنی قوم کے شرفاء میں سے ہو، اس کے بعد وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، آپ نے فرمایا اپنے گھر چلی جاؤ، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَا تَنْکِحُوْا الخ یعنی جن سے تمہارے آباء نے نکاح کیا ہے ان سے نکاح مت کرو، اور ابن سعد نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کو چھوڑ کر مرجاتا تھا، تو اس کا لڑکا اگر وہ اس کی ماں نہ ہوتی تھی، اگر وہ چاہتا اس سے خود شادی کرنے یا جس سے چاہے شادی کرانے کا زیادہ حقدار ہوتا، جب ابوقیس بن اسلت انتقال کرگئے، تو ان کے لڑکے بعض ان کی عورت سے شادی کرنے کے دعویدار ہوئے اور ان کو مال میں سے کچھ نہیں ملا تھا۔ چنانچہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا، آپ نے فرمایا جاؤ ممکن ہے حق تعالیٰ تمہارے بارے میں کوئی حکم نازل فرمائے چنانچہ وَلَا تَنْکِحُوْا الخ اور وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ الخ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں۔

نیز ابن سعد ہی نے زہری سے نقل کیا ہے، کہ یہ آیت کچھ انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، کیونکہ ان میں جب کوئی مرجاتا تو اس کا ولی اس کی عورت کا زیادہ حقدار ہوتا تھا، تو وہ اس کی عورت کو اس کے مرنے تک اپنے پاس رکھ لیتا تھا۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّکَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَیْتُمْ

اور اگر تم چاہو ایک بی بی کے دوسری بی بی کرنا چاہو تو تم اس ایک کو انبار کا انبار

إِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُوْنَهٗ

مال دے چکے ہو تو تم اس میں سے کچھ بھی مت لو کیا تم اس کو لیتے ہو بہتان رکھ کر

بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ أَفْضٰى

اور صریح گناہ کے مرتکب ہو کر اور تم اس کو کیسے لیتے ہو حالانکہ تم باہم ایک دوسرے

بَعْضُكُمْ إِلٰى بَعْضٍ وَّأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿٢١﴾

سے بے حجابانہ مل چکے ہو اور وہ عورتیں تم سے ایک گاڑھا اقرار لے چکی ہیں

طرز معاشرت { اور اگر تم ایک کو طلاق دے کر دوسری سے شادی کرنا چاہتے ہو، یا اسی پر ایک اور سے شادی کا ارادہ ہے، اور تم نے اس کو مہر بھی دے دیا تو اسی میں سے ظلماً کچھ بھی مت لو، اور یہ ناجائز طریقہ پر مہر وصول کرنا صریح ظلم ہے، اور اس مہر کو کیونکر حلال سمجھتے ہو جب ایک لحاف میں مہر اور نکاح کے ساتھ خلوت کر چکے ہو، اور حق تعالیٰ عورتوں کے بارے میں تم سے ایک پختہ وعدہ لے چکا ہے کہ تم رکھو تو خوبی اور حسن معاشرت کے ساتھ رکھو، ورنہ خوبی کے ساتھ چھوڑ دو ۞

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ

اور تم ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپ (دادا یا نانا) نے نکاح کیا ہو مگر جو بات گذر گئی

إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۚ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿٢٢﴾

گذر گئی بے شک یہ (عقلاً بھی) بیحیائی ہے اور نہایت نفرت کی بات ہے اور شرعاً بھی بہت برا طریقہ ہے۔

بدترین طریقہ { اور اب ان پر ان کے آباء کی عورتوں سے شادی کرنے کی حرمت بیان فرماتے ہیں، زمانہ جاہلیت میں اپنے آباء کی عورتوں سے شادی کر لیا کرتے تھے، حق تعالیٰ نے اس چیز کی ممانعت فرما دی۔

یعنی اپنے آباء کی عورتوں سے شادی مت کرو، البتہ زمانۂ جاہلیت میں جو ہو گیا سو خیر، یہ چیز بیحیائی اور نفرت والی اور بدترین طریقہ ہے، یہ آیت محصن بن ابی قیس انصاری کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

یہ تمام نسبتی رشتے تم پر حرام ہیں خواہ کسی بھی طریقہ سے ہوں، اور اسی طرح جبکہ مدت رضاعت میں دودھ پیا ہو تو مذکورہ رشتے حرام ہیں ۞

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ

تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں

وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ

اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ

أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ

پلایا ہے اور تمہاری وہ بہنیں جو دودھ پینے کی وجہ سے ہیں اور تمہاری بیبیوں کی

وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ

مائیں اور تمہاری بیبیوں کی بیٹیاں جو کہ تمہاری پرورش میں رہتی ہیں ان بیبیوں سے

بِهِنَّ ز فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز

کہ جن کے ساتھ تم نے صحبت کی ہو اور اگر تم نے ان بیبیوں سے صحبت نہ کی ہو تو تم کو

وَحَلَآئِلُ أَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ لا وَأَنْ

کوئی گناہ نہیں اور تمہاری ان بیٹوں کی بیبیاں جو کہ تمہاری نسل سے ہوں اور یہ کہ

تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط إِنَّ اللّٰهَ كَانَ

تم دو بہنوں کو ایک ساتھ نہ رکھو لیکن جو پہلے ہو چکا بیشک اللہ تعالیٰ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾ لا

بڑے بخشنے والے بڑے رحمت والے ہیں

حرمت کے رشتے

اور تمہاری بیبیوں کی مائیں بھی تم پر حرام ہیں، خواہ تم نے ان بیبیوں کے ساتھ صحبت کی ہو یا صحبت نہ کی ہو، اور تمہاری عورتوں کی وہ لڑکیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں، اور تم نے انکی ماں کے ساتھ صحبت بھی کی ہو تو وہ بھی حرام ہیں، اور اگر تم نے ان کے ساتھ صحبت نہیں کی تو ان کی ماں کو طلاق دے کر ان کی لڑکیوں کی شادی کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور تمہارے نسبی بیٹوں کی بیبیاں بھی تم پر حرام ہیں، اور اسی طرح دو بہنوں کا خواہ وہ آزاد ہوں یا باندیاں ہوں ایک ساتھ رکھنا حرام ہے

مگر زمانہ جاہلیت میں جو کچھ ہوگیا، اور اسلام میں اس سے توبہ کرلی تو حق تعالیٰ معاف فرمانے والے ہیں ۞

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی۔ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الخ ابن جریر نے ابن جریج سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اس آیت کے بارے میں عطاء سے دریافت کیا، وہ بولے ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ یہ آیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جس وقت آپ نے زید بن حارثہ رضؓ کی بیوی سے شادی کی، اور مشرکین نے اس میں چہ میگوئیاں کیں تو یہ آیت کہ تمہارے ان بیٹوں کی بیبیاں جو کہ تمہاری نسل سے ہوں نازل ہوئی اور یہ آیت بھی وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ الخ نازل ہوئی ۞

الحمد للہ

تفسیر ابن عباس کا پارہ ۴

لن تنالوا

ختم ہوا ۞

ناشر
ادارۂ اسرار قرآن دیوبند یوپی
مکتبہ فاروقی

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ

صحیح بخاری شریف

اے اللہ! ابن عباس کو قرآن کریم (کی) تفسیر کا علم عطا فرما

تفسیر ابنِ عباس رضی اللہ عنہ

کامل اردو

پارۂ وَالْمُحْصَنٰتُ ۵

ترجمۂ قرآن: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

جلیل القدر

ترجمۂ تفسیر: مولانا عابد الرحمٰن صدیقی

صحابیِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مشہور و مقبول تفسیر
تنویر المقباس من تفسیر ابن عباسؓ کا سلیس و شگفتہ ترجمہ

مع ترجمہ

لباب النقول فی اسباب النزول

از:- علامہ جلال الدین سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ)

ناشر

ادارۂ درسِ قرآن دیوبند یوپی (رجسٹرڈ)

قرآنِ کریم کی قدیم ترین اور جامع تفسیر

جس کی

صحت پر دنیائے اسلام کے تمام علماء کا اتفاق ہے۔

تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس ــــــــ جامع المجدد الدین ابوطاہر محمد بن یعقوب شیرازیؒ

ترجمۂ تفسیر ــــــــ مولانا عابد الرحمٰن صدیقی

تفسیری عنوانات ــــــــ مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاط عثمانی فاضل دیوبند

تعارف

تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی روح پرور تقریر جس سے بعد کے تمام مفسرین نے استفادہ کیا ہے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ قرآنی تشریحات کا وہ اولین مجموعہ جو ایک ہی واسطہ سے ہمیں قرآنی مطالب تک پہنچا دیتا ہے۔
- ایک ایسا شرف جو کسی دوسری تفسیر کو حاصل نہیں۔
- اردو زبان میں یہ نادر تفسیر علامہ سیوطی کے مرتبہ شانِ نزول کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔

ترتیب (۱) متن قرآن کریم۔ (۲) ترجمہ حکیم الامت تھانویؒ (۳) صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تفسیر۔ (۴) آیات قرآنی کی دلنشین شانِ نزول از علامہ سیوطی۔ (۵) جامع اور اثر انگیز عنوانات

طریق اشاعت :- ہر دو ماہ میں ایک پارہ شائع ہو رہا ہے۔

ھدیہ :- فی پارہ چار روپے۔ /۶ یک جا ۵ پارے، بیس روپے۔

رعایت :- ممبران میں شامل ہونے کے لئے صرف ایک کارڈ لکھ بھیجئے۔ آپ کو بحیثیت ممبر صرف چار روپے کی وی، پی کی جائے گی، اور محصولڈاک بذمہ ادارہ ہوگا۔

تعاون :- ایک عظیم صحابی رسول کی مقدس اشاعت اور دعوت قرآنی کو عام کرنے میں ادارے سے تعاون فرمایئے

دوماہی پروگرام بابت ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء	ہدیہ فی پارہ ــــــ چار روپے /۴
ممبران کے لئے محصولڈاک بذمہ ادارہ	مطبوعہ ــــــ محمدی پریس دیوبند

ناشر:- ادارہ:- درس قرآن دیوبند۔ یو۔پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مؤمن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

فہرست مضامین

تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پارہ ۵ — والمحصنت

ناشر:- قاری اخلاق احمد صدیقی ناظم ادارۂ درس قرآن دیوبند - یو، پی

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ

اور وہ عورتیں جو کہ شوہر والیاں ہیں مگر جو کہ تمہاری مملوک ہو جاویں

اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ

اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کر دیا ہے اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں

اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ

تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں یعنی یہ کہ تم ان کو اپنے مالوں کے ذریعہ سے چاہو اسطرح سے کہ تم اپنی بیوی

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ

بناؤ صرف مستی ہی نکالنا نہ ہو پھر جس طریق سے تم ان عورتوں سے متنفع ہوئے ہو سو ان کے مہر دو جو کچھ

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ

مقرر ہو چکے اور مقرر ہوئے بعد بھی جس پر تم باہم رضا مند ہو جاؤ اس میں تم پر کوئی

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

گناہ نہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے بڑے حکمت والے ہیں۔

محرم عورتیں شوہر والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں۔ مگر اس حکم میں وہ مستثنیٰ ہیں جو شرعاً تمہاری مملوک ہو جائیں اور ان کے حربی شوہر دار الحرب میں موجود ہوں وہ ایک حیض آجانے (یا وضع حمل کے بعد) حلال ہیں۔ حق تعالیٰ نے کتاب اللہ میں جن کو حرام کر دیا ہے وہ تم پر حرام ہیں۔

جن رشتوں کی حرمت بیان کر دی گئی انکے علاوہ چار تک شادی کرنا حلال ہے، یا یہ کہ اپنے مالوں سے باندیاں خریدو یا اپنے اموال دے کر عورتوں سے شادی کرو۔ مگر متعہ کا حکم منسوخ ہو گیا وہ اب ہرگز کسی بھی نوعیت کے ساتھ کسی کے لئے بھی حلال نہیں۔ عابد)۔ اس طریقہ پر تم ان کو بیوی بنالو، مال دے کر نکاح کے علاوہ اور کوئی مستی کی صورت مت کرو، اور نکاح کے بعد جب تم ان سے متمتع ہو جاؤ تو ان کو پورا مہر دو، اس صورت میں حق تعالیٰ نے تم پر پورا مہر دینا فرض کر دیا ہے۔ مہر متعین ہونے کے بعد باہم رضا مندی سے مقدار مہر میں کچھ کمی بیشی کرنے میں کسی

قسم کا کوئی گناہ نہیں، اور حق تعالیٰ نے اولاً تمہارے متعہ کو حلال کیا اور پھر حرام کر دیا، یا یہ کہ متعہ کی طرف تمہاری اضطراری حالت کو جاننے کے بعد اس کے حرام کر دینے میں وہ حکمت والا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی وَالْمُحْصَنٰتُ الخ امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اوطاس کے قیدیوں میں باندیاں ہمارے ہاتھ آئیں اور ان کے خاوند موجود تھے تو ہمیں یہ بات اچھی نہیں معلوم ہوئی کہ ان کے خاوندوں کے موجود ہوتے ہوئے ہم ان سے متمتع ہوں۔ چنانچہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی اس حکم سے وہ باندیاں مستثنیٰ ہیں جو حق تعالیٰ نے مال غنیمت میں تم کو دی ہوں درآنحالیکہ ان کے کافر شوہر دارالحرب میں موجود ہوں۔ سو اس حکم کے بعد ہم ان سے متمتع ہوئے، اور طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت غزوہ حنین میں نازل ہوئی کیونکہ جب حق تعالیٰ نے حنین کو فتح کیا تو مسلمانوں کو مال غنیمت میں اہل کتاب کی ایسی عورتیں ملیں جن کے شوہر موجود تھے، چنانچہ ہم میں سے جب کوئی شخص اپنی باندی کے پاس جاتا تو وہ کہتی کہ میرا شوہر ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے وَالْمُحْصَنٰتُ الخ یہ آیت نازل فرمائی۔

فرمان الٰہی وَلَاجُنَاحَ عَلَیْکُمْ الخ ابن جریر نے بواسطہ معمر بن سلیمان ان کے والد سے روایت نقل کی ہے۔ کہ حضرمی کو خیال ہوا کہ کچھ لوگ مہر (زیادہ) متعین کر لیتے ہیں۔ پھر بعد میں تنگی ہو جاتی ہے (اور پورا مہر ادا نہیں کر سکتے) اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کہ مقرر کرنے کے بعد باہم رضامندی سے کمی بیشی میں کوئی گناہ نہیں

وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْکُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْکِحَ الْمُحْصَنٰتِ

اور جو شخص تم میں پوری وسعت اور گنجائش نہ رکھتا ہو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی

الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ فَتَیٰتِکُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ

تو وہ اپنے آپس کی مسلمان لونڈیوں سے جو کہ تم لوگوں کی مملوکہ ہیں نکاح کرے اور

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِکُمْ ؕ بَعْضُکُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْکِحُوْھُنَّ

تمہارے ایمانوں کی پوری حالت اللہ ہی کو معلوم ہے تم سب آپس میں ایک دوسرے

بِاِذْنِ اَھْلِھِنَّ وَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ

کے برابر ہو سو ان سے نکاح کر لیا کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور ان کو ان کے مہر قاعدہ کے موافق دے دیا کرو

غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ

اس طور پر کہ وہ منکوحہ بنائی جائیں نہ تو علانیہ بدکاری کرنے والی ہوں اور نہ خفیہ آشنائی کرنیوالی ہوں

اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ

پھر جب وہ لونڈیاں منکوحہ بنالی جاویں پھر اگر وہ بڑی بیحیائی کا کام کریں تو ان پر اس سزا سے نصف سزا

الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا

ہوگی جو کہ آزاد عورتوں پر ہوتی ہے یہ اس شخص کے لئے ہے جو تم میں زنا کا اندیشہ رکھتا ہو

خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾

اور تمہارا ضبط کرنا زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے ہیں بڑے رحمت والے ہیں

باندیوں سے نکاح

اور جس میں آزاد مسلمان سے شادی کرنے کی پوری مقدرت نہ ہو، تو پھر ان مسلمان باندیوں سے جو کہ شرعی طریقہ پر مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں ان سے شادی کرو۔ تمہارے ایمان کی پوری حالت سے حق تعالیٰ ہی واقف ہے، سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو، سب کا دین ایک ہے۔ لہٰذا ان باندیوں سے ان کے مالکوں کی اجازت کے ساتھ قاعدہ کے مطابق مہر دے کر شادی کر لیا کرو، در آنحالیکہ وہ پاک دامن ہوں نہ علانیہ طور پر کسی بدکاری میں مبتلا ہوں، اور نہ خفیہ طریقہ پر ان کا کوئی آشنا ہو، شادی کے بعد اگر یہ باندیاں کسی بڑی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو آزاد غیر منکوحہ کی جو سزا ہے انکو اسکی آدھی ملے گی، یعنی پچاس کوڑے لگائے جائیں گے۔

اور ان باندیوں سے شادی کرنا اس کے لئے مناسب ہے، جو بوجہ غلبہ شہوت اور آزاد عورت میسر نہ ہونیکی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہو جائے۔ اور اگر ان سے اپنے نفسوں کو قابو میں رکھو تو پھر تمہاری اولاد بغیر کسی شبہ کے آزاد ہوگی، اور اگر کسی جرم کا ارتکاب ہو جائے، تو ہم مغفرت فرمانے والے ہیں۔ اور مہربان بھی ہیں کہ ضرورت کے وقت باندیوں سے شادی کی اجازت دی۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ

اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تم سے بیان کردے اور تم سے پہلے لوگوں کے احوال تم کو بتادے اور تم پر

قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ

توجہ فرمادے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو تو

يُرِيْدُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ قف وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ

تمہارے حال پر توجہ فرمانا منظور ہے اور جو لوگ کہ شہوت پرست ہیں وہ یوں چاہتے ہیں

أَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ أَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ج

کہ تم بڑی بھاری کجی میں پڑجاؤ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ تخفیف منظور ہے

وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾

اور آدمی کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

بوقتِ ضرورت اجازت

یعنی جو چیزیں تمہارے لئے حلال کردی ہیں، اور یہ کہ باندیوں سے نکاح نہ کرنا تمہارے لئے بہتر ہے، درآنحالیکہ اہل کتاب پر تو باندیوں سے شادی کرنا حرام تھا۔ اور اس کے ساتھ زمانہ جاہلیت میں جن باتوں کا تم سے صدور ہو گیا ان کو معاف فرمانے والا ہے اور تمہارے اضطرار سے وہ بخوبی واقف ہے۔ اس لئے ضرورت کے وقت باندیوں سے شادی کرنے کی اجازت دیدی۔ اور جس وقت اس نے تم پر زنا کو اور باپ شریک بہنوں سے شادی کرنے کو حرام کیا، وہ سابقہ لغزشوں کو معاف فرمانے والا ہے۔ اور یہود جو کہ باپ شریک بہنوں اور زنا کو اپنی کتاب میں حلال بتاکر اس کا ارتکاب کرتے ہیں تو تم ان کی اتباع میں عظیم الشان غلطی میں پڑجاؤ گے۔
حق تعالیٰ نے تم پر ضرورت کے وقت باندیوں سے شادی کو حلال کردیا، اور انسان عورتوں سے نہیں رک سکتا

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَأْكُلُوْٓا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ لیکن

إِلَّآ أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ قف وَلَا تَقْتُلُوْٓا

کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے ہو تو مضائقہ نہیں اور تم ایک دوسرے کو

أَنْفُسَكُمْ ط إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ

قتل بھی مت کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بڑے مہربان ہیں اور جو شخص ایسا فعل

ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ط وَكَانَ ذٰلِكَ

کریگا اسطور پر کہ حد سے گزر جاوے اور اس طور پر کہ ظلم کرے تو ہم عنقریب اسکو آگ میں داخل کرینگے اور

عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ

یہ امر خدا تعا کو آسان ہے جن کاموں سے تم کو منع کیا جاتا ہے ان میں جو بھاری بھاری کام

نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

ہیں اگر تم ان سے بچتے رہو تو ہم تمہاری خفیف برائیاں تم سے دور فرمادیں گے اور ہم تم کو ایک معزز جگہ میں داخل کردینگے۔

وعدۂ جنت

یعنی ظلم و غضب جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسمیں کھاکر ایسا مت کرو، البتہ باہم رضامندی کے ساتھ کوئی تجارتی معاملہ ہو اس میں بائع یا مشتری کچھ چھوڑ دے تو جدا ہے۔

اور ایک دوسرے کو ناحق مت قتل کرو۔ حق تعا بڑا مہربان ہے کہ اس نے اس کام کو حرام کر دیا۔ اور جو شخص کسی کو ظلماً قتل کرے یا اس کے مال کو حلال سمجھے، تو ہم اسے آخرت میں جہنم میں داخل کریں گے اور یہ عذاب اور داخل کرنا ہمارے لئے بہت آسان ہے۔ اور اگر ان باتوں کو قطعاً چھوڑ دو گے، تو چھوٹے گناہوں کو تو ایک نماز سے دوسری نماز تک اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک معاف کر دیں گے۔ اور آخرت میں جنت میں داخل کریں گے۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ

اور تم ایسے کسی امر کی تمنا مت کیا کرو جس میں اللہ تعا نے بعضوں کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے مردوں کے لئے انکے اعمال کا

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ

حصہ ثابت ہے اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور

وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾

اللہ تعا سے اسکے فضل کی درخواست کیا کرو بلاشبہ اللہ تعا ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ

اور ہر ایسے مال کے لئے جس کو والدین اور رشتہ دار لوگ چھوڑ دیں ہم نے وارث مقرر کر دیئے

وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہیں اور جن لوگوں سے تمہارے عہد بندھے ہوئے ہیں ان کو ان کا حصہ دے دو بیشک اللہ تعا

كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾

ہر چیز پر مطلع ہیں

علیم و خبیر ذات

یعنی کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے پاس اس کا مال و سواری اور اس کی عورت دیکھ کر اسی چیز کی تمنا نہ کرے بلکہ براہ راست حق تعالیٰ سے مانگے، کہ حق تعالیٰ ہمیں بھی ایسی چیزیں یا اس سے بہتر چیزیں عطا فرمائے، اور یہ آیت حضرت ام سلمہ زوجۂ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی ہے انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ کاش جن چیزوں کی حق تعالیٰ نے مردوں کو اجازت دی ہے، ہم کو بھی مل جائے تو ہم بھی انکی طرح جہاد وغیرہ کریں۔ حق تعالیٰ نے اس چیز سے منع فرمایا کہ مردوں کو حق تعالیٰ نے جمعہ جماعت، جہاد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وجہ سے عورتوں پر فضیلت دی ہے، اس کی تمنا نہ کریں، عورتیں جو اپنے گھروں میں نیکیاں کرینگی ان کو اس کا ثواب مل جائے گا، اس سے ہدایت اور عصمت کی درخواست کرو، اور حق تعالیٰ نیکی، برائی، ثواب عقاب ہدایت و گمراہی ہر ایک چیز سے باخبر ہے ؀

انعام خداوندی

یعنی ہم نے ہر ایک کے لئے وارث بنادیئے۔ اور جن لوگوں سے موالی موالات کا سلسلہ قائم ہے تو ان کو ان کی شرطوں کے مطابق دے دو، اور اب یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے، اور عرب آدمیوں اور لڑکوں کو متبنیٰ بنالیا کرتے تھے، اور اپنی اولاد کی طرح اپنے مال میں انکا بھی حصہ مقرر کردیتے تھے۔ مگر اس کو حق تعالیٰ نے منسوخ کردیا۔ حق تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے ؀

لباب النقول فی اسباب النزول

حکم خداوندی وَلَا تَتَمَنَّوْا الخ ترمذی اور حاکم نے حضرت ام سلمہ رضہ سے نقل کیا ہے، انھوں نے فرمایا۔ مرد جہاد کرتے ہیں، اور ہم جہاد نہیں کرسکتے، اور ہمیں میراث بھی آدھی ملتی ہے۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی تم ایسے امر کی تمنا مت کیا کرو جسمیں اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے، اور ان ہی کے بارے میں اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے ؀

اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک عورت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مرد کو عورت سے دو چند حصہ ملتا ہے، اور دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے، تو ہمارے عمل بھی کیا اسی طرح ہیں۔ کہ اگر عورت کوئی نیکی کرے تو اسے آدھا ثواب ہے، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ؀

● فرمانِ الٰہی وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ الخ ابو داؤد نے اپنی سنن میں ابن اسحاق کے واسطہ سے داؤد بن الحصین سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں ام سعد کے پاس قرآن پڑھتا تھا۔ چنانچہ میں نے وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ پڑھا تو انہوں نے فرمایا نہیں وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ ہے، اور یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے لڑکے حسین کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جس وقت ان کے لڑکے نے

اسلام لانے سے انکار کردیا تھا، تو حضرت ابوبکر رض نے قسم کھائی تھی کہ اسے میراث میں سے کچھ نہیں دونگا جب انہوں نے اسلام قبول کرلیا تو ان کو ان کا حصہ دینے کا حکم دے دیا۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى

مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت

بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ

دی ہے اور اس سبب سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کئے ہیں سو جو عورتیں نیک ہیں

حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ

اطاعت کرتی ہیں مرد کی عدم موجودگی میں بحفاظت الٰہی نگہداشت کرتی ہیں اور جو عورتیں ایسی ہوں

نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ

کہ تم کو انکی بددماغی کا احتمال ہو تو ان کو زبانی نصیحت کرو اور ان کو ان کے لیٹنے کی جگہوں میں

فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

تنہا چھوڑ دو اور ان کو مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنا شروع کردیں تو ان پر بہانہ مت ڈھونڈو

عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے رفعت اور عظمت والے ہیں

مرد کی حاکمیت

یعنی مرد عقل، مال غنیمت، میراث اور عورتوں کو مہر اور نفقہ وغیرہ دینے کی وجہ سے عورتوں پر حاکم ہیں۔ سو جو عورتیں نیک ہیں وہ خاوندوں کے حقوق میں حق تعالیٰ کی اطاعت کرتی ہیں۔ اور خاوندوں کی عدم موجودگی میں اپنی عصمتوں اور ان کے اموال کی بحفاظت خداوندی حفاظت کرتی ہیں، اور جن عورتوں کی نافرمانیوں سے تم باخبر ہو، اولاً قرآن وحدیث سے ان کو سمجھاؤ، اور پھر بستر پر اپنے چہروں کو ان سے پھیرلو، اور پھر بھی نہ مانیں تو اعتدال کے دائرہ میں انکی پٹائی کرو۔ اگر وہ سنبھل جائیں تو نبھاؤ ورنہ جیساکہ حق تعالیٰ نے تم کو ان امور کا مکلف نہیں کیا، جن کی تم میں طاقت نہیں، تم بھی ان امور پر انکو مجبور مت کرو۔

لباب النقول فی اسباب النزول ﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ الخ ابن ابی حاتم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت نقل کی ہے کہ ایک عورت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے خاوند کی شکایت کرنے کے لئے آئی، کہ اس نے اس کے چانٹا مارا ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو قصاص ہے، اس پر حق تعا نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی مرد حاکم ہیں عورتوں پر، چنانچہ وہ بغیر قصاص لئے ہوئے واپس ہوگئیں۔

اور ابن جریر نے حسن کے واسطہ سے اس طرح روایت نقل کی ہے کہ ایک انصاری شخص نے اپنی بیوی کے چانٹا مارا، وہ قصاص کے مطالبہ کیلئے آئے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان قصاص کا فیصلہ کردیا، تو اس پر وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ الخ یہ آیت اور اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ نازل ہوئی اور اسی طرح ابن جریج اور سدی سے بھی روایت نقل کی ہے۔

اور ابن مردویہ نے حضرت علی رضؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ کی خدمت میں ایک انصاری شخص اپنی بیوی کو لے کر آیا انکی بیوی بولی یارسول اللہؐ انہوں نے میرے منہ پر اس زور سے چپت مارا ہے کہ نشان پڑگیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو یہ حق نہیں ہے، اس پر حق تعا نے یہ آیت نازل فرمائی - اس روایت کے بہت سے شواہد ہیں، جو بعض کو بعض سے تقویت ہوتی ہے ؛

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ

اور اگر تم اوپر والوں کو ان دونوں میاں بی بی میں کشاکش کا اندیشہ ہو تو تم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ

وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ

کرنے کی لیاقت رکھتا ہو مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو عورت کے خاندان سے

بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

بھیجو اگر ان دونوں آدمیوں کو اصلاح منظور ہوگی تو اللہ تعا ان دونوں میاں بیوی میں اتفاق فرماوینگے بلاشبہ اللہ تعا بڑے علم اور بڑے خبر والے ہیں

صلح کا طریقہ

اور اگر میاں بیوی میں کشاکش محسوس ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ ابتداء کس کی طرف سے ہے، تو مرد کے گھر والوں میں سے ایک آدمی مرد کے پاس اور اسی طرح عورت کے گھر والوں میں سے ایک شخص عورت کے پاس بھیجو، تاکہ ہر ایک کے پاس جاکر دونوں کی صورت حال معلوم کرے کہ کون ظالم ہے اور کون مظلوم، اگر یہ دونوں میاں بیوی میں سچے دل سے اصلاح کرائینگے تو حق تعا ان دونوں کے درمیان اتفاق فرمادیں گے۔ حق تعا ان حکموں اور میاں کی باتوں سے بخوبی واقف ہیں۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ سے یہاں تک یہ آیت محمد بن سلمہ کی لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی، انکی جانب سے

اپنے خاوند اسعد بن ربیع کی نافرمانی ہوئی، ان کے خاوند نے ان کے ایک چپت ماردیا یہ اپنے خاوند سے قصاص کا مطالبہ کرنے کے لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ حق تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمادی :۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔

وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى

اور اہل قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غرباء کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ لا

بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی

وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ

اور ان کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں بیشک اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں سے محبت نہیں رکھتے

مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴿۳۶﴾

جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں شیخی کی باتیں کرتے ہوں :۔

حقوق کی رعایت

حق تعالیٰ کی توحید بیان کرو، بتوں کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ، اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا معاملہ کرو، اہل قرابت اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرو، نیز یتیموں کے اموال کی حفاظت کرو، اور غریبوں کو صدقہ خیرات دو، اور ایسا پڑوسی جس کے ساتھ رشتہ داری ہو اس کے تین حق ہیں :۔ قرابت کا حق، اسلام کا حق، پڑوسی ہونے کا حق اور جس پڑوسی سے کوئی رشتہ داری نہ ہو، اس کے دو حق ہیں، پڑوسی ہونے کا، اور دوسرا اسلام کا اور اسی طرح ہم سفر کے بھی دو حق ہیں، اسلام کا اور دوسرے صحبت کا حق، یا صاحب بالجنب سے مراد بیوی ہے، اور مہمان کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو اور مہمان نوازی تین دن ہے، باقی احسان ہے، اور خادموں کے ساتھ بھی خواہ وہ غلام ہوں یا باندیاں، حسن سلوک کرو۔

جو حق تعالیٰ کی نعمتوں پر اترا کر اس کے بندوں پر شیخی مارتا ہوا چلتا ہے اس کو حق تعالیٰ پسند نہیں کرتے :۔

اِلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ

جو کہ بخل کرتے ہوں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہوں اور اس چیز کو پوشیدہ

مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۳۷﴾

رکھتے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے اور ہم نے ایسے ناسپاسوں کے لئے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے

وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ

اور جو لوگ کہ اپنے مالوں کو لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ

اعتقاد نہیں رکھتے اور شیطان جس کا مصاحب ہو اس کا وہ

قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ﴿۳۸﴾

بُرا مصاحب ہے۔

بُرا مصاحب

اور جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت کو چھپاتے ہیں، جیسا کہ کعب اور اس کے ساتھی اور دوسروں کو بھی اس کا حکم دیتے ہیں۔ باوجودیکہ حق تعالیٰ نے حضورؐ کی نعت وصفت انکی کتاب میں بیان کر دی ہے، ایسے یہودیوں کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔

اور رؤسار یہود جو لوگوں کو دکھلانے کے لئے اپنے مال خرچ کرتے ہیں، تاکہ ان کو ملت ابراہیمی کا پیرو کہا جائے، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم بعث بعد الموت اور جنتیوں کی نعمتوں پر ایمان نہیں رکھتے، تو شیطان جس کا دنیا میں مددگار ہو، وہ دوزخ میں اس کا برا ساتھی ہے

لُبابُ النقول فی اسبابِ النزول

فرمان الٰہی اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الخ ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر رضؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ علماء یہود جو ان کے پاس علم تھا اس میں بخل کرتے تھے، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جو لوگ بخل کرتے ہیں الخ۔ اور ابن جریر نے بواسطہ ابن اسحٰق، محمد بن ابی محمد، عکرمہ یا سعید ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ کردم زید کعب بن اشرف کا دوست اسامۃ بن حبیب، نافع بن ابی نافع، بحری بن عمرو، حیی بن اخطب، رفاعۃ بن زید بن تابوت، یہ لوگ

کچھ انصاری حضرات کو نصیحت کرنے کے لئے آیا کرتے تھے اور ان سے کہتے کہ اپنے اموال کو خرچ مت کرو کیونکہ ہم کو تم پر فاقہ اور تمہارے مالوں کے ختم ہوجانے کا ڈر ہے، اور صدقہ وخیرات میں جلدی بھی مت کرو کیونکہ معلوم نہیں کیا صورتِ حال ہو، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الخ۔

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا

اور ان پر کیا مصیبت نازل ہو جاوے گی اگر وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر اور آخری دن پر ایمان لے آویں

مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾

اور اللہ نے جو ان کو دیا ہے اسمیں سے خرچ کرتے رہا کریں اور اللہ تعالیٰ ان کو خوب جانتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک ذرہ برابر بھی ظلم نہ کریں گے اور اگر ایک نیکی ہوگی تو اسکو کئی گنا

يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾

کر دیں گے اور اپنے پاس سے اور اجر عظیم دیں گے

ربط ضربات

ان یہودیوں پر ورآخالیکہ ان کا کچھ نقصان نہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم بعث بعد الموت اور جنت کی نعمتوں پر اگر یہ ایمان لے آئیں، اور جو مال حق تعالیٰ نے ان کو دیا ہے وہ راہ خدا میں خرچ کردیں، حق تعالیٰ یہودیوں کو خوب جانتا ہے، کہ کون ان میں سے ایمان لائے گا اور کون نہیں۔ اور وہ کافر کے اعمال میں سے ایک ذرہ کے برابر بھی نہیں چھوڑیں گے، تاکہ آخرت میں وہ کام آئے، یا اُسکے دشمن خوش ہوں۔ اور مؤمن مخلص کو اس کے دشمنوں کا منہ بھر دینے کے بعد ایک نیکی پر دس گنا ثواب ملے گا اور اس کے بعد حق تعالیٰ اپنے پاس سے جنت میں اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۭبِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ

سو اسوقت بھی کیا حال ہوگا جبکہ ہم ہر ہر امت میں سے ایک ایک گواہ کو حاضر

عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ؕ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کریں گے اور آپکو بھی ان لوگوں پر گواہی دینے کیلئے حاضر کرینگے اس روز جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور

وقف النبی علیہ السلام

وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ

رسول کا کہنا نہ مانا ہوگا وہ اس بات کی آرزو کریں گے کہ کاش ہم زمین کے پیوند ہوجائیں

اللّٰهَ حَدِيْثًا ع ﴿۴۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ

اور اللہ تعالیٰ سے کسی بات کا اخفا نہ کرسکیں گے اے ایمان والو تم نماز کے پاس بھی ایسی حالت میں مت

وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا

جاؤ کہ تم نشہ میں ہو یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو کہ منہ سے کیا کہتے ہو اور حالت جنابت میں بھی

عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ

باستثناء تمہارے مسافر ہونے کی حالت کے یہاں تک کہ غسل کر لو۔

طہارت کی تاکید

کفار اس وقت کیا کریں گے، جبکہ ہر قوم پر ان کا نبی احکام خداوندی پہنچانے کی گواہی دے گا، اور یہ معنی بھی بیان کئے گئے ہیں، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی گواہی دیں گے، اور تصدیق کریں گے، کیونکہ دیگر انبیاء کرام کی قومیں جب انکی تکذیب کریں گی تو حضورؐ کی امت ان انبیاءؑ کی تصدیق کرے گی۔ کاش ہم بھی جانوروں کی طرح خاک ہوجائیں تو پھر یہ کیونکر کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ۔

شراب کی حرمت سے پہلے یہ حکم نازل ہوا ہے، کہ مسجد نبوی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی حالت میں مت آؤ بغیر غسل کے بھی جنابت کی حالت میں مسجد میں نہ آؤ، کہ باستثناء تمہارے راہگذر یا مسافر ہونے کی حالت کے (اس کا حکم عنقریب آتا ہے)۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ الخ ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور حاکم نے حضرت علی رض سے روایت نقل کی ہے کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے ہمارا کھانا پکایا، اور ہمیں کھانے کی دعوت دی، اور شراب بھی پلائی، جس کی وجہ سے ہمیں نشہ آگیا، اور پھر نماز کا وقت آگیا، حضرت علی رض فرماتے ہیں کہ سب نے مجھے آگے کر دیا، میں نے سورہ کافرون پڑھی اور لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ کی بجائے وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ پڑھ دیا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اے ایمان والو! تم نماز کے پاس بھی ایسی حالت میں مت جاؤ۔ فریابی ابن ابی حاتم اور ابن منذر نے حضرت علی رض سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت وَلَا جُنُبًا، مسافر کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ اسے جنابت کی حالت لاحق ہوجائے اور وہ تیمم کرکے نماز پڑھ لے، اور ابن

ابن مردویہ نے اسلم بن شریک سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر کجاوہ کسا کرتا تھا ایک بہت ٹھنڈی رات میں مجھے جنابت کی حالت پیش آگئی تو مجھے خوف ہوا کہ اگر اس قدر ٹھنڈے پانی سے غسل کروں گا تو مر جاؤں گا، غرضیکہ اس چیز کا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ الخ۔

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ

اور اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں کوئی شخص استنجے سے آیا ہو یا تم نے بیبیوں

مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً

سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ

یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا

بڑے معاف کرنے والے بڑے بخشنے والے ہیں کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جن کو

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ

کتاب کا ایک بڑا حصہ ملا ہے وہ لوگ گمراہی کو اختیار کر رہے ہیں اور یوں

تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾

چاہتے ہیں کہ تم راہ سے بے راہ ہو جاؤ

تیمم کا حکم

اپنی بیوی کے ساتھ قربت کی ہو، اور مذکورہ صورتوں میں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو، ایک مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر اپنے چہروں پر پھیر لیا کرو، اور دوسری مرتبہ ہاتھ مار کر اپنے ہاتھوں پر پھیر لیا کرو، حق تعالیٰ دینی امور میں تم کو سہولت دیتا ہے اور اس میں جو تم سے کوتاہی ہو جائے اس کو معاف فرمانے والا ہے۔ کیا کتاب میں ان لوگوں سے آگاہی نہیں ہوئی، جن کو توراۃ کا کچھ علم دیا گیا اور انہوں نے یہودیت کو اختیار کیا اور دین اسلام کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

ک۔ اور طبرانی نے اسلع سے اس طرح روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اور آپؐ کی اونٹنی پر کجاوہ کسا کرتا تھا۔ ایک دن آپ نے فرمایا اسلع کجاوہ کس دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھے تو جنابت لاحق ہوگئی ہے۔ آپ یہ سنکر خاموش ہوگئے، حضرت جبریلؑ امین تیمم کا حکم لے کر نازل ہوئے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلع تیمم کرلو، اور آپ نے مجھے تیمم کرنا سکھلایا کہ ایک مرتبہ مٹی پر ہاتھ مار کر چہرے پر ملے، اور دوسری مرتبہ ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ملے چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر تیمم کیا اور پھر آپ کے لئے کجاوہ کسا۔

ک۔ اور ابن جریر نے یزید بن ابی حبیب رضؓ سے نقل کیا ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے مکانوں کے دروازے مسجد میں تھے۔ چنانچہ ان کو جنابت پیش آتی اور پانی ان کے پاس نہ ہوتا تھا، اور پانی کے لئے وہ اپنے مکانوں سے نکلنا چاہتے تھے مگر مسجد کے علاوہ اور کوئی راستہ ان کو نہیں ملتا تھا، اس پر حق تعؐ نے یہ آیت نازل فرمائی اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ کہ بجز راہگذر کے اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ایک انصاری شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ سخت بیمار تھے، کھڑے ہو کر وضو کرنے کی ان میں طاقت نہیں تھی اور نہ ان کے پاس کوئی خادم تھا۔ جو ان کو وضو کرا دیتا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا تذکرہ کیا، اس پر حق تعؐ نے یہ آیت نازل فرمائی وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی اور اگر تم بیمار ہو الخ :۔

اور ابن جریر نے ابراہیم نخعی سے روایت نقل کی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم زخمی ہوگئے جس سے ان کے بدن پک گئے، اور پھر جنابت کی حالت پیش آگئی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کی شکایت کی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی الخ۔

فرمانِ الٰہی اَلَمْ تَرَ اِلَی الخ ابن اسحٰق نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ علماء یہود میں سے رفاعہ بن زید جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتا تو کہتا اَرْعِنَا سَمْعَكَ حَتّٰی نُفْهِمَكَ پھر اسلام میں طعن و تشنیع کرتا، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ الخ کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا ایک بڑا حصہ ملا ہے :۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَلِیًّا ۙ وَّكَفٰی

اور اللہ تعؐ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتے ہیں اور اللہ تعؐ کافی رفیق ہے اور اللہ تعؐ کافی

بِاللّٰهِ نَصِیْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

حامی ہے یہ لوگ یہودیوں میں سے ہیں کلام کو اس کے مواقع سے

عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ

دوسری طرف پھیر دیتے ہیں اور یہ کلمات کہتے ہیں سمعنا وعصینا اور اسمع غیر مسمع

غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ

اور راعنا اس طور پر کر اپنی زبانوں کو پھیر کر اور دین میں طعنہ زنی کی

وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ

نیت سے، اور اگر یہ لوگ یہ کلمات کہتے سمعنا واطعنا اور اسمع اور انظرنا تو یہ بات انکے

خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ

لئے بہتر ہوتی اور موقع کی بات تھی مگر ان کو خدا تعالیٰ نے انکے کفر کے سبب اپنی رحمت سے دور پھینکدیا

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

اب وہ ایمان نہ لاویں گے ہاں مگر تھوڑے سے آدمی

سرکشی کا وبال

حق تعالیٰ منافقین اور یہودیوں کو جانتا ہے۔ یہودیوں کے دو عالموں یسع اور رافع بن حرملہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، انہوں نے عبداللہ بن ابی اور ان کے ساتھیوں کو اپنے دین کی دعوت دی تھی، مالک بن صیف یہودی اور اس کے ساتھی باوجودیکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت توراۃ میں مذکور ہے، مگر پھر بھی اس میں تبدیلی کرتے ہیں، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اپنی زبانوں کو تحقیر اور توہین کے لہجہ میں تبدیل کرکے اور دین میں عیب جوئی کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ ظاہراً تو آپ کی بات کو سنتے ہیں مگر حقیقت میں ہم اس کی نافرمانی کرتے ہیں، اور اگر یہ یہودی سمعنا وغیرہ کہتے، تو ان تحقیری جملوں سے یہ بات ان کے لئے بہتر ہوتی۔ لیکن حق تعالیٰ نے ان کے کفر کی سزا میں ان پر جزیہ کو مسلط کر دیا ہے ؛

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا

اے وہ لوگو جو کتاب دیئے گئے ہو تم اس کتاب پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل فرمایا ہے ایسی حالت پر

مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ

کہ وہ سچ بتلاتی ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے پہلے کہ ہم چہروں کو بالکل مٹا ڈالیں اور انکو انکی الٹی جانب

اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ

کی طرح نیا دیں یا ان پر ہم ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ان ہفتوں والوں پر کی تھی اور اللہ تعالیٰ کا

اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

حکم پورا ہی ہو کر رہتا ہے

برگزیدہ لوگ

ان لوگوں میں سے تو عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی ہی ایمان قبول کریں گے۔ جن کو تورات کا علم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت کے ساتھ دیا گیا، ان کو اس قرآن پر جو ان کی کتاب کے توحید اور حضورؐ کی نعت وصفت میں موافق ہے قبل اس کے کہ اُن کے دل تبدیل ہو جائیں اور ہدایت کی روشنیوں سے پھر جائیں اور انکی صورتیں گدی کی طرف ہو جائیں، یا انکی صورتیں ہم تبدیل کر کے ان کو بندر بنا دے، ان کو ایمان لے آنا چاہیئے، چنانچہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی ایمان لے آئے:

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ الخ ابن اسحٰق نے ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علماء یہود عبد اللہ بن صوریا اور کعب بن اسید سے گفتگو کی اور فرمایا اے گروہ یہود حق تعالیٰ سے ڈرو اور ایمان لے آؤ، خدا کی قسم تم بخوبی جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس جو چیز لے کر آیا ہوں، وہ ہی حق ہے وہ بولے اے محمد ہم نہیں جانتے چنانچہ ان لوگوں کے بارے میں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، اے وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے ہو تم اس کتاب پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل کیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

بیشک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جاوے اور اسکے

لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا

سوا اور جتنے گناہ ہیں جسکے لئے منظور ہوگا وہ گناہ بخش دینگے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے

عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ

وہ بڑے جرم کا مرتکب ہوا۔ کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کو مقدس بتلاتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ

یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ کَیْفَ

جس کو چاہیں مقدس تبلادیں اور ان پر تاگہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا دیکھ تو یہ لوگ

یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ ؕ وَ کَفٰی بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۵۰﴾ ع

اللہ پر کیسی جھوٹی تہمت لگاتے ہیں اور یہ بات صریح مجرم ہونے کے لئے کافی ہے۔

عدم مغفرت

اگر کفر پر موت آجائے تو ہرگز مغفرت نہیں ہوگی، یہ آیت حضرت حمزہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے قاتل وحشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

یعنی بحیرا ابن عمرو اور مرحب بن زید اپنے آپ کو مقدس بناتے ہیں، جو شخص اسکا اہل ہوگا حق تعالیٰ اسکو گناہوں سے پاک کر دے گا۔ اور کھجور کی گٹھلی میں جو لکیر ہوتی ہے یا انگلی کے درمیان جو میل کی دھاری سی پڑجاتی ہے۔ اس کے بقدر بھی ان کے گناہوں میں کمی نہیں کی جائے گی۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ذرا انکی افترا پردازی کو تو دیکھئے کہ کہتے ہیں کہ جو ہم دن میں گناہ کرتے ہیں، حق تعالیٰ رات کو انکی مغفرت فرما دیتا ہے اور جو رات کو کرتے ہیں تو دن میں ان کو معاف کر دیتا ہے، ان کا یہ گمان صریح مجرم ہونے کے لئے کافی ہے ؛

لباب النقول فی اسباب النزول

حکم الٰہی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ الخ ابن ابی حاتم اور طبرانی نے ابوایوب انصاری سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میرا بھتیجا حرام کاموں سے نہیں رکتا، آپؐ نے فرمایا اس کا دین کیا ہے اس شخص نے کہا کہ وہ توحید خداوندی کا قائل ہے اور نماز پڑھتا ہے حضورؐ نے فرمایا اس سے اس کا دین مفت مانگو، اور اگر وہ انکار کرے تو اس سے خرید لو، چنانچہ اس شخص نے اپنے بھتیجے سے اس چیز کا مطالبہ کیا، اس نے انکار کر دیا، اس شخص نے حضورؐ سے آکر عرض کیا کہ میں نے اس کو اس دین پر پختہ پایا، تب یہ آیت نازل ہوئی، یعنی شرک کے علاوہ اور گناہ جس کو چاہیں گے معاف کر دیں گے فرمان الٰہی اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یُزَکُّوْنَ الخ ابن ابی حاتم نے ابن عباس رض سے نقل کیا کہ یہود اپنے بچوں کو لائے، کہ وہ ان کی طرف سے نمازیں پڑھیں، اور قربانی دیں اور یہ سمجھتے تھے کہ ہم پر صغیرہ اور کبیرہ گناہ میں سے کوئی گناہ نہیں اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ان لوگوں کو ذرا دیکھو جو اپنے کو مقدس تبلاتے ہیں اور ابن جریر نے، عکرمہ رض، مجاہد اور ابومالک وغیرہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے ؛

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُؤْمِنُوْنَ

کیا تونے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا ایک حصہ ملا ہے وہ بت اور شیطان کو

بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ

مانتے ہیں اور وہ لوگ کفار کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ لوگ بہ نسبت اُن مسلمانوں کے زیادہ

اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

راہ راست پر ہیں یہ لوگ وہ ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ملعون

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾

بنا دیا ہے اور خدا تعالیٰ جس کو ملعون بنا دے اس کا کوئی حامی نہ پاؤ گے

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ

ہاں کیا ان کے پاس کوئی حصہ ہے سلطنت کا سو ایسی حالت میں تو اور لوگوں کو ذرا سی

نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ

چیز بھی نہ دیتے یا دوسرے آدمیوں سے ان چیزوں پر جلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے

مِنْ فَضْلِهٖ ج فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

عطا فرمائی ہیں سو ہم نے حضرت ابراہیمؑ کے خاندان کو کتاب بھی دی ہے اور علم بھی دیا ہے

وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾

اور ہم نے ان کو بڑی بھاری سلطنت بھی دی ہے

گمراہ کرنے والے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مالک بن صیف اور اس کے ساتھیوں کو جنکی تعداد تقریباً ستر ہے نہیں دیکھا، کہ یہ لوگ حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف کی باتوں کو مانتے ہیں، اور اس بات کے دعویدار ہیں کہ کفار مکہ بہ نسبت حضورؐ کے تبعین کے زیادہ صحیح راستہ پر ہیں ان لوگوں پر جزیہ مسلط کر دیا گیا، اور جن پر حق تعالیٰ دنیا و آخرت میں عذاب نازل فرمائے، انکی عذاب الٰہی سے کون حفاظت کر سکتا ہے۔

اگر یہود کے پاس سلطنت کا کچھ حصہ ہوتا تو یہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرامؓ کو گٹھلی کے چھلکے کے بقدر بھی اس میں سے نہ دیتے بلکہ آپ کو جو حق تعالیٰ نے کتاب و نبوت اور زیادہ عورتیں عطا کی ہیں اسپر یہ حسد کرتے ہیں

ہم نے حضرت داؤد و سلیمان کو علم و فہم اور نبوت عطا کی، اور نبوت و اسلام کے ذریعہ عزت عطا کی۔ اور بنی اسرائیل کی بادشاہت دی، چنانچہ حضرت داؤد کے ننو بیبیاں تھیں، اور حضرت سلیمان کے سات سو باندیاں اور ننو بیبیاں تھیں ۞

لُبَابُ النُّقُول فِی اَسْبَابِ النُّزُول

فرمان الٰہی اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا الخ۔ احمد اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے۔ کہ جب کعب بن اشرف مکہ آیا قریش نے اس سے کہا کہ اس شخص کو نہیں دیکھا، جو اپنی قوم میں نبوت کا دعوی کرتا ہے، اور یہ سمجھتا ہے کہ ہم سے بہتر ہے، درآنحالیکہ ہم حجاج ہیں، سدالہ اور سقایہ والے ہیں، کعب بولا کہ نہیں تم لوگ بہتر ہو، چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں، اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ، اور اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا الخ۔

ابن اسحاق نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ قریش کے پاس جن قبیلوں نے جماعتیں روانہ کیں وہ غطفان اور بنی قریظہ تھے۔ چنانچہ انہوں نے حیی بن اخطب سلام بن ابی الحقیق، ابورافع، اور ربیع بن ابوالحقیق اور ابو عمارہ کو روانہ کیا، اور بنی نضیر نے اپنے خطیب ہوذۃ بن قیس کو روانہ کیا، جب یہ لوگ قریش کے پاس پہنچے تو وہ بولے کہ یہ یہود کے علماء ہیں، پہلی کتابوں کے جاننے والے ہیں، ان سے اپنے دین کے بارے میں پوچھو کہ ہمارا دین بہتر ہے یا محمدؐ کا، چنانچہ قریش نے ان لوگوں سے دریافت کیا یہ کہنے لگے کہ تمہارا دین انکے دین سے بہتر ہے، اور تم ان سے اور ان کے متبعین سے زیادہ صحیح راستہ پر قائم ہو، اس پر حق تعالیٰ نے الم تر الی الذین اوتوا سے ملکا عظیما تک یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

فرمان الٰہی اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ الخ۔ ابن ابی حاتم نے بواسطہ عوفی ابن عباس رضؓ سے روایت نقل کی ہے کہ اہل کتاب بولے محمدؐ سمجھتے ہیں کہ ان کو بڑی بادشاہت مل گئی، اور ان کی نو ازواج مطہرات ہیں ان کا سارا کام شادی ہی کرنا ہے، تو اس سے افضل کون سی بادشاہت ہوگی، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ام یحسدون الناس الخ اور ابن سعد نے عمر مولی عفرہ سے اسی طرح اس سے مفصل روایت نقل کی ہے ۞

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى

سوان میں سے بعضے تو اس پر ایمان لائے اور بعضے ایسے تھے کہ اس سے روگرداں ہی رہے اور

بِجَهَنَّمَ سَعِیْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ

دوزخ کی آتش سوزاں کافی ہے بلاشک جو لوگ ہماری آیات کے منکر ہوئے ہم انکو عنقریب

نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ

ایک سخت آگ میں داخل کریں گے۔ جب ایک دفعہ انکی کھال جل چکے گی تو ہم اس پہلی کھال کی

جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

جگہ فوراً دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ عذاب ہی بھگتتے رہیں بلاشک اللہ تعالیٰ زبردست ہیں

عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾

حکمت والے ہیں

آگ کے مستحق

یعنی داؤد و سلیمان علیہما السلام کی کتاب پر ایمان لائے ہیں، مگر کعب اور اسکے ساتھیوں کے لئے تو دہکتی ہوئی آگ ہے۔ اور جو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں، ہم آخرت میں ان کو دوزخ میں داخل کریں گے، جب وہ جل جائینگے تو دوسری کھالیں دیں گے، تاکہ درد کی شدت معلوم ہو، حق تعالیٰ ان کھالوں کی تبدیلی کرنے میں بڑی حکمت والے ہیں ؏

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ

اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ہم عنقریب ایسے باغوں میں داخل کرینگے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَھُمْ

کہ انکے نیچے نہریں جاری ہونگی ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ان کے واسطے

فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُھُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾

ان میں پاک صاف بیبیاں ہونگی اور ہم ان کو نہایت گنجان سایہ میں داخل کریں گے۔

بشارت

اگلی آیت مؤمنین کے بارے میں نازل فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم اور تمام کتابوں اور رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، اور خلوص کے ساتھ تمام احکام خداوندی کی بجا آوری کرتے ہیں، ایسے حضرات کو آخرت میں ایسے باغات ملیں گے، جن میں درختوں کے نیچے سے شہد دودھ پانی اور شراب کی نہریں جاری ہونگی وہ جنت میں مقیم رہیں گے، نہ ان کو موت آئے گی، اور نہ وہ اس سے نکالے جائینگے۔

اور حیض اور ہمہ قسم کی باتوں سے پاک عورتیں ہونگی، اور گنجان سایہ میں ہم ان کو داخل کریں گے۔
رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عثمان رض بن ابی طلحہ کلید بردار خانہ کعبہ سے کلید کعبہ لی تھی، تو حق تعالیٰ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس آیت میں کلید خانہ کعبہ عثمان بن ابی طلحہ رض کو دینے کا حکم دیا ہے کہ انکی امانت ان ہی کو واپس کردو، اور جب عثمان بن ابی طلحہ اور عباس بن عبدالمطلب کے درمیان فیصلہ کرو تو کلید حضرت عثمان کو اور سقایہ (زمزم) شریف پلانے کی خدمت) حضرت عباس رض کے سپرد کردو۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا
بیشک تم کو اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ اہل حقوق کو انکے حقوق پہنچادیا کرو۔ اور یہ کہ

حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا
جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو تو عدل سے تصفیہ کیا کرو بیشک اللہ تعالیٰ جس بات کی

يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
تم کو نصیحت کرتے ہیں وہ بات بہت اچھی ہے بلا شک اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب دیکھتے ہیں

آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ
اے ایمان والو تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ
ان کا بھی پھر اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اس امر کو اللہ اور رسول کے حوالہ کردیا

تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾ ع
کرو اگر تم اللہ پر اور یوم قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ امور سب بہتر ہیں اور ان کا انجام خوشتر ہے

ع ۹ ۸ ۵

عمدہ مال
حق تعالیٰ امانتوں کی واپسی اور عدل کا حکم دیتا ہے، اور وہ حضرت عباس رض کی اس درخواست، کو کہ یا رسول اللہ سقایہ کے ساتھ کلید بھی مجھے مرحمت فرمادیجیے سن رہا ہے، اور حضرت عثمان کے اس فعل کو بھی دیکھ رہا ہے، جبکہ انہوں نے حضرت عباس کی درخواست پر بیت اللہ کی چابی دیتے ہوئے ہاتھ روک لیا تھا، پھر عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالیٰ کی امانت ہیں لے لیجئے۔

عثمان بن طلحہ اور ان کے ساتھیو! احکام خداوندی میں اس کا اور نیز حکام اور علماء کا کہنا مانو۔ اور اگر کسی بات میں باہم مختلف ہو جاؤ تو اگر بعث بعد الموت پر ایمان رکھتے ہو تو اس چیز کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کر دیا کرو، اس حوالہ کرنے کا انجام عمدہ ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

حکم خداوندی۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ، ابن مردویہ نے بواسطہ کلبی، ابو صالح، ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا، عثمان بن طلحہ کو بلایا جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا خانہ کعبہ کی کلید دو، چنانچہ وہ کلید لے کر آئے جب انہوں نے دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا، تو حضرت عباس رضؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلعم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں سقایہ کے ساتھ کلید بھی مجھے مرحمت فرما دیجئے یہ سنکر حضرت عثمان نے ہاتھ روک لیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عثمان کلید لاؤ۔ عثمان نے عرض کیا، حق تعالیٰ کی امانت مجھ سے لے لیجئے۔ چنانچہ آپ نے کلید لے کر بیت اللہ کا دروازہ کھولا، پھر باہر تشریف لا کر بیت اللہ کا طواف کیا، اس کے بعد آپ کے پاس جبریل امین کلید واپس کر دینے کا حکم لے کر تشریف لائے، آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلا کر کلید واپس کر دی، اس کے بعد آپ نے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ سے پوری آیت تلاوت فرمائی۔

اور شعبہ نے اپنی تفسیر میں بواسطہ حجاج ابن جریج سے روایت نقل کی ہے، کہ یہ آیت عثمان بن طلحہ رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سے کلید خانہ کعبہ لے کر بیت اللہ میں تشریف لے گئے تھے، جب خانہ کعبہ سے باہر تشریف لائے تو اس آیت کو تلاوت کرتے ہوئے تشریف لائے پھر آپ نے عثمان کو بلا کر ان کو کلید خانہ کعبہ دے دی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے اس آیت کو تلاوت کرتے ہوئے باہر تشریف لائے تو حضرت عمر فاروق رضؓ نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اس سے قبل تو میں نے اس کو آپ سے تلاوت کرتے ہوئے نہیں سنا،

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کا ظاہر اس بات پر دلالت کر رہا ہے، کہ یہ آیت خانہ کعبہ کے درمیان میں نازل ہوئی ہے۔

فرمان الٰہی۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ الخ امام بخاری وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت عبد اللہ بن حذافۃ بن قیس کے بارے میں نازل ہوئی جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا تھا۔

داؤدی کہتے ہیں کہ یہ ابن عباس رضؓ پر افتراء ہے، کیونکہ عبد اللہ بن حذافہ ایک لشکر کے امیر بن کر روانہ ہوئے، انہوں نے ناراض ہو کر آگ روشن کی، اور لشکر کو بھی آگ روشن کرنے کا حکم دیا، چنانچہ بعض نے اس سے کنارہ کش رہنے اور بعض نے حکم کی اطاعت کرنے کا ارادہ کیا، اب اگر آیت اس واقعہ سے قبل نازل ہوئی ہے تو یہ عبد اللہ بن حذافہ کے ساتھ کیسے خاص ہو سکتی ہے۔۔ اور اگر آیت بعد میں نازل ہوئی ہے

تو لوگوں کو تو امر بالمعروف میں اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس موقعہ پر عدم اطاعت کی بناء پر ان سے کسی قسم کی باز پرس نہیں کی گئی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ مقصود یہ ہے کہ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے ذ ان کی اطاعت کے بارے میں نازل نہیں ہوئی) کیونکہ لشکر والے آگ سے بچنے کی وجہ سے حکم کی بجا آوری میں باہم مختلف ہوئے تو اس وقت اس حکم کا نازل ہونا مناسب ہوا، کہ اس قسم کے اختلاف کے وقت لوگوں کو کس قسم کا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیئے، اس کی جانب رہنمائی ہو جائے۔ اور وہ راہنمائی کا طریقہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کا معاملہ کا حوالہ کر دینا ہے اور ابن جریر نے نقل کیا ہے کہ عمار بن یاسر کا خالد بن ولید کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے، خالد امیر تھے، عمار بن یاسر نے بغیر ان کی اجازت کے ایک شخص کو پناہ دے دی، اس پر دونوں میں جھگڑا ہوا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپکی طرف

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى

نازل کی گئی اور اس کتاب پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی اپنے مقدمے شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں

الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ

حالانکہ ان کو یہ حکم ہوا ہے کہ اس کو نہ مانیں اور شیطان ان کو بہکا کر بہت

اَنْ يُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۶۰

دور لے جانا چاہتا ہے

باطل کے پرستار

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو ان لوگوں کی اطلاع نہیں جو قرآن کریم اور توراۃ کی اتباع کے مدعی ہو کر اپنے فیصلے کعب بن اشرف کے پاس لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ قرآن کریم میں ان کو اس سے برأت کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ یہ آیت بشر نامی منافق شخص کے بارے میں نازل ہوئی، اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا۔ اور حضرت عمر فاروق رضؓ نے اس کو قتل کر دیا تھا۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ، ابن ابی حاتم اور طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ

ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ابوبرزہ اسلمی کاہن تھے۔ یہودیوں کے جھگڑوں میں ان کے درمیان فیصلہ کیا کرتے تھے۔ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ بھی ان کے پاس گئے، اس پر حق تعالیٰ نے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ سے اِحْسَانًا وَّ تَوْفِیْقًا تک یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

اور ابن ابی حاتم نے عکرمہ یا سعید کے واسطہ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جلاس بن صامت معتب بن قشیر اور رافع بن زید اور بشر یہ لوگ اسلام کے دعویدار تھے، انکی قوم کے کچھ مسلمانوں نے ایک جھگڑے میں ان لوگوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ کرانے کی دعوت دی، مگر ان لوگوں نے زمانہ جاہلیت میں جو کاہن فیصلہ کیا کرتے تھے انکی طرف مسلمانوں کو بلایا۔ اس پر حق تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ الخ۔ اور ابن جریر نے شعبی سے روایت نقل کی ہے کہ ایک یہودی اور ایک منافق میں جھگڑا ہوا، یہودی نے کہا تمہارے نبی سے فیصلہ کراتے ہیں، کیونکہ وہ فیصلہ کرنے میں رشوت نہیں لیتے، مگر دونوں میں آخرکار قبیلہ جہینہ کے ایک کاہن سے فیصلہ کرانے پر راضی ہوئے، تب یہ آیت نازل ہوئی ۞

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور رسول

رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ فَکَیْفَ

کی طرف تو آپ منافقین کی یہ حالت دیکھیں گے کہ آپ سے پہلو تہی کرتے ہیں پھر کیسی جان کو

اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ ثُمَّ جَآءُوْکَ

بنتی ہے جب ان پر کوئی مصیبت پڑتی ہے ان کی اس حرکت کی بدولت جو کچھ وہ پہلے کر چکے تھے

یَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰہِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِیْقًا ﴿۶۲﴾

پھر آپکے پاس آتے ہیں خدا کی قسمیں کھاتے ہوئے کہ ہمارا اور کچھ مقصود نہ تھا سوا اسکے کہ کوئی بھلائی نکل آئے اور باہم موافقت ہو جائے

منافقین کا نفاق

اور جس وقت حاطب بن ابی بلتعہ منافق سے جسکی حضرت زبیر بن العوام رضؓ کے ساتھ لڑائی تھی حکم خداوندی اور حکم رسول کی طرف آنے کو کہا جاتا تھا، تو آپ کے حکم سے پہلوتہی کرنے لگتے اور منہ بنانے لگتے ہیں، سو ان کا اسوقت کیا حشر ہوگا۔ جب اس کی پاداش میں گرفتار ہوں گے، اور پھر یہ حاطب منافق آپ کے پاس قسمیں کھاتا ہوا آتا ہے کہ ہمارا مقصود صرف بھلائی تھا۔

حاطب بن ابی بلتعہ کے دل میں جو نفاق ہے، حق تعالیٰ اس کو بخوبی جانتے ہیں، اور یہ بھی معنی بیان کئے گئے کہ جب

منافقین نے مسجد ضرار بنائی اور پھر ان کو اس کی سزا بھگتنی پڑی، تو حاطب اور ثعلبہ دونوں قسمیں کھاتے ہوئے آئے کہ ہمارا مقصود تو صرف مسلمانوں کی مدد اور آپ کے دین کی موافقت تھی اور کچھ نہیں تھا:۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ

یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے سو آپ ان سے تغافل کر جایا کیجئے اور

وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَا

ان کو نصیحت فرماتے رہیئے اور ان سے خاص انکی ذات کے متعلق کافی مضمون کہہ دیجئے اور ہم نے تمام

أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ

پیغمبروں کو خاص اسی واسطے مبعوث فرمایا ہے کہ بحکم خداوندی انکی اطاعت کی جاوے اور اگر جس

إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ

وقت اپنا نقصان کر بیٹھے تھے اسوقت آپکی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور

لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾

رسول بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو قبول کرنے والا اور رحمت کرنیوالا پاتے

● درگذر کا حکم آپ ان لوگوں سے درگذر فرمایئے، اور اس مرتبہ ان پر گرفت نہ فرمایئے، اور نصیحت فرما دیجئے کہ دوسری مرتبہ ایسا نہ کریں، ورنہ سخت قسم کی گرفت کروں گا۔ یعنی بحکم خداوندی اس رسول کی اطاعت کی جائے اور اس کے حکم پر ناراضگی کا اظہار نہ ہو۔

مسجد ضرار والے اور حاطب جنہوں نے مسجد ضرار بنائی اور آپ کے حکم پر منہ بنایا، اگر یہ توبہ کے لئے حاضر ہو کر اپنے کاموں سے توبہ کرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے معافی کی دعا کرتے، تو حق تعالیٰ توبہ کے بعد انکے گناہوں کو معاف فرما دیتا:۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

پھر قسم ہے آپکے رب کی یہ لوگ ایماندار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ انکے آپس میں جو جھگڑا

ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ

واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کرا دیں پھر اس آپکے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں

يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾

اور پورے طور پر تسلیم نہ کر لیں

کمالِ ایمان کی علامت

آپ کے پروردگار کی قسم ہے یہ لوگ عند اللہ ہرگز ایماندار نہیں ہونگے، تاوقتیکہ یہ لوگ جوان میں باہمی جھگڑے پیش آتے ہیں، آپ سے تصفیہ نہ کرالیں، اور آپکے فیصلہ کے بعد ان کے دلوں میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے، اور اس فیصلہ کے سامنے گردن نہ جھکا دیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی۔ فَلَا وَرَبِّكَ الخ ائمہ ستہ نے عبداللہ بن زبیر سے نقل کیا ہے کہ حضرت زبیرؓ کا ایک انصاری شخص سے حرہ کی زمین کی سیرابی کے بارے میں کچھ جھگڑا ہوا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زبیرؓ اپنی زمین کو اولاً خوب پانی دو، اور پھر پانی اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ دو، وہ انصاری بولا یارسول اللہ ﷺ یہ فیصلہ اس لیے ہے کہ زبیرؓ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ یہ سُنکر آپکے چہرۂ انور کا رنگ متبدل ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا زبیر پانی دینے کے بعد روکے رکھو یہاں تک کہ پانی ڈولوں پر سے اُبلنے لگے، اس کے بعد اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑو۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر حضرت زبیرؓ کو پورا حق دے دیا، اور اولاً ایسی چیز کی طرف اشارہ فرمایا تھا، جس میں دونو کے لئے سہولت تھی، زبیرؓ فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیتیں فَلَا وَرَبِّكَ الخ اسی واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔

طبرانی نے کبیر میں اور حمیدی نے اپنی مسند میں ام سلمہؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ زبیرؓ کا ایک شخص سے جھگڑا ہوا، وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، آپؐ نے حضرت زبیرؓ کے حق میں فیصلہ فرما دیا وہ شخص بولا یہ فیصلہ آپ نے اس لئے کیا ہے کہ زبیرؓ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ فَلَا وَرَبِّكَ الخ یعنی قسم ہے آپکے پروردگار کی یہ لوگ ایماندار نہ ہونگے الخ۔

نیز ابن ابی حاتم نے سعید بن مسیب رضؓ سے فرمان خداوندی فَلَا وَرَبِّكَ الخ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت حضرت زبیرؓ بن عوام اور حاطب بن ابی بلتعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، دونوں میں ایک پانی کے بارے میں جھگڑا ہوا تھا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ پہلے بلند والی زمین کو پانی دیا جائے اسکے بعد نچلی زمین کو۔ اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اسود سے نقل کیا ہے کہ دو شخص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جھگڑتے ہوئے آئے، آپؐ نے دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا، جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا وہ بولا کہ ہم حضرت عمرؓ بن خطابؓ کے پاس فیصلہ لے کر جائیں چنانچہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس گئے۔ تو اس کا ساتھی بولا کہ

میرے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرما دیا تھا، مگر یہ بولا کہ عمرؓ کے پاس ہم فیصلہ لے جائیں حضرت عمرؓ نے اس دوسرے شخص سے پوچھا کیا یہی واقعہ ہے اس نے کہا جی ہاں، حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو، میں ابھی آکر تمہارا فیصلہ کردوں گا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ ان دونوں کے پاس اپنی تلوار سونت کر تشریف لائے اور اس شخص کو جس نے یہ کہا کہ حضرت عمرؓ سے فیصلہ کراؤ، قتل کردیا، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الخ۔ یہ روایت مرسل غریب ہے۔ اور اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے، مگر اس روایت کے شواہد موجود ہیں، اسی روایت کو رحیم نے اپنی تفسیر میں عتبہ بن ضمرہ عن ابیہ سے نقل کیا ہے۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ

اور ہم اگر لوگوں پر یہ بات فرض کردیتے کہ تم خودکشی کیا کرو یا اپنے وطن سے بے وطن ہو جایا کرو

دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا

تو بجز معدودے چند لوگوں کے اس حکم کو کوئی بھی بجا نہ لاتا اور اگر یہ لوگ جو کچھ انکو نصیحت

مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝۶۶ لا

کی جاتی ہے اس پر عمل کیا کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا اور ایمان کو زیادہ پختہ کرنے والا ہوتا

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۶۷ لا وَّلَهَدَيْنٰهُمْ

اور اس حالت میں ہم ان کو خاص اپنے پاس سے اجر عظیم عنایت فرماتے اور ہم ان کو سیدھا

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۶۸ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ

راستہ بتلا دیتے اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص

مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

بھی ان حضرات کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝۶۹ ط

صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔

حُبِّ رسولؐ

جیسا کہ ہم نے بنی اسرائیل پر فرض کیا تھا اگر اسی طرح ان لوگوں پر بھی ہم یہ بات فرض کر دیتے، تو مخلص لوگوں کے علاوہ جن کے رئیس ثابت بن قیس بن شماس انصاری ہیں اور کوئی بھی اس کی خوشی کے ساتھ بجا آوری نہ کرتا، اور اگر یہ منافقین توبہ اور اخلاص پر عمل کرتے تو یہ چیز آخرت میں بھی ان کے لئے بہتر ہوتی، اور دنیا میں بھی ان کے ایمان کو اور پختہ کرتی، اور جس چیز کا ان لوگوں کو حکم دیا گیا تھا اگر یہ اس کی بجا آوری کرتے تو جنت میں ہم ان کو اپنے پاس سے اجر عظیم عطا کرتے اور دنیا میں بھی ایسے دین پر جو حق تعالٰی کے یہاں پسندیدہ ہے یعنی دین اسلام پر ان کو پختگی عطا کرتے۔

یہ آیت کریمہ حضرت ثوبان رضؓ مولیٰ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و بزرگی کے بیان میں نازل ہوئی کیونکہ ان کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے حد درجہ محبت تھی، آپ کا دیدار کئے بغیر ان کو صبر نہیں آسکتا تھا۔ ایک مرتبہ یہ حاضر ہوئے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے کا رنگ فق دیکھا، عرض کرنے لگے یا رسول اللہؐ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں آخرت میں آپکے دیدار سے محروم ہو جاؤں۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جو فرائض میں حق تعالیٰ کی اور سنن میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام اور افضل اصحاب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور شہداء و صالحین امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا، اور جنت میں حضرات انبیاء کرام صدیقین اور شہداء، اور صالحین کی معیت یہ منجانب اللہ انعام ہے، اور حق تعالیٰ حضرت ثوبان کی محبت اور جنت میں ان کے مقام کو کافی جاننے والا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا۔ الخ ک۔ ابن جریر نے سدی سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ الخ یعنی اگر ہم لوگوں پر یہ بات فرض کر دیتے کہ تم خود کشی کر لیا کرو الخ نازل ہوئی، تو ثابت بن قیس بن شماس انصاری اور ایک یہودی نے آپس میں فخر کیا یہودی بولا خدا کی قسم حق تعالیٰ نے ہم پر خودکشی فرض کی تو ہم نے خودکشی کر لی، ثابت بولے خدا کی قسم اگر ہم پر حق تعالیٰ خودکشی فرض کرتے تو ہم ایسا کر لیتے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ولو انہم فعلوا الخ اور اگر یہ لوگ جو ان کو نصیحت کی جاتی ہے اس پر عمل کیا کرتے الخ نازل ہوئی۔

فرمان الٰہی، وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ الخ طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت عائشہ رضؓ سے نقل کیا ہے فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اور آپ مجھے اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ اور میں جس وقت گھر میں ہوتا ہوں اور پھر آپکی یاد آتی ہے تو آپ کا دیدار کئے بغیر ہرگز صبر نہیں آتا، اور جس وقت اپنی موت اور آپکے انتقال فرمانے کے بارے میں سوچتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ آپ جس وقت جنت میں تشریف لے جائیں گے، تو آپ انبیاء کرام کے ساتھ درجات عالیہ میں ہونگے اور میں جنت میں جاؤں گا تو اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں آپ کا دیدار نہ ہو سکے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تا آنکہ جبریل امین اس آیت کریمہ کو لے کر آپ پر نازل ہوئے۔ اور ابن ابی حاتم نے مسروق سے

نقل کیا ہے، کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک لمحہ کے لئے بھی ہمیں آپ کی جدائی گوارا نہیں، اگر آپ ہم سے پہلے تشریف لے گئے تو آپ درجات عالیہ کی طرف بلائے جائیں گے اور ہم آپ کا دیدار نہیں کر سکیں گے اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ ومن یطع اللہ والرسول الخ نازل فرمائی، نیز عکرمہ رض سے نقل کیا ہے کہ ایک نوجوان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ دنیا میں تو ہم آپکے دیدار سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں اور آخرت میں آپ کا دیدار نہ کر سکیں گے، کیونکہ آپ جنت میں درجات عالیہ میں ہوں گے، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، تب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نوجوان سے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ تم جنت میں میرے ساتھ ہو گے۔

اور ابن جریر نے اسی طرح سعید بن جبیب رض، مسروق رض، ربیع رض، قتادہ رض، سدی رض سے مرسل روایات نقل کی ہیں۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اور اللہ تعالیٰ کافی جاننے والے ہیں اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾

اپنی تو احتیاط رکھو پھر متفرق طور پر یا مجتمع طور پر نکلو اور تمہارے مجمع میں بعضا بعضا

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ

شخص ایسا ہے جو ہٹتا ہے پھر اگر تم کو کوئی حادثہ پہنچ گیا تو کہتا ہے کہ بیشک

قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ حاضر نہیں ہوا۔

احتیاط کا حکم

ان آیتوں میں حق تعالیٰ جہاد فی سبیل اللہ کی تعلیم دیتے ہیں کہ اپنے دشمن سے احتیاط رکھو، ایک ایک کر کے مت نکلو، بلکہ متفرق طور پر جماعتوں کی شکل میں یا سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلو، نیز گروہ مسلمین میں عبد اللہ بن ابی منافق جیسا بعضا شخص بھی ہے جس کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے نکلنا بہت شاق ہے اور وہ تمہاری پریشانیوں کا منتظر رہتا ہے۔ اگر لشکر کو کوئی حادثہ قتل اور شکست وغیرہ کا پیش آجاتا ہے تو عبد اللہ بن ابی کہتا ہے کہ منجانب اللہ مجھ پر بڑا احسان ہوا کہ میں اس لشکر میں شریک نہیں تھا۔

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ

اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو جاتا ہے تو ایسے طور پر کہ گویا تم میں اور اس میں کوئی تعلق ہی

وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾

نہیں کہتا ہے ہائے کیا خوب ہوتا کہ میں بھی ان لوگوں کا شریک حال ہوتا تو مجھ کو بھی بڑی کامیابی ہوتی

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

تو ہاں اس شخص کو چاہیئے کہ اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑے جو آخرت کے بدلہ دنیوی زندگی

بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ

کو اختیار کئے ہوئے ہیں اور جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے گا پھر خواہ جان سے مارا جاوے

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾

یا غالب آجاوے ہم اس کو اجر عظیم دیں گے۔

اجرِ عظیم کے حقدار

اور اگر تم کو فتح و غنیمت مل جاتی ہے تو یہ ابن ابی منافق بایں طور کہ دین اور محبت کا کوئی تعلق نہیں، مال کے فوت ہونے پر افسوس کر کے کہتا تھا کہ میں ساتھ ہوتا، تو مجھے بہت مال و غنیمت مل جاتی، اگر اس چیز کا شوق ہے تو اطاعت خداوندی میں ان لوگوں سے جنہوں نے اس کو آخرت کے عوض خریدر کھا ہے جہاد کرے، نیز یہ معنی بھی بیان کئے گئے ہیں کہ اس آیت میں مومنین ہی کو کفار سے جہاد کرنے کی مزید تاکید کی گئی ہے، چنانچہ اگلی آیت میں ایسے حضرات کے ثواب کو بیان فرماتے ہیں کہ جو شخص راہ خدا میں شہید ہو جائے یا وہ غالب آجائے دونوں صورتوں میں ہم جنت میں اسے اجر عظیم دیں گے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ

اور تمہارے پاس کیا عذر ہے کہ تم جہاد نہ کرو اللہ کی راہ میں اور کمزوروں کی خاطر سے

مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

جن میں کچھ مرد اور کچھ عورتیں ہیں اور کچھ بچے ہیں جو دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار

اَخۡرِجۡنَا مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ۚ وَاجۡعَلۡ لَّنَا

ہم کو اس بستی سے باہر نکال جس کے رہنے والے سخت ظالم ہیں اور ہمارے لئے غیب سے کسی دوست

مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ نَصِيۡرًا ﴿۷۵﴾

کو کھڑا کیجئے اور ہمارے لئے غیب سے کسی حامی کو بھیجئے جو لوگ پکے

اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

ایماندار ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جو لوگ کافر ہیں

يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ الطَّاغُوۡتِ فَقَاتِلُوۡۤا اَوۡلِيَآءَ الشَّيۡطٰنِ ۚ

وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو تم شیطان کے ساتھیوں سے جہاد کرو

اِنَّ كَيۡدَ الشَّيۡطٰنِ كَانَ ضَعِيۡفًا ﴿۷۶﴾ ع

واقع میں شیطانی تدبیر لچر ہوتی ہے

۱۰ ع ۷

نامناسب اعراض

جہاد فی سبیل اللہ سے ان لوگوں کے اعراض کا حق تعالیٰ ذکر فرماتے ہیں کہ اطاعت خداوندی میں کفار مکہ کے ساتھ کیوں جہاد نہیں کرتے، مکہ مکرمہ میں کمزور لوگ ہیں، یہ دعا کرتے ہیں کہ مکہ والے مشرک وظالم ہیں یہاں سے ہمیں باہر نکال دے اور ہمارے لئے غیب سے کوئی دوست اور کوئی حامی بھیجدے، چنانچہ حق تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا، اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے عتاب بن اسید رض کو معین ومحافظ بنادیا۔

صحابہ کرام راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں، اور ابوسفیان اور اس کے ساتھی شیطان کی اطاعت و پیروی میں لڑتے ہیں، لہٰذا شیطانی لشکر سے جہاد کرو، کیونکہ شیطانی تدابیر ذلت ورسوائی کی بناء پر لچر ہوتی ہیں چنانچہ بدر کے دن وہ ذلیل ورسوا ہوئے ؞

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ قِيۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَيۡدِيَكُمۡ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ

کیا تونے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ ان کو یہ کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو تھامے رہو اور نماز وں

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ

کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو ؞ پھر جب ان پر جہاد کرنا فرض کردیا گیا تو قصہ کیا ہوا کہ

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ج

ان میں سے بعض بعض آدمی لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسا اللہ سے ڈرنا ہو بلکہ اس سے بھی

وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ج لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى

زیادہ ڈرنا اور یوں کہنے لگے کہ ہمارے پروردگار آپ نے ہم پر جہاد کیوں فرض فرما دیا ہم کو اور تھوڑی

اَجَلٍ قَرِيْبٍ ط قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ج وَالْاٰخِرَةُ

مدت مہلت دیدی ہوتی آپ فرما دیجئے کہ دنیا کا متاع محض چند روزہ ہے اور آخرت ہر طرح

خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى قف وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا (۷۷)

سے بہتر ہے اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے بچے اور تم پر ذرا برابر بھی ظلم نہ کیا جاوے گا۔

تہدید و خوشخبری

یہاں سے حق تعالیٰ جہاد کے شاق گذرنے اور بدر صغریٰ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلنے کو گراں گذرنے کا تذکرہ فرماتے ہیں، چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ سعد بن ابی وقاص زہری رضؓ، قدامۃ بن مظعون رضؓ، مقداد بن اسود کندی رضؓ، طلحہ بن عبید اللہ رضؓ، جب یہ حضرات مکہ مکرمہ میں کفار کی تکالیف سے پریشان ہو رہے تھے تو ان سے کہا گیا تھا کہ ابھی لڑنے سے رکے رہو، کیونکہ مجھے جہاد کا حکم نہیں ہوا، اور پانچوں نمازوں کو اوقات کی پابندی کے ساتھ کمال وضو رکوع و سجود کے ساتھ ادا کرتے رہو، نیز اپنے مالوں کی زکوٰۃ بھی دیتے رہو۔ اور جب مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد ان پر جہاد فی سبیل اللہ فرض ہو گیا تو طلحہؓ بن عبید اللہ والی جماعت اہل مکہ سے ایسی ڈرنے لگی جیسا کہ کوئی حق تعالیٰ سے ڈرتا ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ ڈرنا، اور دل میں کہنے لگے پروردگار ابھی جہاد فرض کر دیا موت تک ذرا عافیت و اطمینان کے ساتھ رہ لیتے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرما دیجئے کہ دنیاوی منافع آخرت کے اعتبار سے بہت کم ہیں۔ اور آخرت کے منافع اس شخص کے لئے جو کفر و شرک اور فواحش سے بچے، ہر ایک اعتبار سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اور وہاں پر تمہاری نیکیوں میں دھاگے کے برابر بھی کمی نہیں کی جائے گی، فَتِيْلًا گٹھلی کے بیچ میں جو لکیر ہوتی ہے، یا یہ کہ انگلیوں کے جوڑوں میں جو میل کی لکیر سی ہو جاتی ہے اس کو کہتے ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا الخ- امام نسائی اور حاکم نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے، کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور ان کے ساتھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اور عرض کیا یارسول اللہ ؐ ہم جب شرک کرتے تھے تو صاحب عزت تھے، اور جب ہم ایمان لے آئے تو کفار کے ہاتھوں ذلیل ہو گئے، (لہٰذا جہاد کا حکم دیجئے) آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ابھی معاف اور درگذر کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا اپنی قوم سے مت لڑو، چنانچہ جب حق تعالیٰ نے ان کو مدینہ منورہ منتقل کر دیا، تب جہاد کا حکم دیا۔ تو طبعاً بعض کو دشوار ہوا، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا کہ ان کو یہ کہا گیا تھا الخ:-

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ

تم چاہے کہیں بھی ہو وہاں ہی تم کو موت آدباوے گی اگرچہ تم قلعی چونہ کے قلعوں ہی میں ہو

مُشَيَّدَةٍ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ

اور اگر ان کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے تو کہتے ہیں کہ منجانب اللہ ہو گئی ہے

وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ

اور اگر ان کو کوئی بری حالت پیش آتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کے سبب سے ہے آپ فرما دیجئے

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ

کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ بات سمجھنے کے پاس کو بھی

حَدِيثًا ﴿٧٨﴾

نہیں نکلتے

موت ناگزیر ہے اے گروہ مومنین اور اے منافقین خواہ تم خشکی میں ہو یا تری میں، سفر میں ہو یا حضر میں اگرچہ بہت مضبوط قلعوں میں کیوں نہ ہو، موت یقیناً آئے گی۔

یہود اور منافقین کہتے تھے، کہ جب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب مدینہ منورہ آئے ہیں ہمارے پھلوں اور کھیتیوں میں کمی ہو رہی ہے، حق تعالیٰ ان کا قول نقل کر کے انکی تردید فرماتے ہیں۔ یعنی اگر منافقین اور یہودیوں کو فراخی اور پیداوار اور بارش کی کثرت نظر آتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ یہ منجانب اللہ ہے، کیونکہ حق تعالیٰ ہمارے اندر نیکی دیکھتا ہے، اور اگر قحط اور نرخ وغیرہ میں گرانی ہوتی ہے تو العیاذ باللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے شگون لیتے ہوئے ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان یہودیوں اور منافقین سے فرما دیجئے کہ فراخی اور تنگی یہ سب منجانب اللہ ہے ان کو کیا ہوا کہ یہ بات بھی نہیں سمجھتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جو کچھ فراخی پیداوار کی کثرت اور نرخ میں کمی پیش آتی ہے یہ سب حق تعالیٰ کے انعامات ہیں ۞

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ز وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ

اے انسان تجھ کو جو کوئی خوشحالی پیش آتی ہے وہ محض اللہ کی جانب سے ہے اور جو کوئی بدحالی

سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ط

پیش آوے وہ تیرے ہی سبب سے ہے اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾

اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہیں

آزمائش

اس مقام پر مخاطب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں مگر مراد تمام انسان ہیں، اور جب آپ کو قحط سالی اور تنگی اور نرخ کی گرانی سے سابقہ پڑتا ہے، یہ آپ کے نفس کی پاکیزگی پر ہے کہ اس کے ذریعہ نفس کو پاک کیا جاتا ہے۔

اور یہ بھی معنی بیان کیے گئے کہ فتح و غنیمت جس وقت پیش آتی ہے، تو یہ حق تعالیٰ کا انعام ہے اور ہزیمت اور قتل وغیرہ یہ اپنی غلطیوں اور مورچہ کو چھوڑنے کی وجہ سے ہوتی ہے، جیسا کہ احد کے دن صحابۂ کرام رضؓ نے مورچہ چھوڑ دیا تھا اور یہ بھی معنی بیان کیے گئے ہیں، کہ نیکی کا جو کام ہوتا ہے وہ حق تعالیٰ کی توفیق اور مدد کی وجہ سے ہوتا ہے، اور برائی نفس کی دنائت اور ذلت کی وجہ سے ہوتی ہے، اور آپ تمام جن و انس کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

اور حق تعالیٰ ان منافقین کے مقالہ پر کہ خیر منجانب اللہ اور العیاذ باللہ برائی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضؓ کی طرف سے ہے، گواہ کافی ہیں، یا یہ یہودی کہتے تھے کہ اپنے رسول ہونے پر کوئی گواہ لاؤ، اس کے بارے میں حق تعالیٰ یہ فرماتے ہیں ۞

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ

جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو شخص روگردانی کرے سو ہم نے

اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ز فَاِذَا بَرَزُوْا

آپ کو ان کا نگراں کر کے نہیں بھیجا اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا کام اطاعت کرنا ہے پھر جب

مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ

آپکے پاس سے باہر جاتے ہیں تو شب کے وقت مشورے کرتی ہے ان میں کی ایک جماعت برخلاف

يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ

اس کے جو کچھ زبان سے کہہ چکے تھے اور اللہ تعالیٰ لکھتے جاتے ہیں جو کچھ وہ راتوں کو مشورے کیا کرتے ہیں سو آپ

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ

انکی طرف التفات نہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے حوالہ کیجئے اور اللہ تعالیٰ کافی کارساز ہیں تو کیا پھر قرآن میں غور نہیں کرتے۔

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾

اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بکثرت تفاوت پاتے

اطاعتِ رسول اطاعتِ خدا

اور جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ الخ۔ یعنی ہم نے ہر ایک رسول کو اسی لئے بھیجا ہے کہ بحکم الٰہی اسکی اطاعت کی جائے، تو عبداللہ بن ابی منافق نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ ہم خدا کو چھوڑ کر ان کی اطاعت کریں تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کہ جس نے احکام میں رسول کی اطاعت کی تو اس نے حق تعالیٰ کی اطاعت کی، کیونکہ رسول بغیر حکم الٰہی کے کسی چیز کا حکم نہیں کرتے۔ اور یہ منافقین کی جماعت کہتی ہے کہ ہمارا کام آپکی اطاعت کرنا ہے، لہٰذا جو چاہو ہم کو حکم دو، اور جب یہ منافق آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں، تو انکی جماعت جو کہتی ہے اس میں تبدیلی کر لیتی ہے۔ لہٰذا آپ ان سے کنارہ کش رہیئے اور ان کے مشوروں میں حق تعالیٰ پر بھروسہ رکھیئے، حق تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا، اور ان کا مناسب طریقہ پر دفعیہ کر دے گا۔

کیا یہ لوگ قرآن کریم میں غور نہیں کرتے کہ بعض احکام بعض کے مشابہ ہیں، اور بعض بعض کی تصدیق کرتے ہیں، اور حق باتوں کا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حکم دیتے ہیں وہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اور اگر یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو بکثرت اس میں تفاوت ہوتا، اور بعض احکام کا بعض کے ساتھ کوئی تناسب نہ ہوتا:۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ

اور جب ان لوگوں کو کسی امر کی خبر پہونچتی ہے خواہ امن ہو یا خوف تو اسکو مشہور کر دیتے ہیں

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ

اور اگر یہ لوگ اس کو رسول کے اور جو ان میں ایسے امور کو سمجھتے ہیں ان کے اور حوالہ رکھتے تو

الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اس کو وہ حضرات تو پہچان ہی لیتے جو ان میں اس کی تحقیق کر لیا کرتے اور اگر تم لوگوں پر خدا کا

وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۸۳ فَقَاتِلْ

فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم سب کے سب شیطان کے پیرو ہو جاتے بجز تھوڑے سے آدمیوں کے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ

پس آپ اللہ کی راہ میں قتال کیجیے آپ کو بجز آپکے ذاتی فعل کے کوئی حکم نہیں اور مسلمانوں کو

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا

ترغیب دیدیجیے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ کافروں کے زور جنگ کو روک دیں گے اور اللہ تعالیٰ

وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝۸۴

زور جنگ میں زیادہ شدید ہیں اور سخت سزا دیتے ہیں۔

منافقین کا حال

اور ان منافقین کی خیانت اور بددیانتی کی یہ حالت ہے کہ جب کسی لشکر کی کامیابی اور غنیمت ملنے کی ان کو اطلاع ملتی ہے تو حسد میں اس کو چھپا لیتے ہیں، اور اگر لشکر کے بارے میں کسی پریشانی مثلاً شکست کھا جانے وغیرہ کی خبر ان کو پہنچتی ہے، تو سب جگہ اس کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور اگر یہ اس لشکر کی خبر کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کے حوالہ کر دیتے، جو ایسے امور کو سمجھتے ہیں، تو اس خبر کے غلط و صحیح ہونے کو وہ حضرات پہچان ہی لیتے جو ان میں ان امور کی تحقیق کر لیا کرتے ہیں، تو پھر صحیح خبر ان لوگوں کو بھی معلوم ہو جاتی، اور اگر منجانب اللہ یہ عصمت و توفیق نہ ہوتی تو بجز قلیل لوگوں کے سب ہی اس فتنہ میں گرفتار ہو جاتے۔

اے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم آپ تو بدر صغریٰ کی طرف حق تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے روانہ ہو جائیے، اور آپ کو بجز اپنے ذاتی فعل کے دوسرے کے فعل کا کوئی حکم نہیں، اور آپ جہاد پر روانہ ہونے کی ترغیب بھی کر دیجیے حق تعالیٰ کی جانب سے قوی امید ہے کہ وہ کفار مکہ زور جنگ کو روک دیں گے، اور حق تعالیٰ بہت سخت سزا دیتے ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی واذا جاءهم الخ امام مسلم نے حضرت عمر فاروق رضؓ سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے علیحدگی اختیار فرمائی، تو میں مسجد نبوی میں گیا، وہاں صحابہ کرامؓ کو دیکھا کہ وہ کنکریوں سے کھیل رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہراتؓ کو طلاق دے دی، چنانچہ میں نے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر بہت بلند آواز سے کہا کہ آپ نے اپنی ازواج کو طلاق نہیں دی، اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اذا جاءهم الخ اور جب ان لوگوں کو کسی امر کی خبر پہنچتی ہو، خواہ امن ہو یا خوف تو اسے مشہور کر دیتے ہیں، فرماتے ہیں میں پہلا وہ شخص ہوں، جس نے اس راز کو پہچانا ؛

مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا ۚ

جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو اس کی وجہ سے حصہ ملے گا اور جو شخص بری سفارش کرے

وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ

اس کو اس کی وجہ سے حصہ ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ۞ ۸۵ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ

قدرت رکھنے والے ہیں اور جب تم کو کوئی (مشروع طور پر)

فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰی

سلام کرے تو تم اس سلام سے اچھے الفاظ میں سلام کر دیا ویسے ہی الفاظ کہہ دو بلاشبہ

كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ۞ ۸۶

اللہ تعا ہر چیز پر حساب لیں گے۔

النصف

جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے

اور مومنین جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ اور کفار جیسا کہ ابو جہل ان میں سے ہر ایک کا مقام کیا ہے۔ چنانچہ جو شخص توحید کا قائل ہو اور دو آدمیوں میں صلح کرائے تو اسے اس نیکی کا ثواب ملے گا۔ اور جو شخص شرک کرے اور اس کا مقصود بھی غلط ہو اسے اس کا گناہ ملے گا، اور حق تعالیٰ ہر ایک نیکی و برائی کا بدلہ دینے پر یا یہ کہ ہر ایک چیز کو روزی دینے پر قادر ہے۔

اور جس وقت تمہارے دین و مذہب والا تم کو سنّت کے مطابق سلام کرے، تو اس سے بہترین اور عمدہ الفاظ میں اس کو سلام کا جواب دے دو، اور جب کوئی غیر مذہب والا سلام کرے، تو ان ہی الفاظ میں اس کو سلام کا جواب دے دو۔ سلام اور اس کے جواب پر جزا دی جائے گی۔ یہ آیت کریمہ ایسے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو سلام کرنے میں بخل کرتے تھے۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

اللہ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود ہونے کے قابل نہیں وہ ضرور تم سب کو جمع کریں گے قیامت کے دن

لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا ﴿۸۷﴾ ع

میں ان میں کوئی شبہ نہیں اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہوگی پھر تم کو

فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَ اللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ

کیا ہوا کہ ان منافقوں کے باب میں تم دو گروہ ہوگئے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو الٹا پھیر دیا

اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ

ان کے عمل کے سبب کیا تم لوگ اسکا ارادہ رکھتے ہو کہ ایسے لوگوں کو ہدایت کرو جن کو

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ﴿۸۸﴾

گمراہی میں ڈال رکھا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دیں اسکے لئے کوئی سبیل نہ پاؤ گے۔

قیامت کا ظہور

حق تعالیٰ قیامت کے دن جس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں میدان حشر میں سب کو جمع کریں گے۔ منافقین میں سے دس آدمیوں کی جماعت دین اسلام سے مرتد ہو کر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ چلی گئی، اس کے بارے جو اختلاف رائے ہوا اسکے متعلق حق تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

مسلمانو؟ تم ان مرتدین کے باب میں دو گروہ کیوں ہوگئے، ایک گروہ تو ان کے اموال اور خون کو حلال سمجھتا ہے، اور دوسرا گروہ اس کو حرام کہتا ہے، حالانکہ حق تعالیٰ نے ان کو ان کے نفاق اور خباثت نیت کی وجہ سے کفر کی طرف الٹا پھیر دیا ہے۔ کیا تم ایسے گمراہوں کو دین الٰہی کی طرف ہدایت کرنا چاہتے ہو جس کو حق تعالیٰ گمراہ کر دے اس کو نہ پھر کوئی دین ملتا ہے اور نہ کوئی دلیل۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ الخ امام بخاری ومسلم وغیرہ نے زید بن ثابت سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کے لئے تشریف لے گئے، کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ روانہ ہوتے تھے، وہ لوٹ گئے تو ان لوٹنے والوں کے بارے میں صحابہ کرام کی دو جماعتیں ہو گئیں، ایک جماعت کہتی تھی کہ ہم ان کو قتل کریں گے، اور دوسری جماعت ان کے قتل کی منکر تھی، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی پھر تم کو کیا ہوا، کہ ان منافقین کے بارے میں تم دو گروہ ہو گئے۔

ک۔ سعید بن منصور اور ابن ابی حاتم نے سعد بن معاذ سے نقل کیا ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضؓ کے درمیان خطبہ دیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھے ایذا دیتا ہے اس کی کون سرکوبی کرے گا، یہ سنکر حضرت سعد بن معاذ رضؓ کھڑے ہوتے اور عرض کیا کہ اگر وہ قبیلہ اوس سے ہوگا تو ہم اس کی گردن اُڑا دیں گے، اور اگر ہمارے بھائیوں خزرج سے ہوگا تو آپ حکم دیں ہم آپکی اطاعت کریں گے، یہ سنکر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے، اور بولے ابن معاذ رضؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کیا باتیں کر رہے ہو، میں نے پہچان لیا جو تمہارا انتشار ہے، پھر اسید بن حضیر کھڑے ہوئے۔ اور بولے ابن عبادہ رضؓ تم منافق ہو، اور منافقین سے محبت رکھتے ہو۔ اس کے بعد محمد بن مسلمہ رضؓ نے کھڑے ہو کر کہا، لوگو! خاموش ہو جاؤ، ہمارے اندر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہیں آپ جیسا ہمیں حکم دیں گے، ہم اس کی اطاعت کریں گے، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ فَمَا لَكُمْ فِي الخ نازل فرمائی۔ اور امام احمد نے عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ سے نقل کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں عرب کی ایک جماعت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کیا، ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا سے بخار چڑھ گیا، وہ بیعت توڑ کر مدینہ منورہ سے چلے گئے، صحابہ کرام کی ایک جماعت نے انکا تعاقب کیا اور ان سے لوٹنے کا سبب دریافت کیا، وہ بولے ہمیں مدینہ منورہ کی وبا لگ گئی ہے، صحابہ کرام نے فرمایا کیا تمہارے لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت میں بہترین نمونہ موجود نہیں، غرضکہ ان لوگوں کے بارے میں کچھ حضرات نے کہا کہ یہ منافق ہو گئے اور کچھ بولے کہ یہ منافق نہیں ہوئے۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ کیا وجہ ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے۔ اس روایت کی سند میں تدلیس اور انقطاع ہے ؁

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا

وہ اس تمنا میں ہیں کہ جیسے وہ کافر ہیں تم بھی کافر بن جاؤ جس میں تم اور وہ سب ایک طرح کے ہو جاؤ

مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

سو ان میں سے کسی کو دوست مت بنانا جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

اور اگر وہ اعراض کریں تو ان کو پکڑو اور قتل کرو جس جگہ ان کو پاؤ اور نہ ان میں سے

وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

کسی کو دوست بناؤ اور نہ مددگار بناؤ مگر جو لوگ ایسے ہیں جو کہ

يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ

ایسے لوگوں سے جا ملتے ہیں کہ تمہارے اور ان کے درمیان عہد ہے یا خود تمہارے پاس

حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ

اس حالت سے آویں کہ ان کا دل تمہارے ساتھ اور نیز اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے منقبض ہو

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ تم سے لڑنے لگتے پھر اگر وہ

فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ

تم سے کنارہ کش رہیں یعنی تم سے نہ لڑیں اور تم سے سلامت روی رکھیں تو اللہ تعالیٰ نے

لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾

تم کو ان پر کوئی راہ نہیں دی

منافقین کی تمنا

وہ منافق تو اس تمنا میں ہیں کہ تم بھی انکے ساتھ شرک میں شریک ہو جاؤ ان سے دین اور مدد میں کوئی دوستی مت کرنا، تاوقتیکہ وہ دوبارہ ایمان نہ لے آئیں اور راہِ خدا میں ہجرت نہ کریں۔

اور اگر وہ ایمان اور ہجرت سے اعراض کریں، تو حل و حرم میں ان کو پکڑو، اور قتل کرو، اور ان کو دوست اور مددگار مت بناؤ، مگر ان دس منافقین میں سے جو ہلال بن عویمر اسلمی کی قوم کے ساتھ جا ملے ہیں، کہ جن سے عہد و صلح ہے، یا ہلال بن عویمر کی قوم تمھارے پاس ایسی حالت میں آئے کہ ان کا دل عہد کی بناء پر تم سے اور اپنی قوم سے قرابت کی وجہ سے لڑنے سے منقبض ہو۔

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو فتح مکہ کے دن ہلال بن عویمر کی قوم کو تم پر مسلط کر دیتا اور وہ اپنی قوم کے ساتھ تم سے لڑتے۔ اور اگر وہ تم سے کنارہ کش رہیں، اور فتح مکہ کے دن اپنی قوم کے ساتھ ہو کر تم سے نہ لڑیں اور تم سے صلح اور سلامت روی رکھیں۔ تو پھر ایسی حالت میں ان کو قتل و قید کرنے کی تم کو کوئی اجازت نہیں،

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ

بعض ایسے بھی تم کو ضرور ملیں گے کہ وہ یہ چاہتے ہیں تم سے بھی بے خطر ہو کر رہیں اور اپنی قوم

كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ

سے بھی بے خطر ہو کر رہیں جب کبھی ان کو شرارت کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے تو وہ اس پر جا گرتے ہیں سو یہ لوگ

وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ

اگر تم سے کنارہ کش نہ ہوں اور نہ تم سے سلامت روی رکھیں اور نہ اپنے ہاتھوں کو روکیں تو تم ان کو پکڑو

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ

اور قتل کرو جہاں کہیں ان کو پاؤ اور ہم نے تم کو ان پر صاف حجت

عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ ع

دی ہے

ع ۱۲ / ۹

اجازتِ قتل

اور قوم ہلال، غطفان اور اسد کے علاوہ ایسے بھی لوگ ہیں کہ وہ تم سے بھی تمہارے حامی بن کر جان و مال کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں، اور اپنی قوم سے بھی کفر کا اظہار کر کے مگر جب ان لوگوں کو شرک اور کسی شرارت کی طرف بلایا جاتا ہے تو فوراً اس میں شریک ہو جاتے ہیں سو اگر یہ لوگ فتح مکہ کے دن تم سے نہ کنارہ کش ہوں، اور نہ صلح کو باقی رکھیں اور نہ تمہارے قتال سے اپنے ہاتھوں کو روکیں۔ تو ان کو حل و حرم ہر جگہ قید کر و اور قتل کر دو اور ایسے لوگوں کے قتل کے لئے ہم نے تم کو صاف حجت دی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ

اور کسی مومن کی شان نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے لیکن غلطی سے اور جو شخص کسی

مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى

مؤمن کو غلطی سے قتل کردے تو اس پر ایک مسلمان غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے اور خونبہا ہے جو

اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ

اس کے خاندان والوں کو حوالہ کردی جائے مگر یہ کہ وہ لوگ معاف کردیں اور اگر وہ ایسی قوم سے

وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ

ہو جو تمہارے مخالف ہیں اور وہ شخص خود مؤمن ہے تو ایک غلام یا لونڈی مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ ایسی

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ

قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہو تو خونبہا ہے جو اس کے خاندان والوں کو حوالہ کردی جائے

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اور ایک غلام یا لونڈی مسلمان کا آزاد کرنا پھر جس شخص کو نہ ملے تو متواتر دو ماہ کے روزے ہیں

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

بطریق توبہ کے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم اور حکمت والے ہیں

قتل مؤمن سے احتراز

عیاش بن ابی ربیعہ مؤمن کو حارث بن زید مؤمن کا قتل کرنا جائز نہیں، اور اگر غلطی سے ایسا ہو جائے تو قاتل پر لوجہ اللہ ایک مسلمان غلام یا باندی کا آزاد کرنا واجب ہے، اور مقتول کے وارثوں کو پورا خونبہا بھی دینا واجب ہے، مگر یہ کہ اولیاء مقتول معاف کردیں، اور اگر مقتول تمہاری دشمن قوم سے ہو تو قاتل پر صرف غلام کا آزاد کرنا واجب اور حارث بن زید رضؓ کی قوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشمن تھی، اور اگر مقتول کی قوم معاہدہ وصلح والی ہو، تو مقتول کے وارثوں کو پوری دیت دینا بھی اور ایک مؤمنہ باندی یا غلام کا آزاد کرنا بھی واجب ہے۔

اور جس کو آزاد کرنے کو نہ ملے تو وہ دو ماہ کے روزے لگاتار رکھے کہ ایک دن کا روزہ بھی درمیان میں نہ چھوڑے، یہ غلطی سے قتل کرنے والے کی منجانب اللہ توبہ ہے، اللہ قتل کی سزا متعین کرنے میں حکمت والا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ الخ ابن جریر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ حارث بن یزید

بنی عامر بن لوی سے تھے، یہ ابوجہل کے ساتھ عیاش بن ابی ربیعہ کو سخت تکالیف دیا کرتے تھے، پھر حارث بن یزید ہجرت کرکے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آگئے مقام حرہ میں انکو عیاش ملے، انہوں نے ان کو تلوار سے یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ کافر ہیں قتل کردیا۔ اس کے بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ بیان کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اور کسی مؤمن کی شان نہیں کہ وہ مؤمن کو قتل کرے لیکن غلطی سے۔

فرمان الٰہی وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا الخ ابن جریر نے بواسطہ ابن جریج عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ ایک انصاری شخص نے مقیس بن صبابہ کے بھائی کو قتل کردیا، نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیت دیدی، اسکے بعد اس نے اپنے بھائی کے قاتل (کے بجائے کسی اور) کو قتل کردیا۔ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو حل وحرم میں سے کسی مقام پر بھی امن نہیں دوں گا، چنانچہ فتح مکہ کے دن اس کو قتل کردیا گیا، ابن جریج رض فرماتے ہیں کہ اسی کے بارے میں آیت کریمہ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا الخ نازل ہوئی ہے۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا

اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ کو اس

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

میں رہنا اور اس پر اللہ تعالیٰ غضبناک ہونگے اور اسکو اپنی رحمت سے دور کردینگے اور اسکے لئے بڑی سزا کا سامان کرینگے۔

غصہ ولعنت کے قابل

یہ آیت مقیس بن صبابہ کے بارے میں نازل ہوئی، اس نے اپنے بھائی ہشام بن صبابہ کی دیت وصول کرنے کے بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قاصد فہری شخص کو قتل کردیا تھا، اور اس کے بعد دین اسلام سے مرتد ہوکر مکہ مکرمہ چلا گیا، اس پر دیت وصول کرنے کے بعد اپنے بھائی کے قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرنے پر حق تعالیٰ کا غصہ اور لعنت ہے، اور اس دلیری اور شرک پر زبردست عذاب ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا

اے ایمان والو جب تم اللہ کی راہ میں سفر کیا کرو تو ہر کام کو تحقیق کرکے کیا کرو اور ایسے شخص کو جو کہ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ

تمہارے سامنے اطاعت ظاہر کرے دنیوی زندگی کے سامان کی خواہش میں یوں مت کہدیا کرو کہ تو مسلمان نہیں

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ز فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ

کیونکہ خدا کے پاس بہت غنیمت کے مال ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ

پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا سو غور کرو بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (۹۴)

اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں

چھان بین کی ضرورت

یہ آیت اسامۃ بن زید رضہ کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ انہوں نے لڑائی میں مرداس بن نھیک فزاری کو کافر سمجھ کر مار دیا تھا۔ اور یہ مومن تھے، چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے، کہ جہاد میں جانے پر تحقیق کر لیا کرو تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون مؤمن ہے، اور کون کافر، اور جو تمہارے سامنے کلمہ طیبہ پڑھ لیا کرے، یا جہاد میں مسلمانوں کے طرز پر سلام کر لیا کرے تو اسے کافر سمجھ کر قتل مت کرو، کہ مال غنیمت مل جائے۔

قتل کے یہاں ایسے شخص کے لئے جو کسی مسلمان کے قتل سے کنارہ کش ہو، بہت بڑا ثواب ہے۔ ہجرت سے قبل تم بھی ایک زمانہ میں اپنی قوم میں مسلمانوں اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کلمہ طیبہ پڑھ کر امن لیا کرتے تھے۔ پھر ہجرت کے ذریعہ حق تعالیٰ نے تم پر احسان کیا، لہٰذا مسلمانوں کے قتل نہ کرنے پر جمے رہو، اور اپنی حالت سابقہ پر غور کرو۔

لباب النقول فی اسباب النزول

حکم خداوندی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ الخ۔ امام بخاری، ترمذی، اور حاکم وغیرہ نے ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے، بنی سلیم کے ایک آدمی کا گذر صحابۂ کرام کی جماعت پر سے ہوا، اور وہ اپنی بکریاں لے کر جا رہا تھا، اس نے صحابۂ کرام کو سلام کیا، صحابۂ رضہ نے کہا اس نے اس لئے سلام کیا ہے، تاکہ ہم اس سے کسی قسم کا کوئی تعرض نہ کریں، چنانچہ صحابۂ کرام رضہ نے اس کو پکڑ کر قتل کر دیا، اور اس کی بکریاں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، کہ ایمان والو! جب تم جہاد کے لئے روانہ ہو الخ۔ اور بزار نے ابن عباس رضہ سے دوسرے طریقہ سے روایت نقل کی ہے، کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر روانہ کیا، اس میں مقداد بھی تھے، جب یہ لوگ کافروں کی قوم کے پاس آئے، تو وہ سب منتفرق ہو گئے۔ اور ایک آدمی باقی رہ گیا، جس کے پاس بہت مال تھا وہ صحابۂ کرام رضہ کو دیکھ کر کہنے لگا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، مقداد نے اس کو قتل کر دیا، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ قیامت کے روز کل کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے مقابلہ میں کیا جواب دو گے، اور حق تعالیٰ نے یہ آیت

نازل فرمائی۔

اور امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے عبداللہ بن ابی الدرداء اسلمی رضؓ سے روایت نقل کی ہے، کہ ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی ایک جماعت میں بھیجا جس میں ابو قتادہ اور محلم بن جثامہ بھی تھے، ہمارے پاس سے عامر بن اضبط اشجعی گزرے، انہوں نے ہم کو سلام کیا، محلم نے ان پر حملہ کیا اور ان کو قتل کر دیا۔ جب ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آپ کو مطلع کیا تو ہمارے بارے میں قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ الخ

ابن جریر نے ابن عمر رضؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے، اور ثعلبی نے بواسطۂ کلبی، ابو صالح، ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے، کہ مقتول کا نام مرداس بن نہیک تھا، اور یہ اہل فدک میں سے تھے، اور قاتل کا نام اسامۃ بن زید رضؓ تھا، اور اس لشکر کے امیر غالب بن فضالۃ تھے، کیونکہ مرداس رضؓ کی قوم جب شکست کھا گئی تو صرف مرداس باقی رہ گئے۔ اور یہ اپنی بکریوں کو ایک پہاڑ پر سے لے جا رہے تھے جب صحابۂ کرام رضوان کے پاس پہنچے تو انہوں نے کلمہ طیبہ پڑھا اور کہا السلام علیکم مگر اسامۃ بن زید نے غلط فہمی سے ان کو قتل کر دیا، جب صحابۂ کرام رضؓ مدینہ منورہ آئے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

نیز ابن جریر نے سدی اور عبد نے قتادہ کے واسطہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور ابن ابی حاتم نے بواسطۂ ابن لھیعہ، ابو الزبیر، جابر رضؓ سے روایت نقل کی ہے کہ آیت ولا تقولوا الخ یعنی جو اطاعت ظاہر کرے اسے یہ نہ کہہ دیا کرو کہ تو مومن نہیں، مرداس رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہ روایت شاہد حسن ہے، ابن مندہ نے جزء بن حدرجان رضؓ سے نقل کیا ہے کہ میرے بھائی قداد رضؓ یمن سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، راستہ میں انہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک لشکر سے سابقہ ہوا، انہوں نے لشکر سے کہا کہ میں مسلمان ہوں، مگر لشکر نے اس چیز کو تسلیم نہیں کیا، اور ان کو قتل کر دیا۔ مجھے اس چیز کی اطلاع ملی میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فوراً روانہ ہوا، تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا الخ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میرے بھائی کی دیت دی۔

لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ

برابر نہیں وہ مسلمان جو بلا کسی عذر کے گھر میں بیٹھے رہیں اور وہ

وَالْمُجٰہِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِہِمْ وَاَنْفُسِہِمْ ؕ

لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں اللہ تعالیٰ نے

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ

ان لوگوں کا درجہ بہت زیادہ بنایا ہے جو اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں

دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ

بہ نسبت گھر میں بیٹھنے والوں کے اور سب سے اللہ تعالیٰ نے اچھے گھر کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے

الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ لا دَرَجٰتٍ

مجاہدین کو بمقابلہ گھر میں بیٹھنے والوں کے بڑا اجر عظیم دیا ہے　　یعنی بہت سے درجے

مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ ع

جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملیں گے اور مغفرت اور رحمت　اور اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت والے رحمت والے ہیں

مجاہدین کا مقام

یہاں سے حق تعالیٰ مجاہدین کے ثواب کو بیان کر رہے ہیں۔ یعنی معذورین جن کو تنگی اور ضعف بدن اور ضعف بصر کی شکایت ہو، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم اور حضرت عبداللہ بن جحش اسدی انکے علاوہ اور حضرات ان لوگوں کے برابر نہیں جو اپنی جان و مال سے جہاد کرتے ہیں۔ اور مجاہدین اور قاعدین ہر ایک کو ایمان پر جنت ملے گی، مگر مجاہدین کو بغیر عذر کے جہاد نہ کرنے والوں پر جنت میں بہت بلند مرتبہ ملے گا اور ان کو ثواب و مغفرت کے عظیم الشان درجات ملیں گے، اور جو جہاد کے لئے روانہ ہو، اور نہ روانہ ہونے پر حق تعالیٰ سے توبہ کرے اور اسی حالت میں انتقال کر جائے، تو حق تعالیٰ غفور و رحیم ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

بشارت خداوندی، لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ الخ امام بخاری رحہ نے براء بن عازب رضہ سے روایت نقل کی ہے کہ جس وقت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فلاں کو بلاؤ، چنانچہ وہ آئے اور ان کے ساتھ دوات، تختی اور قلم تھا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ آیت لکھو لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الخ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ابن ام مکتوم موجود تھے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نابینا ہوں تو پھر غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ الخ کا لفظ بھی نازل ہو گیا۔

نیز امام بخاری رحہ نے زید بن ثابت رضہ سے اور طبرانی نے زید بن ارقم سے اور ابن حبان نے فلتان بن عاصم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے، اور امام ترمذی نے ابن عباس رضہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے، مگر اس میں اتنی زیادتی ہے کہ عبداللہ بن جحش رضہ اور ابن ام مکتوم نے عرض کیا کہ ہم دونوں نابینا ہیں۔ اور ابن جریر نے بہت طریقوں سے اسی طرح مرسل روایتیں نقل کی ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ

بیشک جب ایسے لوگوں کی جان فرشتے قبض کرتے ہیں جنہوں نے اپنے کو گنہگار کر رکھا تھا

كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ

تو وہ ان سے کہتے ہیں کہ تم کس کام میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم سرزمین میں محض مغلوب تھے

تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ

وہ کہتے ہیں کیا خدا تعالیٰ کی زمین وسیع نہ تھی تم کو ترک وطن کر کے اس میں چلا جانا چاہیے تھا سو ان

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ ۹۷ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ

لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جانے کے لئے وہ بری جگہ ہے لیکن جو مرد اور عورتیں اور

مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً

بچے قادر نہ ہوں کہ نہ کوئی تدبیر کر سکتے ہیں اور راستہ سے واقف

وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ ۹۸ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ

ہیں سو ان کے لئے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں اور

يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۹۹

اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑے مغفرت کرنے والے ہیں

ارتداد کا وبال

پچاس آدمی مکہ مکرمہ میں اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے تھے، وہ غزوہ بدر میں کفار کے ساتھ آئے، اور سب کے سب مارے گئے، ان کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی بدر کے دن جب فرشتے جان قبض کرتے ہیں، تو فرشتے اس قبض کے وقت ان سے کہتے ہیں کہ تم مکہ مکرمہ میں کیا کرتے تھے، وہ جواباً کہتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں کفار کے ہاتھوں ذلیل تھے۔ فرشتے ان سے کہتے ہیں تو کیا مدینہ منورہ کی سرزمین امن والی نہیں تھی کہ تم اس سرزمین میں ہجرت کر کے چلے جاتے، ان لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ البتہ کمزور بچے، بوڑھے اور عورتیں جو کہ ہجرت پر قادر نہ ہوں، نہ کوئی تدبیر کر سکتے ہوں، اور نہ ہی راستہ سے واقف ہوں۔ امید ہے کہ حق تعالیٰ جو ان سے غلطی ہوئی اور انہوں نے توبہ کی اس کو معاف فرما دیں ؂

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی، اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الخ- امام بخاریؒ نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ کچھ لوگ مسلمانوں میں سے مشرکین کے ساتھ مل کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مشرکین کی جماعت بڑھاتے تھے چنانچہ (غزوۂ بدر میں) جب ان لوگوں میں سے کوئی تیر مارتا تو وہ ان ہی کے لگ جاتا جسکی وجہ سے وہ مرجاتا، یا اور کوئی تیر لگ جاتا جس کی بناء پر وہ ختم ہوجاتا تھا، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی، اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الخ بیشک جب ایسے لوگوں کی جان فرشتے قبض کرتے ہیں الخ اور ابن مردویہ نے اپنی روایت میں ان لوگوں کے نام بھی نقل کئے ہیں، کہ یہ لوگ قیس بن ولید بن مغیرہ، ابوقیس بن فاکہ، ولید بن عتبہ، عمرو بن امیہ، علی بن امیہ تھے، اور ان لوگوں کے متعلق یہ نقل کیا ہے کہ جب یہ لوگ غزوۂ بدر کی طرف روانہ ہوئے، اور مسلمانوں کی قلت کو دیکھا تو ان کے دلوں میں شک پیدا ہوگیا، اور کہنے لگے کہ ان لوگوں کو اپنے دین کے بارے میں دھوکہ ہوگیا ہے، چنانچہ یہ سب بدر کے دن مارے گئے۔

اور ابن ابی حاتم نے حارث بن زمعہ اور عاص بن منبہ کا نام اور نقل کیا ہے، اور طبرانی نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ مکہ کے کچھ لوگ اسلام لے آئے تھے، جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو ان لوگوں کو ہجرت کرنا شاق ہوئی، اور یہ لوگ ڈرے، ان کے بارے میں حق تعہ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الخ اور ابن منذر اور ابن جریر نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے، کہ مکہ والوں میں سے کچھ لوگ اسلام لے آئے تھے مگر وہ اسلام کو ہلکا سمجھتے تھے، غزوۂ بدر میں مشرکین ان کو اپنے ساتھ لے آئے۔ چنانچہ ان لوگوں میں سے بعض مارے گئے، صحابۂ کرام نے دیکھ کر کہا یہ لوگ تو مسلمان تھے، اور ان کو ایک گرانی ہوئی چنانچہ صحابۂ کرام رضؓ نے انکے لئے دعائے مغفرت کی، اس پر یہ آیت کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الخ نازل ہوئی، مکہ مکرمہ میں ایسے لوگوں میں سے جو باقی رہ گئے تھے، ان کے پاس یہ آیت لکھ کر روانہ کردی گئی۔

اور یہ کہ اب ان کا کوئی عذر قابل قبول نہیں، چنانچہ یہ لوگ وہاں سے نکلے، پھر ان کو مشرکین نے پکڑ لیا۔ اور ان کو فتنہ میں مبتلا کیا، یہ پھر لوٹ گئے، اس پر حق تعہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰہِ، مسلمانوں نے یہ آیت بھی ان کے پاس لکھ کر روانہ کردی جس سے وہ غمگین ہوئے، اس کے بعد ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا الخ یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ بھی مسلمانوں نے ان کے پاس لکھ کر روانہ کردی، چنانچہ وہ مکہ سے نکلے، پھر ان کو پکڑ لیا، تو جو بچا اس نے نجات حاصل کی، اور جس کو قتل ہونا تھا وہ قتل ہوگیا، ابن جریر نے بہت سے طریقوں سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

وَمَنْ یُّھَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا

اور جو شخص اللہ تعہ کی راہ میں ہجرت کریگا تو اس کو روئے زمین پر جانے کی بہت جگہ ملے گی

كَثِيرًا وَسَعَةً ؕ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا إِلَى

اور بہت گنجائش اور جو شخص اپنے گھر سے اس نیت سے نکل کر کھڑا ہو کہ اللہ

اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ

اور رسول کی طرف ہجرت کروں گا، پھر اس کو موت آپکڑے تب بھی اس کا ثواب

عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۱۰۰﴾ ع

ثابت ہو گیا اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت کرنے والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں

ع ۱۴

ہجرت کی فضیلت

اطاعت خداوندی میں ہجرت پر مدینہ منورہ کی زمین میں اظہار دین اور معیشت کے لئے بہت گنجائش ملے گی۔ یہ آیت کریمہ اکثم بن صیفی کے بارے میں نازل ہوئی، جندع بن ضمرہ رض بہت بوڑھے تھے، یہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے لئے روانہ ہوئے، راستہ میں مقام تنعیم پر انتقال فرما گئے، ان کو ثواب مہاجرین کے برابر ملا، اور ان کی موت تعریفوں والی ہوئی، اور ان کے بارے میں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

جو مکہ مکرمہ سے اطاعت خداوندی میں مدینہ منورہ رسول خدا کی طرف ہجرت کرتا ہے، اور تنعیم میں موت آگھیر لیتی ہے انکی ہجرت کا ثواب واجب ہو گیا، ان سے زمانۂ شرک میں جو گناہ سرزد ہوئے، اور زمانۂ اسلام میں جن امور کی تکمیل نہیں ہوئی، حق تعالیٰ غفور ورحیم ہے:

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ الخ ابن ابی حاتم اور ابو یعلی نے عمدہ سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رض سے نقل کیا ہے، کہ ضمرۃ بن جندب رض اپنے گھر سے ہجرت کے ارادہ سے روانہ ہوئے اور اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھے سوار کرا دو اور مشرکین کی زمین سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ کر دو، مگر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنے سے قبل ہی راستہ میں انتقال فرما گئے، ان کی شان میں بذریعہ وحی آپ پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، کہ جو اپنے گھر سے اس نیت سے نکل کھڑا ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کروں گا

نیز ابن ابی حاتم نے بواسطۂ سعید بن جبیر رض ابو ضمرہ زرقی سے نقل کیا ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں تھے جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، لیکن جو مرد اور عورتیں اور بچے قادر نہ ہوں کہ نہ کوئی تدبیر کر سکتے ہوں اور نہ راستہ سے واقف ہوں الخ تو ابو ضمرہ فرماتے ہیں کہ میں مالدار بھی تھا اور صاحب تدبیر بھی، چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تیاری کی، مگر مقام تنعیم میں ان کو موت نے آگھیرا، ان کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَمَنْ يَخْرُجْ الخ۔

اور ابن جریر نے یہ روایت اسی طرح سعید بن جبیر رض، عکرمہ رض، قتادہ، ضحاک اور سدی سے نقل کی ہے۔

بعض روایتوں میں ان کا نام ضمرۃ بن العیص یا عیص بن ضمرہ اور بعض میں جندب بن ضمرہ الجدعی' اور بعض میں ضمری، اور بعض میں بنی ضمرہ کے ایک شخص اور بعض میں بنی خزاعہ کے ایک شخص اور بعض میں بنی لیث کے ایک شخص اور بعض روایتوں میں بنی بکر کے ایک شخص نے بیان کیا ہے۔

اور ابن سعد نے طبقات میں یزید بن عبداللہ بن قسیط رضہ سے نقل کیا ہے کہ جندع بن ضمرہ ضمری مکہ مکرمہ میں تھے، اچانک بیمار ہوئے تو اپنی اولاد سے فرمایا کہ مجھے مکہ مکرمہ سے نکال دو، مجھے اس چیز کے غم نے ختم کر دیا ہے، اولاد نے عرض کیا کس مقام پر آپ جانا چاہتے ہیں۔ حضرت جندع بن ضمرہ نے اپنے ہاتھ سے ہجرت کے ارادہ سے مدینہ منورہ کی جانب اشارہ کیا، چنانچہ ان کی اولاد ان کو لے کر روانہ ہوئی، جب بنی غفار کے پڑاؤ کے پاس پہنچے تو انتقال فرما گئے، حق تعالیٰ نے ان کی فضیلت اور شان میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ وَمَنْ يَّخْرُجْ ۔ الخ۔

ک۔ نیز ابن ابی حاتم، ابن مندہ اور ماوردی نے صحابہ کرام رضہ کے بیان میں ہشام بن عروہ بواسطہ والد روایت نقل کی ہے کہ زبیر بن عوام رضہ نے فرمایا کہ خالد بن حرام نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی، ان کو راستہ میں سانپ نے ڈس لیا، جس کی وجہ سے وہ انتقال فرما گئے، ان کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وَمَنْ يَّخْرُجْ الخ۔

اور اموی نے مغازی میں عبدالملک بن عمیر رضہ سے نقل کیا ہے، کہ اکثم بن صیفی کو جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اطلاع ملی تو آپکی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کیا، تو آپکی قوم نے آپ کو نہ آنے دیا چنانچہ انہوں نے کہا البتہ شخص میرے پاس آئے جو میری صورت حال سے جا کر حضورؐ کو مطلع کر دے اور آپکی باتوں کی مجھے آکر اطلاع کر دے۔ ان کے اس کہنے پر دو شخصوں نے اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا، چنانچہ یہ دونوں شخص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ ہم اکثم بن صیفی کے قاصد ہیں، وہ آپکے بارے میں تحقیق کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کون ہیں کہاں سے تشریف لائے، اور کیا احکامات آپ لے کر آئے ہیں، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ محمد بن عبداللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوں، اور میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، پھر آپؐ نے ان کے سامنے اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ چنانچہ یہ دونوں شخص اکثم رضہ کے پاس آئے، اور تمام باتوں سے ان کو مطلع کیا، اکثم رضہ نے فرمایا، اے قوم آپؐ مکارم اخلاق کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں، لہٰذا تم اس چیز کے قبول کرنے میں سبقت حاصل کر کے سردار بن جاؤ، اور اس چیز کو تسلیم نہ کر کے ذلیل و خوار مت بنو، چنانچہ حضرت اکثم رضہ اپنے اونٹ پر مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے مگر راستہ ہی میں انتقال فرما گئے، ان کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وَمَنْ يَّخْرُجْ الخ۔ یہ حدیث مرسل ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

اور حاکم نے معمرین کی کتاب میں دو طریقوں سے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت نقل کی ہے، کہ ان سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت اکثم بن صیفی کے بارے میں نازل ہوئی ان سے پوچھا گیا تو لیثی کون ہیں، ابن عباس رضہ نے فرمایا، صیفی لیثی سے ایک زمانہ پہلے ہیں، اور یہ آیت کریمہ خاص اور عام ہی

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

اور جب تم زمین میں سفر کرو سو تم کو اس میں کوئی گناہ نہ ہوگا کہ تم نماز کو کم کر دو اگر

اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ

تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تم کو کافر لوگ پریشان کریں گے

يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ

بلاشبہ کافر لوگ تمہارے صریح دشمن ہیں

عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

نماز میں قصر سفر کی حالت میں رُباعی نماز میں قصر کر دینے میں کوئی گناہ نہ سمجھو، اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ نماز کی حالت میں کفار تم کو قتل کر دیں گے کیونکہ وہ صریح دشمن ہیں، تو اس طرح خوف کی نماز پڑھو۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی وَاِذَا ضَرَبْتُمْ الخ ابن جریر نے حضرت علی رضؓ سے نقل کیا ہے کہ بنی بخار نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم زمین میں سفر کرنے کی حالت میں کس طرح نماز پڑھیں، اس پر حق تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا وَاِذَا ضَرَبْتُمْ الخ۔ یعنی جب تم زمین میں سفر کرو سو تم کو اس میں کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ تم نماز کو کم کر دو۔ اس کے بعد وحی بند ہوگئی، پھر جب ایک سال کے بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا، اور ظہر کی نماز پڑھی، تو مشرکین نے کہا کہ اس وقت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں پر پشت کی طرف سے حملہ کرنے کا موقعہ ہے، تو پھر کیوں نہ زبردست قسم کا حملہ کر ڈالیں، تو ان میں سے کسی نے کہا کہ ان لوگوں کی اتنی جماعت ان کی حفاظت میں کھڑی ہے۔

اس پر دونوں نمازوں کے درمیان حق تعالیٰ نے اِنْ خِفْتُمْ سے لے کر عَذَابًا مُّهِيْنًا تک یہ آیتیں نازل فرمائیں، چنانچہ اس وقت نماز خوف کا حکم نازل ہو گیا۔

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ

اور جب آپ ان میں تشریف رکھتے ہوں پھر آپ ان کو نماز پڑھانا چاہیں تو

مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ قف فَاِذَا سَجَدُوْا

یوں چاہیئے کہ ان میں سے ایک گروہ تو آپ کے ساتھ کھڑے ہو جائیں اور وہ لوگ ہتھیار

فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ص وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى

لے لیں پھر جب یہ لوگ سجدہ کر چکیں تو یہ لوگ تمہارے پیچھے ہو جاویں اور دوسرا گروہ جنہوں نے ابھی

لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ج

نماز نہیں پڑھی آجاوے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں اور یہ لوگ بھی اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے

وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ

ہتھیار لے لیں۔ کافر لوگ یوں چاہتے ہیں کہ اگر تم اپنے ہتھیاروں اور سامانوں سے غافل ہو جاؤ

فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ط وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

تو تم پر یکبارگی حملہ کر بیٹھیں اور اگر تم کو بارش کی وجہ سے تکلیف ہو

اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ

یا تم بیمار ہو تو تم کو اس میں کچھ گناہ نہیں کہ ہتھیار اتار رکھو

تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ

اور اپنا بچاؤ لے لو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (۱۰۲)

سزا اہانت آمیز مہیا کر رکھی ہے

صلوٰۃ الخوف لہٰذا جب آپؐ تشریف فرما ہوں تو پھر آپ ہی انکی امامت فرمائیں۔ اور نماز شروع کرنے کے لئے تکبیر فرمائیں، اور یہ آپ کے ساتھ تکبیر کہیں گے

لہٰذا اس وقت لشکر کی دو جماعتیں ہو جائیں) ایک جماعت تو آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لے، اور دوسرا گروہ دشمن کی نگرانی کے لئے کھڑا ہو جائے، اور اب یہ جماعت نگرانی کے لئے چلی جائے اور جو جماعت دشمن کے

مقابلہ پر کھڑی ہے، جس نے آپ کے ساتھ پہلی رکعت نہیں پڑھی وہ اب آکر دوسری رکعت پڑھ لے، اور دشمن سے بچاؤ کے لئے اپنے ہتھیار بھی رکھیں۔ بنی انمار تو یہ چاہتے ہیں کہ ذرا تم اپنے ہتھیار وغیرہ سے غافل ہو تو تم پر نماز کی حالت میں یکبارگی حملہ کردیں، اور بارش کی شدت اور زخموں وغیرہ کی حالت میں ہتھیار وغیرہ اتار کر رکھ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، باقی اپنے دشمن سے بچاؤ رکھو، بنی انمار کے لئے ذلیل کردینے والا یا یہ کہ سخت ترین عذاب ہے۔

لُبابُ النّقول فی اسبابِ النّزول

اور امام احمد اور حاکم نے صحت کے ساتھ اور بیہقی نے دلائل میں ابن عیاش زرقی سے نقل کیا ہے کہ ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عسفان میں تھے، سامنے سے مشرک آئے جن کے خالد بن ولید امیر تھے، اور مشرک ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، تو مشرک کہنے لگے کہ یہ ایسی حالت پر ہیں کہ ہم ان سب کو ختم کرسکتے ہیں، پھر وہ خود بولے کہ اب انکی ایسی نماز کا وقت آئیگا، جو انھیں اپنی جانوں اور اپنی اولاد سے زیادہ محبوب ہے، چنانچہ جبریل امین ظہر اور عصر کے درمیان یہ آیتیں لیکر نازل ہوگئے۔ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ الخ، اور امام ترمذی نے بھی اسی طرح ابو ہریرہ رض سے اور ابن جریر نے بھی اسی طرح جابر بن عبداللہ رض اور ابن عباس رض سے روایت نقل کی ہے۔ اور امام بخاری نے ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہ آیت کریمہ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى الخ عبدالرحمٰن رض بن عوف کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ زخمی تھے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا

پھر جب تم اس نماز کو ادا کرچکو تو اللہ تعالیٰ کی یاد میں لگ جاؤ کھڑے بھی

وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج

بیٹھے بھی اور لیٹے بھی پھر جب تم مطمئن ہوجاؤ تو نماز کو قاعدہ کے موافق پڑھنے

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا

لگو یقیناً نماز مسلمانوں پر فرض ہے اور وقت کے ساتھ محدود ہے اور ہمت

تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ط اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ

مت ہارو اس مخالف قوم کے تعاقب کرنے میں اگر تم الم رسیدہ ہو تو وہ بھی

يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ج وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ط

الم رسیدہ ہیں، جیسے تم الم رسیدہ ہو اور تم اللہ تعالیٰ سے ایسی ایسی چیزوں کی

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

امید رکھتے ہو کہ وہ لوگ امید نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں بیشک ہم نے آپ کے پاس

لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرٰىكَ اللّٰهُ ۚ وَلَا تَكُنْ

یہ نوشتہ بھیجا ہے واقع کے موافق تاکہ آپ ان لوگوں کے درمیان اس کے موافق فیصلہ کریں جو کہ

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نتلا دیا ہے اور آپ ان خائنوں کی طرفداری کی بات نہ کیجئے۔

حمایت سے اجتناب کا حکم

جب نماز خوف سے فارغ ہو جاؤ تو حق تعالیٰ کی یاد میں تندرست کھڑے ہو کر بیمار بیٹھ کر اور زخمی جس کی حالت نازک ہو لیٹ کر لگ جائے، اسکے بعد سفر ختم کر کے اپنے ٹھکانہ پر پہنچ جاؤ، تو حسب سابق نماز کو پوری پڑھو۔ یقیناً نماز فرض ہے، مسافر پر دو رکعتیں اور مقیم پر چار۔

غزوۂ احد کے بعد ابو سفیان اور اس کے ساتھیوں کے تعاقب کا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا تھا حق تعالیٰ اس کی ترغیب فرما رہا ہے:- کہ ابو سفیان اور اس کے ساتھیوں کے تعاقب میں ہمت مت ہارو اگر تم الم رسیدہ ہو تو وہ بھی تو الم رسیدہ ہیں، اور تم کو منجانب اللہ ثواب کی امید ہے، اور ان کو تو عذاب الٰہی کا ڈر ہے، حق تعالیٰ تمہارے زخموں سے واقف ہے، از روئے حکمت دشمنوں کے تعاقب کا حکم دیا ہے۔ یہاں سے حق تعالیٰ طعمۃ بن ابیرق زرہ کے چرانے والے اور زید بن سمین یہودی کا جس نے اس چیز کو شہرت دی تذکرہ فرماتا ہے، بذریعہ جبریل امین حق اور باطل کو واضح کر دینے کے لئے قرآن کریم نازل کیا ہے، تاکہ آپ طعمہ اور زید بن سمین کے درمیان اس چیز کے مطابق جو حق تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم میں نتلایا ہے فیصلہ کر دیں۔ اور طعمہ کی طرفداری نہ کیجئے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی إِنَّآ أَنْزَلْنَآ الخ امام ترمذی اور حاکم وغیرہ نے قتادہ بن نعمان سے روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں میں سے ایک گھرانے کو بنو ابیرق کہا جاتا تھا، یعنی بشر، بشیر، مبشر، مگر بشیر منافق آدمی تھا، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو میں اشعار کہتا اور پھر اہل عرب میں سے کسی کی طرف منسوب کر دیتا تھا، اور پھر کہتا کہ فلاں نے ایسا ایسا کہا ہے۔ صحابہ کرام رضؓ جب اسکے شعر کو سنتے تو فرماتے خدا کی قسم اس خبیث کے علاوہ اور کسی نے یہ شعر نہیں کہا، اور یہ گھرانہ زمانہ جاہلیت اور اسلام میں فاقہ مستی والا تھا، اور لوگوں کی اس زمانہ میں غذا جو اور کھجوریں تھیں، چنانچہ میرے چچا رفاعۃ بن زید نے ایک آٹے کی بوری خریدی۔ اور اس کو ایک کمرہ میں رکھدیا جہاں ہتھیار، زرہ اور تلوار وغیرہ بھی رکھی ہوئی تھی، تو کسی نے نیچے کی جانب سے اس کمرہ میں نقب لگائی اور وہ کھانا اور ہتھیار چرا کر لے گیا

جب صبح ہوئی تو میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور بولے بھتیجے اس رات تو ہم پر کسی نے بڑا ظلم کیا ہے ہمارے کمرے میں نقب لگا کر ہمارا کھانا اور ہتھیار لے گیا ہے، ہم نے گھر والوں سے اس کی تحقیق اور تلاش شروع کی، ہم سے کہا گیا کہ ہم نے بنو ابیرق کو اس رات آگ روشن کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور ہم نے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو تمہارے کھانے پر دیکھا ہے۔

ہم گھر میں اس چیز کی تحقیق ہی کر رہے تھے، کہ اتنے میں بنو ابیرق کہنے لگے کہ واللہ ہم لبید بن سہل کا گمان رکھتے ہیں، اور لبید بن سہل ہم لوگوں سے بہت نیک مسلمان شخص تھے، لبید رضؓ نے جب یہ بات سنی تو انہوں نے اپنی تلوار سونت لی، اور فرمایا میں چوری کروں گا خدا کی قسم میں اس تلوار سے اپنی گردن اڑا دوں گا، ورنہ اس چوری کے مسئلہ کو میرے سامنے صاف بیان کر دیں، تو وہ لوگ کہنے لگے آپ کو ہم نہیں کہہ رہے آپ ایسے شخص نہیں چنانچہ ہم نے گھر میں اس چیز کی تحقیق کی، تا آنکہ ہم کو اس قسم کا کوئی شک باقی نہیں رہا کہ وہ ایسے لوگ ہیں، میرے چچا نے مجھ سے کہا بھتیجے اگر تم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس چیز کا تذکرہ کر دو تو اچھا ہو، چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا، اور عرض کیا کہ ہمارے پڑوسی ظالم ہیں، انہوں نے میرے چچا کے کمرہ میں نقب لگا لی اور ہتھیار اور کھانا لے گئے بہتر ہے کہ وہ ہمارے ہتھیار واپس کر دیں، کھانے کی تو کوئی ایسی خاص حاجت نہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا میں اس کی تحقیق کرتا ہوں، بنو ابیرق نے جب یہ سنا تو ان میں سے ایک شخص اسیر بن عروہ نامی آیا، اور آپ سے اس چیز کے بارے میں گفتگو کی، غرضیکہ اس بارے میں گھر والوں میں سے بہت سے لوگ جمع ہو گئے، اور بولے یا رسول اللہ قتادہ اور اس کے چچا نے ہمارے گھر والوں کو جو کہ مسلمان اور نیک آدمی ہیں، بغیر گواہ اور ثبوت کے چوری کی تہمت لگانے کا ارادہ کیا ہے۔

قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ نے ارشاد فرمایا مسلمان اور نیک گھرانے پر بغیر گواہ اور ثبوت کے تم نے چوری کی تہمت لگانے کا ارادہ کیا ہے۔ یہ سنکر میں واپس آیا اور اپنے چچا کو آ کر اس چیز سے مطلع کیا، چچا نے کہا کہ حق تعالیٰ ہی مددگار ہے ہمیں اس چیز پر کوئی وقفہ نہیں گذرا تھا کہ اتنے میں قرآن کریم کی اِنَّآ اَنْزَلْنَآ سے اخیر تک یہ آیتیں نازل ہو گئیں، یعنی آپ ابو ابیرق کے حمایتی نہ بنیے۔ اور قتادہ سے جو کچھ آپ نے فرمایا اس پر استغفار کیجیے۔

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٠٦﴾ۚ وَلَا

اور آپ استغفار فرمائیے بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت کرنے والے بڑے رحمت والے ہیں اور آپ

تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

ان لوگوں کی طرف سے کوئی جواب دہی کی بات نہ کیجیے جو کہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں۔ بلاشبہ

مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿١٠٧﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو نہیں چاہتے جو بڑا خیانت کرنے والا بڑا گناہ کرنے والا ہو جن لوگوں کی یہ

وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى

کیفیت ہے کہ آدمیوں سے تو چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپاتے حالانکہ وہ اسوقت بھی

مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ

انکے پاس ہے جبکہ وہ خلاف مرضی الٰہی گفتگو کے متعلق تدبیریں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انکے سب اعمال کو اپنے احاطہ

هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف فَمَنْ يُّجَادِلُ

میں لئے ہوئے ہیں۔ ہاں تم ایسے ہو کہ تم نے دنیوی زندگی میں تو ان کی طرف سے جواب دہی کی باتیں کرلیں۔ سو

اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾

خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے روز انکی طرف سے کون جواب دہی کرے گا یا وہ کون شخص ہوگا جو انکا کام بنانے والا ہوگا

اِستغفار کا حکم

اور آپ نے یہودی کو سزا دینے کا جو ارادہ کیا ہے اس سے استغفار کیجئے جو آپ کے دل میں خیال آیا، حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرمانے والا ہے، حق تعالیٰ ایسے فاجر، کذاب اور بے قصور لوگوں پر بہتان لگانے والوں کو نہیں چاہتے، جن کی حالت یہ ہے کہ چوری کی بنا پر لوگوں سے تو شرماتے ہیں، مگر حق تعالیٰ سے نہیں شرماتے، حالانکہ اللہ تعالیٰ انکی تمام باتوں سے باخبر ہے، جس وقت یہ ایسی باتیں کہہ رہے تھے کہ جن کو نہ حق تعالیٰ پسند کرتا ہے، اور نہ یہ خود پسند کرتے ہیں، اور جو یہ کہتے ہیں حق تعالیٰ اس کا جاننے والا ہے، قوم طعمہ یعنی بنی ظفر دنیاوی زندگی میں تو تم نے طعمہ کی طرف سے جھگڑا کرلیا، لیکن حق تعالیٰ کو طعمہ کی جانب سے کون جواب دے گا، یا طعمہ پر عذاب خداوندی کا کون ذمہ دار ہوگا:-

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

اور جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان کا ضرر کرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا

يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا

بڑی رحمت والا پائے گا اور جو شخص کچھ گناہ کا کام کرتا ہے تو وہ فقط

يَكْسِبُهُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ

اپنی ذات پر اس کا اثر پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں اور جو

يَّكْسِبْ خَطِيْۗئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــــًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ

شخص کوئی چھوٹا گناہ کرے یا بڑا گناہ پھر اس کی تہمت کسی بے گناہ پر لگادے سو اس نے تو

بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ ع وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ

بڑا بھاری بہتان اور صریح گناہ اپنے اوپر لادا اور اگر آپ پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہو تو ان

رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْھُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا

لوگوں میں سے ایک گروہ نے غلطی میں ڈال دینے کا ارادہ کر دیا تھا۔ اور غلطی میں نہیں ڈال سکتے

يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ

لیکن اپنی جانوں کو اور آپ کو ذرہ برابر ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر

اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ

کتاب اور علم کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ وہ باتیں بتلائی

تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

ہیں جو آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا بڑا فضل ہے

ع ۱۶ / ۱۲ — الثلثۃ

ثواب ذات

اور جو چوری کرے اور جھوٹی قسم کھا کر اور بری پر بہتان باندھ کر اپنے آپ کو نقصان پہنچائے، پھر گناہوں سے حق تعالیٰ سے توبہ کرے تو حق تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔

اور جو شخص چوری کرکے پھر اس پر جھوٹی قسم کھاتا ہے، تو اس کی سزا وہ خود پاتا ہے، اور حق تعالیٰ زرہ کے چرانے والے کو بخوبی جاننے والا ہے، اور حکیم ہے کہ اس پر ہاتھ کاٹے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

اور جو شخص چوری کرے یا اس پر جھوٹی قسم کھائے اور لبید ابن سہیل کو اس چیز کے ساتھ متہم کرے، تو اس نے خود بہتان عظیم اور اس گناہ کی سزا اپنے اوپر لادلی ہے، اور اگر آپ پر نبوت اور جبریل امین کو آپ کے پاس بھیجکر منجانب اللہ فضل اور رحمت نہ ہوتی تو طعمہ کی قوم نے تو آپ کو صحیح حکم سے غلطی میں ڈالنے کا ارادہ کر لیا تھا لیکن

اس کا نقصان اسی پر ہے جو جھوٹی گواہی دے، اور آپ پر بذریعہ وحی جبریل امین قرآن کریم نازل کیا، جس میں حلال و حرام اور تمام فیصلوں کو بیان کر دیا۔ اور آپ کو بذریعہ قرآن کریم ان احکام وحدود سے مطلع کیا جن سے آپ نزول قرآن سے قبل مطلع نہ تھے، اور نبوت کی وجہ سے آپ پر بڑا فضل الٰہی ہے ؎

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ

عام لوگوں کی سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات کی یا اور

مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ

کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کردینے کی ترغیب دیتے ہیں اور جو شخص یہ کام

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١١٤﴾

کریگا حق تعالیٰ کی رضاجوئی کے واسطے سو ہم اس کو عنقریب اجر عظیم عطا فرماویں گے

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ

اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا تھا اور

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ

مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ ہو لیا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے

وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾ ع

کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

دخولِ جہنم

قوم طعمہ کی سرگوشیوں میں کوئی خیر اور برکت نہیں، البتہ جو مساکین کو صدقہ و خیرات دینے یا کسی شخص کو قرض دینے یا طعمہ اور زید بن سمین کے درمیان باہم اصلاح کرنے کی ترغیب کرے، سو جو شخص محض حق تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے یہ باتیں کرے، تو ہم اسکو جنت میں کامل ثواب دیں گے۔

اور جو شخص توحید اور امر حق کے ظاہر ہونے کے بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ان باتوں میں مخالفت کرے یعنی طعمہ، اور مسلمانوں کے دین پر مشرکین مکہ کے دین کو ترجیح دے اور اس راستہ کو اختیار کرے، سو دنیا میں

جو طریقہ اس نے اختیار کیا ہے، اسی پر ہم اسے چھوڑ دیتے ہیں، اور آخرت میں دوزخ میں داخل کریں گے،

لباب النقول فی اسباب النزول

جب قرآن کریم کا یہ حکم نازل ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہتھیار لے کر آئے، اور رفاعہؓ کو دیدیئے، اور بشیر منافق مشرکوں کے ساتھ جاکر مل گیا، اور سلافہ بنت سعد کے پاس جاکر اترا، اس کے بارے میں حق تعالیٰ نے وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ سے بَعِيْدًا تک قرآن کریم کی آیتیں نازل فرمائیں۔

امام حاکم فرماتے ہیں امام مسلم کی شرط کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابن سعد نے طبقات میں اپنی سند کے ساتھ محمود بن لبید سے روایت نقل کی ہے کہ بشیر بن حارث نے قتادہ بن نعمان رضؓ کے چچا علیہ رفاعہ بن زید پر زیادتی کی، اور ان کے گھر میں نقب لگا کر ان کا کھانا، دو زرہیں چرالیں، قتادہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ کو صورت حال سے مطلع کیا، آپ نے بشیر کو بلایا اور اس سے اس چیز کی تحقیق کی، اس نے اسی گھرانے میں سے لبید بن سہل کو جو حسب و نسب والے تھے متہم کیا، چنانچہ آیات قرآنیہ بشیر کی تکذیب اور لبید رضؓ کی برأت میں نازل ہو گئیں، اِنَّآ اَنْزَلْنَآ الخ جب آیات قرآنیہ بشیر کی تکذیب میں نازل ہوئیں تو وہ مرتد ہو کر مکہ مکرمہ بھاگ گیا، اور سلافہ بنت سعد کے پاس پڑاؤ کیا اور وہاں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہجو میں اشعار کہنا شروع کئے، تب اس کے بارے میں وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ الخ یہ آیت نازل ہوئی۔ اور حضرت حسان بن ثابت رضؓ نے اس کی ہجو کی، یہاں تک کہ وہ وہاں سے لوٹ آیا۔ اور یہ واقعہ ماہ ربیع سنہ ۴ھ میں پیش آیا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جاوے اور اسکے

يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (۱۱۶)

سوا اور جتنے گناہ ہیں جس کے لئے منظور ہوگا وہ گناہ بخش دیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ

إِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ إِلَّآ إِنٰثًا ج وَإِنْ يَّدْعُوْنَ

شریک ٹھیراتا ہے وہ بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑا یہ لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف چند زنانی چیزوں کی عبادت کرتے

إِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا (۱۱۷) لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ

ہیں اور صرف شیطان کی عبادت کرتے ہیں جو کہ حکم سے باہر ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور ڈال رکھا ہے

وقف لازم

مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ

اور جس نے یوں کہا تھا کہ میں ضرور تیرے بندوں سے اپنا مقرر حصہ اطاعت کا لوں گا اور میں ان کو

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ

گمراہ کروں گا اور میں ان کو ہوسیں دلاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ

چارپایوں کے کانوں کو تراشا کریں گے اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا

وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ؕ

کریں گے اور جو شخص خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق بناویگا وہ صریح نقصان میں واقع ہوگا۔

مشرک کا انجام طعمہ کے طریقہ پر جو شرک پر مر جائے گا، اس کی مغفرت نہ ہوگی، اور شرک سے کم جو گناہ ہوں گے جو اس کا اہل ہوگا تو اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

اہل مکہ حق تعالیٰ کے علاوہ لات، عزیٰ، مناۃ ایسے بتوں کو پوجتے ہیں کہ جن میں کچھ بھی جان نہیں صرف شیطان کی پرستش کرتے ہیں، جو کہ سخت قسم کا سرکش ہے، اور جس کو حق تعالیٰ نے ہر ایک خیر سے دور کر دیا ہے اس ابلیس ملعون نے کہا تھا کہ ضرور ایک مقرر حصہ کو تیری اطاعت سے بے راہ کر کے اپنا حصہ اس سے لوں گا، یا یہ کہ ہزار میں سے نو سو ننانوے ۹۹۹ کو دوزخ میں داخل کراؤں گا۔ اور ہدایت سے بے راہ کروں گا اور اس بات کی امید ڈالوں گا کہ جنت اور دوزخ کچھ نہیں، اور جانوروں کے کان ترشواؤں گا، اور جو شخص شیطان کی پوجا کرتا ہے، وہ دنیا و آخرت کے برباد ہونے کی وجہ سے صریح نقصان میں ہے۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا

شیطان ان لوگوں سے وعدے کیا کرتا ہے اور ان کو ہوسیں دلاتا ہے اور شیطان ان سے جھوٹے

غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ز وَلَا يَجِدُوْنَ

وعدے کرتا ہے ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور اس سے کہیں بچنے کی جگہ

عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

نہ پاویں گے اور جو لوگ ایمان لے آئے اور اچھے کام کیے ہم انکو

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
عنقریب ایسے باغوں میں داخل کریں گے کہ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ
وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے خدا تعالیٰ نے اس کا وعدہ فرمایا ہے اور سچا وعدہ فرمایا ہے اور

مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾
خدا تعالیٰ سے زیادہ کس کا کہنا صحیح ہوگا۔

شیطان کا فریب: شیطان ان سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جنت اور دوزخ کچھ نہیں، اور یہ امید دلاتا ہے کہ دنیا ختم نہیں ہوگی۔

ان کفار کا ٹھکانا دوزخ ہے کہ جس سے ان کو کوئی چھٹکارا نہیں ملے گا، جو حضرات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے، اور حقوق اللہ کی بجا آوری کرتے ہیں ہم ان کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جہاں محلات کے نیچے سے دودھ، شہد، شراب اور پانی کی نہریں جاری ہوں گی، یہ حضرات ہمیشہ جنت میں رہیں گے، نہ وہاں ان کو موت آئے گی، اور نہ یہ وہاں سے نکالے جائیں گے جنت اور دوزخ کے بارے میں حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا ہے وہ قطعاً اور یقیناً ہو کر رہے گا۔

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ
نہ تمہاری تمناؤں سے کام چلتا ہے اور نہ اہل کتاب کی تمناؤں سے جو شخص کوئی برا کام

سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا
کرے گا وہ اس کے عوض میں سزا دیا جائیگا اور اس شخص کو خدا کے سوا نہ کوئی یار ملے گا نہ مددگار

نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ
ملے گا اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ

اَوْ اُنْثٰى وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
مؤمن ہو سو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور

وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا (۱۲۴)

ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا

بے سود تمنائیں

اے گروہ مسلمین نہ تمہاری تمناؤں سے کام چلنا ہے کہ ایمان لانے کے بعد کسی گناہ پر مواخذہ نہ ہوگا، اور نہ اہل کتاب کی تمناؤں سے کہ ہم دن میں جو گناہ کرتے ہیں وہ رات کو معاف ہو جاتے ہیں اور رات کو جو گناہ کرتے ہیں وہ دن میں معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں میں سے جو برائی کا کام کرے گا، اسے دنیا میں یا مرنے کے بعد دخول جنت سے قبل اس کا بدلہ دیا جائے گا، اور کافر کو آخرت میں دوزخ میں داخل ہونے سے قبل یا دوزخ میں داخل ہونے کے بعد اسکا بدلہ مل جائے گا، اور اسے عذاب الٰہی سے کوئی یار و مددگار نجات دلانے والا نہیں ملے گا۔

اور مرد اور عورتوں میں سے جو اطاعت خداوندی کرے گا، درآنحالیکہ وہ صدق دل کے ساتھ خدا پر ایمان رکھنے والا ہوگا، تو گٹھلی کے چھلکے برابر بھی اس کی نیکیوں میں سے کچھ کمی نہ کی جائے گی۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ الخ ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضؓ سے روایت نقل کی ہے کہ یہود و نصاریٰ نے کہا جنت میں ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں جائے گا، اور قریش نے کہا کہ ہم دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ نہ تمہاری آرزوئیں اور نہ اہل کتاب کی آرزوئیں کارگر ہوں گی۔

اور ابن جریر نے مسروق سے نقل کیا ہے، کہ نصاریٰ اور مسلمانوں نے باہم فخر کیا مسلمانوں نے کہا ہم تم سے افضل ہیں، اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم تم سے افضل ہیں، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ الخ۔

نیز اسی طرح قتادہ، ضحاک، سدی اور ابو صالح سے بھی روایت نقل کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ سب دین والوں نے باہم فخر کیا، اور ایک روایت میں یوں ہے، کہ کچھ لوگ یہودیوں کے اور عیسائیوں کے اور کچھ مسلمانوں کے بیٹھے یہ لوگ کہنے لگے کہ ہم افضل ہیں، اور انہوں نے کہا کہ ہم افضل ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی، اور نیز مسروق سے اس طرح روایت نقل کی ہے کہ جس وقت لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ الخ یہ آیت نازل ہوئی تو اہل کتاب نے کہا کہ ہم تم سب برابر ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ الخ یعنی جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مؤمن ہو الخ۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

اور ایسے شخص سے زیادہ اچھا کس کا دین ہوگا جو کہ اپنا رخ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ مخلص بھی ہو

وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ

اور وہ ملت ابراہیم کا اتباع کرے جس میں کجی کا نام نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا

خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ

خالص دوست بنایا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہے جو کچھ بھی آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے،

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ

اور اللہ تعالیٰ تمام چیزوں کو احاطہ فرمائے ہوئے ہیں اور لوگ آپ سے عورتوں کے باب میں حکم

فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں حکم دیتے ہیں اور وہ آیات بھی

فِى الْكِتٰبِ فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ

جو کہ قرآن کے اندر تم کو پڑھ کر سنائی جایا کرتی ہیں جو کہ ان یتیم عورتوں کے باب میں ہیں جن کو جو ان کا

وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ

حق مقرر ہے نہیں دیتے اور انکے ساتھ نکاح کرنے سے نفرت کرتے ہو اور کمزور بچوں کے باب میں

وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

اور اس باب میں کہ یتیموں کی کارگذاری انصاف کے ساتھ کرو اور جو نیک کام کرو گے سو

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾

بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتے ہیں

مضبوط دین

اور ایسے شخص سے زیادہ مضبوط اور اچھا کس کا دین ہوگا جو اپنے دین اور عمل کو خالص حق تعالیٰ کے لئے کرے گا، اور توحید پر کاربند ہو کر قول و فعل میں نیکی کرے گا، تمام مخلوقات اور عجائبات غلام اور باندیاں سب حق تعالیٰ کی ملک میں داخل ہیں، اور وہ تمام آسمانوں و زمین والوں کی ہر ایک بات سے باخبر ہے۔

آپ سے عورتوں کی میراث کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، یہ سوال عیینہ نے کیا تھا، حق تعالیٰ اس چیز کو بیان فرماتے ہیں، اور ام کحۃ کی لڑکیوں کے بارے میں جو لوگ ان کی میراث کا واجبی حصہ نہیں دیتے تھے، وہ بھی اس سورت کے ابتدا میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے۔

چنانچہ حق تعالیٰ نے یہ حکم اس سورت کے شروع میں بیان فرمادیا ہے، اور تم ان یتیموں کی عورتوں کے ساتھ بوجہ ان کے خوش جمالی نہ ہونے کے نکاح کرنے سے نفرت کرتے ہو، لہٰذا ان عورتوں کو ان کا مال دے دو تاکہ ان کے مال کی بنا پر ان سے شادی کرنے کی رغبت ہو اور حق تعالیٰ بچوں کی میراث کا بھی حکم بیان کرتے ہیں اور یہ چیز بھی بیان کرتے ہیں کہ یتیموں کے اموال کی عدل و انصاف کے ساتھ نگرانی کرو اور جو بھی تم ان لوگوں کے ساتھ احسان کرتے ہو، حق تعالیٰ اس میں تمہاری نیتوں سے باخبر ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

ارشاد خداوندی ”یَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ“ الخ امام بخاری نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت عائشہ رضؓ سے یہ نقل کیا ہے، کہ ایک شخص کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو، جس کی وہ پرورش کر رہا ہو، اور اس کا ولی اور وارث بھی وہی ہو، اور یہ لڑکی اس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درخت میں بھی شرکت رکھتی ہو۔ اب وہ شخص اس لڑکی سے خود نکاح کرنا چاہتا ہو، اور دوسرے کسی سے اس کا نکاح اس خیال سے نہ پسند کرے کہ وہ اس کے مال میں شریک ہو جائے گا، تو ایسے شخص کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے، اور ابن ابی حاتمؒ نے سدی سے روایت نقل کی ہے، کہ جابر رضؓ کی چچازاد بہن تھیں، اور ان کے پاس بہت مال تھا جو ان کو ان کے باپ سے وراثت میں ملا تھا، جابر رضؓ خود ان سے نکاح کرنا نہیں چاہتے، اور کسی دوسرے شخص سے اس ڈر کی وجہ سے ان کی شادی نہ کرتے تھے، کہ خاوند اس کا مال لے جائے گا، چنانچہ انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے غالب احتمال بددماغی یا بے پروائی کا ہو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ

سو دونوں کو اس امر میں کوئی گناہ نہیں کہ دونوں باہم ایک خاص طور پر صلح کرلیں

خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا

اور یہ صلح بہتر ہے اور نفوس کو حرص کے ساتھ اقتران ہوتا ہے اور اگر تم اچھا برتاؤ رکھو

وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾

اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ حق تعالیٰ تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں

صلح کا بہترین طریقہ عمیرہ کو اپنے خاوند اسعد بن ربیع کے بارے میں یہ خوف ہوا کہ وہ ان سے ہمبستری اور گفتگو اور ساتھ اٹھنا، بیٹھنا چھوڑ دیں گے، تو حق تعالیٰ فرماتے ہیں ایسی صورت میں میاں بیوی کو باہم اس طریقہ پر صلح کر لینی چاہیئے، کہ جس سے عورت راضی ہو جائے اور ظلم و زیادتی سے عورت کی خوشنودی کو ملحوظ رکھتے ہوئے صلح کر لینا بہتر ہے۔ کیونکہ نفوس کو طبعاً بخل و حرص کے ساتھ اقتران ہوتا ہے، عورت خاوند کے حقوق کی ادائگی میں بخل کرتی ہے، اور یا یہ کہ عورت کی حرص و طمع اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ وہ راضی نہ ہو جائے۔

اور اگر تم جوان اور بوڑھی کے درمیان تقسیم اور خرچہ میں برابری کرو، اور کج روی اور بے رخی سے احتیاط رکھو تو یہ بڑے ثواب کی چیز ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی وَاِنِ امْرَاَةٌ الخ ابوداؤد اور حاکم نے حضرت عائشہ رضہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب حضرت سودہ رضہ بوڑھی ہوگئیں تو ان کو یہ فکر ہوئی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو علیحدہ کر دیں گے، انہوں نے اس چیز کا حضرت عائشہ رضہ سے اشارہ کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، یعنی اگر کسی عورت کو اپنے شوہر سے غالب احتمال الخ

اور امام ترمذی نے اسی طرح ابن عباس رضہ سے روایت نقل کی ہے؛ اور سعید بن منصور نے سعید بن مسیب رضہ سے روایت نقل کی ہے، کہ محمد بن مسلمہ رضہ کی صاحبزادی رافع بن خدیج رضہ کے نکاح میں تھیں، رافع کو ان سے کچھ لاپرواہی ہوئی، یا بڑھاپے کی بنا پر یا کسی اور وجہ سے تو انہوں نے انکو طلاق دینا چاہی، تو یہ بولیں کہ مجھے طلاق مت دو، اور جو تم چاہو وہ حصہ میرے لئے متعین کر دو، اس پر حق تعالیٰ نے وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ الخ یہ آیت نازل فرمائی۔

اس روایت کا موصول طریقہ پر ایک شاہد موجود ہے، جس کو امام حاکم نے بواسطہ سعید بن مسیب رضہ رافع ابن خدیج رضہ سے نقل کیا ہے۔

نیز امام حاکم نے حضرت عائشہ رضہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت اور یہ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ الخ ایک شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے جس کے نکاح میں ایک عورت تھی، اور اس سے اولاد بھی کافی تھی، اس شخص نے اس عورت کو تبدیل کرنا چاہا، مگر یہ اس بات پر راضی ہو گئیں کہ مجھے اپنے پاس ہی رکھو، اور میرے لئے کوئی حصہ متعین نہ کرو۔

ک- ابن جریر نے سعید بن جبیر رضہ سے روایت نقل کی ہے کہ جس وقت یہ آیت وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ الخ

نازل ہوئی تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی اپنے خرچہ میں سے میرے لئے کچھ حصہ متعین کردو، گو وہ پہلے اس چیز پر راضی ہوگئی تھی، کہ اس کا خاوند نہ اس کو طلاق دے اور نہ اس کے پاس آئے۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ جملہ نازل فرمایا۔ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ، یعنی نفوس کو حرص کے ساتھ اقتران ہوتا ہے

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوٓا اَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ

اور تم سے یہ تو کبھی نہ ہوسکے گا کہ سب بیبیوں میں برابری رکھو گو تمہارا کتنا ہی

فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۗ وَاِنْ

جی چاہے تو تم بالکل تو ایک ہی طرف نہ ڈھل جاؤ جس سے اسکو ایسا کردو جیسے کوئی

تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۱۲۹﴾

ادھر میں لٹکی ہو اور اگر اصلاح کرلو اور احتیاط رکھو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت والے بڑے رحمت والے

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ

ہیں اور اگر دونوں میاں بی بی جدا ہو جاویں تو اللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے احتیاج کردیگا

وَاسِعًا حَكِيمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ

اور اللہ تعالیٰ بڑے وسعت والے ہیں اور بڑے حکمت والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ملک میں ہیں جو چیزیں کہ آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں۔

قلبی لگاؤ میں برابری

اور تم دلی محبت میں اگرچہ پوری کوشش کرو کبھی بھی اپنی سب بیبیوں میں برابری نہیں کر سکتے، لہٰذا تم بالکل جوان کی طرف مت جھک جاؤ۔ اور دوسری بوڑھی کو قیدی کی طرح مت کردو کہ نہ اس کا خاوند والیوں میں شمار ہو، اور نہ وہ بیوہ ہی سمجھی جائے، اور اگر تم سب میں برابری کرو، اور ایک طرف بالکل جھک جانے سے ڈرو اور اس پر توبہ کرو اور توبہ پر تم کو موت آجائے، تو حق تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

اور اگر دونوں میاں بیوی طلاق وغیرہ کی بنا پر جدا ہو جائیں، تو حق تعالیٰ خاوند کو دوسری بیوی دیکر اور بیوی کو دوسرا خاوند عطا کر کے غنی کردے گا، اور حق تعالیٰ نے دونوں کے لئے عدل و انصاف والا راستہ نکال دیا ہے۔

اسعد بن ربیع رضؓ کی ایک بیوی جوان تھیں، وہ انکی طرف زیادہ مائل تھے، حق تعالیٰ نے ان کو اسکی ممانعت فرمادی

اور بوڑھی اور جوان کے درمیان برابری کرنے کا حکم دیا، تمام آسمانوں اور زمینوں کے خزانے اور ہر ایک چیز حق تعو کی ملکیت میں داخل ہے ؟

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ

اور واقعی ہم نے ان لوگوں کو بھی حکم دیا تھا جن کو تم سے پہلے کتاب ملی تھی اور تم کو بھی کہ اللہ تعو سے

اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

ڈرو اور اگر ناسپاسی کروگے، تو اللہ تعو کی ملک ہیں جو چیزیں کہ آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں کہ زمین میں

وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ

ہیں اور اللہ تعو کسی کے حاجتمند نہیں خود اپنی ذات میں محمود ہیں اور اللہ ہی کی ملک ہیں جو چیزیں

مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾

کہ آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں کہ زمین میں ہیں اور اللہ تعو کافی کارساز ہیں

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ

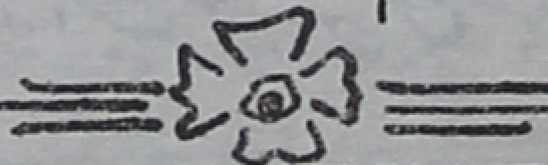
اگر ان کو منظور ہو تو اے لوگو تم سب کو فنا کردے اور دوسروں کو موجود کردے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾

اور اللہ تعو اس پر پوری قدرت رکھتے ہیں

قادرِ مطلق

اور ہم نے اہل تورات کو تورات میں، اور اہل انجیل کو انجیل میں، اور ہر ایک کتاب والے کو اس کی کتاب میں، اور اے امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم تم کو تمہاری کتاب میں اطاعت خداوندی کا حکم دیا تھا، اگر تم حق تعو کی ناشکری کرو تو تمام فرشتے اور جن و انس سب اس کی غلامی میں داخل ہیں، اور وہ تمہارے ایمان سے بے نیاز ہے، اور صاحب ستائش ہے، کہ معمولی سی نیکی کو قبول کرتا اور بہت زیادہ ثواب دیتا ہے، اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تم کو ختم کرکے تم سے بہترین جو تم سے زیادہ اللہ تعو کی مطیع ہو، دوسری مخلوق کو پیدا کردے



مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا

جو شخص دنیا کا معاوضہ چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس تو دنیا اور آخرت

وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

دونوں کا معاوضہ ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے بڑے دیکھنے والے ہیں اے ایمان والو

اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى

انصاف پر خوب قائم رہنے والے اللہ کے لئے گواہی دینے والے رہو اگرچہ اپنی ہی ذات پر ہو

اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا

یا کہ والدین اور دوسرے رشتہ داروں کے مقابلہ میں ہو وہ شخص اگر امیر ہے تو

اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ

اور غریب ہے تو دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ تعلق ہے سو تم خواہش نفس کا اتباع مت

تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

کرنا کبھی تم حق سے ہٹ جاؤ، اور اگر تم کج بیانی کروگے یا پہلو تہی کروگے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

تمہارے اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں

عدل و انصاف کی تلقین

جو ان کے اعمال سے جو کہ حق تعالیٰ نے اس پر فرض کئے ہیں دنیاوی منافع چاہتا ہے تو وہ خالص حق تعالیٰ کے لئے عمل کرے کیونکہ اس کی قدرت میں دنیا و آخرت کے منافع ہیں، اور وہ تمہاری باتوں کو سننے والا اور تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

(اور تمام معاملات میں) عدل و انصاف پر خوب قائم رہو، اور تم شہادت میں حق سے گواہی دینے مت ہٹنا، اور اگر تم کج روی اور حکام کے سامنے گواہی دینے سے پہلو تہی کرو تو حق تعالیٰ شہادت کے چھپانے اور اس کے اظہار سے باخبر ہے۔ یہ آیت مغنیس بن حبابہ رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، ان کے پاس ان کے والد کے خلاف گواہی تھی۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی۔ یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین الخ ابن ابی حاتم نے سدی سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی تو اس وقت دو آدمی غنی اور فقیر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جھگڑتے ہوئے آئے۔ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس خیال سے کہ فقیر مالدار آدمی پر ظلم نہیں کرسکتا، فقیر کی حمایت میں تھے۔ مگر حق تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمائی، اور مالدار اور فقیر کے درمیان انصاف کرنے کا حکم دیا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ
اے ایمان والو تم اعتقاد رکھو اللہ کے ساتھ اور اسکے رسول کے ساتھ اور

الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ
اسکی کتاب کے ساتھ جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمائی اور ان کتابوں کے ساتھ جو کہ پہلے نازل

قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ
ہوچکی ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اسکی کتابوں کا

رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾
اور اسکے رسولوں کا اور روز قیامت کا تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا

عہدِ ازلی

یعنی جو عہد میثاق میں ایمان لائے تھے، اور اس کے بعد کفر اختیار کرلیا آج کے دن ایمان لے آؤ یا یہ کہ ان کے آباء کے نام لے کر کہا گیا ہے کہ اے ایمان والوں کی اولاد۔

یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام، اسد بن کعب، اسید بن کعب، ثعلبۃ بن قیس، سلام بن اخت، سلمہ، یا مین بن یامین، یہ سب اہل تورات میں سے ایماندار لوگ تھے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، یعنی وہ حضرات جو موسیٰ علیہ السلام اور تورات پر ایمان لائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور قرآن کریم سے قبل سابقہ انبیاء علیہم پر جو کتابیں نازل کی گئی ہیں، ان پہ ایمان لے آئیں، اور جو حق تعالیٰ یا اس کے فرشتوں یا اس کی کتابوں یا اس کے رسولوں یا بعث بعد الموت کا انکار کرے، تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا، جب یہ آیت

نازل ہوئی تو یہ سب حضرات اسلام میں داخل ہو گئے ۞

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا

بلاشبہ جو لوگ مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر مسلمان ہوئے پھر کافر ہو گئے پھر کفر

ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا

میں بڑھتے چلے گئے اللہ تعالیٰ ایسوں کو ہرگز نہ بخشیں گے اور نہ اُن کو (منزل مقصود

لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ

یعنی بہشت کا) راستہ دکھلائیں گے منافقین کو خوشخبری سُنا دیجئے اس امر کی کہ

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ

اُنکے واسطے بڑی دردناک سزا ہے جن کی یہ حالت ہے کہ کافروں کو دوست بناتے ہیں

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَ

مسلمانوں کو چھوڑ کر کیا اُن کے پاس معزز رہنا چاہتے ہیں سو اعزاز تو سارا

هُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾

خدا کے قبضہ میں ہے ۞

منکرینِ حق

اب حق تعالیٰ ان لوگوں کو بیان فرماتے ہیں، جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لائے، یعنی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے، اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کا انکار کیا، اور حضرت عزیر علیہ السلام پر ایمان لائے، اور پھر عزیرؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا انکار کیا۔ اب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے انکار پر تلے ہوئے ہیں، سو جب تک یہ لوگ اس پر قائم رہیں گے نہ ان کو دین حق کی راہنمائی ہوگی اور نہ صحیح راستہ ملے گا۔

اس کے بعد والی آیتیں منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، کہ عبداللہ بن ابی اور اسکے ساتھیوں کو، اور جو قیامت تک ان میں اس حالت پر قائم رہے گا، ایسے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے

کہ جس کی تکلیف ان کے دلوں تک سرایت کر جائے گی، اب منافقین کے اوصاف بیان فرماتے ہیں۔ کہ یہ یہودی خالص مؤمنین کو چھوڑ کر کفار کو مددگار بناتے ہیں، کیا یہ ان یہودیوں کے پاس جا کر طاقتور اور باعزت رہنا چاہتے ہیں ؟

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ
اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس یہ فرمان بھیج چکا ہے کہ جب احکام الٰہی کے ساتھ استہزاء

اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا
اور کفر ہوتا ہوا سنو تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو جب تک کہ وہ کوئی

مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ
اور بات شروع نہ کردیں کہ اس حالت میں تم بھی ان ہی

اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ
جیسے ہو جاؤ گے یقیناً اللہ تعالیٰ منافقوں کو اور

وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ (۱۴۰)
کافروں کو سب کو دوزخ میں جمع کر دیں گے

دوزخیوں کا اجتماع

مسلمانو! جس وقت تم مکہ مکرمہ میں تھے، تو قرآن کریم میں تمہارے پاس یہ فرمان بھیجا گیا تھا، کہ جب تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے ساتھ کفر اور استہزاء سنو، تو ان کے پاس مت بیٹھو، تاوقتیکہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے علاوہ دوسری گفتگو نہ شروع کر دیں، اور اگر بغیر اکراہ کے تم ان کے ساتھ بیٹھو گے تو کفر اور تمسخر کرنے میں تم بھی ان کے ساتھ ہو جاؤ گے۔

حق تعالیٰ مدینہ منورہ کے منافقین عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو، اور کفار مکہ ابو جہل اور اسکے ساتھیوں اور کفار مدینہ منورہ کعب اور اس کے ساتھیوں کو دوزخ میں جمع کر دے گا:

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ
وہ ایسے ہیں کہ تم پر افتاد پڑنے کے منتظر رہتے ہیں پھر اگر تمہاری فتح

قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ

منجانب اللہ ہو گئی تو باتیں بناتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر کافروں کو

نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ

کچھ حصہ مل گیا تو باتیں بناتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہ آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تم کو مسلمانوں

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

سے بچا نہیں لیا سو اللہ تعالیٰ تمہارا اور ان کا قیامت میں (عملی)

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا (۱۴۱) ع

فیصلہ فرما دیں گے اور (اس فیصلہ میں) ہرگز اللہ تعالیٰ کافروں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں غالب فرما دیں گے۔

۲۰ ع ۱۷

دولت کے بندے

اور یہ منافق ایسے ہیں کہ تم پر افتاد اور تکالیف پڑنے کے منتظر رہتے ہیں پھر اگر منجانب اللہ تم کو فتح غنیمت حاصل ہو جاتی ہے تو یہ منافقین مسلمانوں سے باتیں ملاتے ہیں، کہ کیا ہم تمہارے دین پر نہیں، ہم کو بھی مال غنیمت دو، اور اگر کفار کو اتفاق سے دولت مل گئی، تو یہ منافق ان سے جاکر باتیں ملاتے ہیں، کہ کیا ہم نے تم سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کیا تھا، اور تم کو آپ کے ارادوں سے مطلع نہیں کیا تھا، اور کیا ہم نے مسلمانوں سے تمہاری حفاظت نہیں کرائی تھی۔

اے گروہ منافقین اور یہود حق تعالیٰ تم کو مسلمانوں پر دائمی غلبہ نہیں دے گا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ۚ

بلاشبہ منافق لوگ چالبازی کرتے ہیں اللہ سے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس چال

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ

کی سزا ان کو دینے والے ہیں اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی کاہلی کے ساتھ کھڑے

النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (۱۴۲)

ہوتے ہیں صرف آدمیوں کو دکھلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہیں کرتے مگر بہت ہی مختصر

غلط فہمی عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھی خفیہ طریقہ پر حق تعالیٰ کی تکذیب اور اس کے دین کی مخالفت کرتے ہیں، اور اپنے زعم میں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم حق تعالیٰ کے ساتھ چالبازی کر رہے ہیں، اس کی سزا قیامت کے دن ان کو مل جائے گی۔ کہ پل صراط پر گذرنے کے وقت ان سے مومنین کہیں گے کہ اپنے پیچھے لوٹ جاؤ، اور روشنی تلاش کرو، اور یہ لوگ بخوبی جانتے ہونگے، کہ ان کے پاس وہاں روشنی بجھ جائے گی، اور لوٹنے کی ان میں طاقت نہ ہوگی۔

اور جب یہ نماز کے لئے آتے ہیں تو بہت کاہلی کے ساتھ آتے ہیں، جب دوسرے لوگوں کی ان پر نظر پڑتی ہے، تو آکر نماز پڑھ لیتے ہیں، ورنہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ریاء اور دکھاوے کے لئے پڑھتے ہیں، حق تعالیٰ کے لئے نماز نہیں پڑھتے ؛

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ

معلق ہو رہے ہیں دونوں کے درمیان ہیں نہ ادھر نہ ادھر اور جس کو

اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دیں ایسے شخص کے لئے کوئی سبیل نہ پاؤ گے

سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ

اے ایمان والو تم مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ

کیا تم یوں چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی

اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

حجت صریح قائم کر لو ؛ ؛

گرفتار تذبذب یہ کفر و ایمان کے درمیان میں لٹکے ہوتے ہیں، دل میں کفر ہے، اور ایمان کا اظہار کرتے ہیں، نہ ظاہر و باطن میں مسلمانوں کے ساتھ ہیں، کہ ان کے لئے وہ چیزیں واجب ہوں جو مسلمانوں کے لئے واجب ہوتی ہیں۔ اور نہ پورے

طریقہ سے یہودیوں کے ساتھ ہیں کہ ان پر بھی وہ احکام نافذ ہوں جو یہودیوں پر ہوتے ہیں جو دینِ حق سے خفیہ طریقہ پر بے راہ ہوتا ہے، تو اسے پھر دینِ حق کے لئے کوئی راستہ نہیں ملتا۔ خواہ منافق ہوں جیسے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھی اور خواہ دوسرے یہودی ہوں، کیا تم ان منافقین سے دوستی کرکے یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صریح حجت اور قتل کی معقول وجہ قائم کرلو؟

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ

بلاشبہ منافقین دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں جاینگے

وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا

اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پاوے گا لیکن جو لوگ توبہ کریں

وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ

اور اصلاح کرلیں اور اللہ تعالیٰ پر وثوق رکھیں اور اپنے دین کو خالص

لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ يُؤْتِ

اللہ ہی کے لئے کیا کریں تو یہ لوگ مؤمنین کے ساتھ ہونگے اور مؤمنین کو

اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرماویں گے (اور اے منافقو) اللہ تعالیٰ

بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

تم کو سزا دے کر کیا کریں گے اگر تم سپاس گذاری کرو اور ایمان لے آؤ اور

شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

اللہ تعالیٰ بڑے قدر کرنے والے خوب جاننے والے ہیں

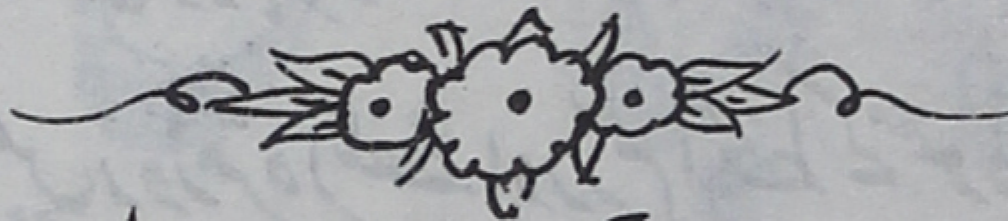
دوزخیوں کے سردار | عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھی اپنی برائیوں اور مکر و فریب

اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضؓ کے ساتھ خیانت کرنے کی بنا پر دوزخ میں ہیں۔

البتہ جو لوگ نفاق سے توبہ کرلیں، اور مکرو خیانت کو چھوڑ کر حقوق اللہ کی بجا آوری کریں اور توحید خداوندی پر باطن کے اعتبار سے بھی مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائیں، اور توحید کو خالص کرلیں تو وہ باطنی طور پر یا وعدۂ خداوندی یا ظاہر و باطن کے اعتبار سے یا جنت میں مومنوں کے ساتھ ہیں۔

عنقریب حق تعالیٰ مومنوں کو جنت میں کامل ثواب عطا فرمائے گا۔

اور حق تعالیٰ تم کو سزا دے کر کیا کریں گے، اگر تم توحید خداوندی کے قائل ہو جاؤ، اور ظاہر و باطن سے ایمان لے آؤ وہ ذات تو معمولی سی نیکی کو قبول کرتی اور بہت زیادہ ثواب دیتی ہے، سپاس گزاری کرنیسے ناشکری کرنے والے کو وہ بخوبی جانتے ہیں۔



الحمد للہ

تفسیر ابن عباس کا پارہ والمحصنٰت

ختم ہوا۔



ترجمۂ قرآن کا آسان نصاب

الفاظ — قرآنِ کریم میں تقریباً اسّی (۸۰۰۰۰) ہزار الفاظ ہیں — مگر

اصل الفاظ — اصل الفاظ کُل دو ہزار (۲۰۰۰) ہیں جو بار بار آنے کی وجہ سے اسّی ہزار (۸۰۰۰۰) کی تعداد تک پہونچ جاتے ہیں۔

اُردو الفاظ — ان دو ہزار (۲۰۰۰) الفاظ میں بھی تقریباً پانچ سو (۵۰۰) الفاظ وہ ہیں جو اُردو میں روزمرّہ تلفظ اور رسم الخط کے معمولی سے فرق کے ساتھ بولے اور سمجھے جاتے ہیں

آسان کتاب — اسی لئے ہم پورے یقین کے ساتھ یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ قرآنِ کریم ایک وہ آسان ترین مقدس کتاب ہے جس کو بڑی آسانی اور سہولت سے پڑھا جا سکتا ہے اور جس سے عمل کرنے کی راہیں آسان ہو سکتی ہیں :-

حاصلِ کلام — اس سے مذکورہ بات کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے کہ ● چند ابتدائی سپاروں کے بعد نئے الفاظ ہر سپارے میں اوسطاً پچاس ساٹھ سے زائد نہیں ہوتے ● اور جب ان الفاظ کو کتابوں کی شکل میں جمع کیا جاتا ہے تو چھوٹی چھوٹی ۸ کتابوں میں پورے الفاظ آجاتے ہیں ● اور اگر ان پانچ کتابوں کو اسکول کی ابتدائی جماعتوں سے شروع کیا جائے تو چند برسوں میں بچے ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کو ختم کر سکتے ہیں۔ ● یہ قرآنی نصاب خود پڑھئے اور دوسروں کو پڑھائیے اور حلقۂ احباب میں اس نصاب کو متعارف کرا کر قرآنی فضا قائم کیجئے۔ ھدیہ قرآنی نصاب فی حصہ ۵/

پیشکش: مجلس درسِ قرآن مسجد قاضی دیوبند یوپی

۷۸۶

ارشادِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

"اے اللہ! ابن عباسؓ کو قرآنِ کریم (کی تفسیر) کا علم عطا فرما"

(صحیح بخاری)

تفسیر

جلد ثانی

ابن عباسؓ

کامل اردو

جلیل القدر صحابی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مشہور و مقبول تفسیر تنویر المقباس من تفسیر ابن عباسؓ کا سلیس و شگفتہ ترجمہ

مع۔ لباب النقول فی اسباب النزول

از علامہ جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)

ترجمۂ قرآن

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح

پارہ ۶

لا یحب اللہ

ترجمہ تفسیر

مولانا عابد الرحمٰن صدیقی

ناشر

ادارۂ درسِ قرآن (رجسٹرڈ) دیوبند (یوپی)

(کتبہ فاروقی سہارنپوری)

قرآن شریف کی قدیم ترین اور جامع تفسیر

جس کی صحت پر دنیائے اسلام کے تمام علماء کا اتفاق ہے۔

تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس رضؓ

جامع: مجد الدین ابوطاہر محمد بن یعقوب شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: حضرت مولانا عابد الرحمٰن صدیقی

تفسیری عنوانات: مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاط عثمانی فاضل دیوبند

پیشکش مجلس درسِ قرآن دیوبند

سرپرست:- فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

بانتظام:- قاری اخلاق احمد صدیقی ناظم ادارہ درسِ قرآن دیوبند

معاونین

- مولانا سید عبد الرؤف عالی فاضل مظاہر علوم سہارنپور
- مولانا اظہار احمد قاسمی فاضل دیوبند • مولانا وقار احمد قاسمی فاضل دیوبند
- قاری دلشاد احمد صدیقی فاضل دار العلوم دیوبند



دو ماہی پروگرام ماہ جنوری ۱۹۷۵ء

ممبران کے لئے محصول ڈاک بذمہ ادارہ

ہدیہ فی پارہ چار روپے 4/-

مطبوعہ:- محبوب پریس دیوبند

اِدارہ درسِ قرآن دیوبند (یو.پی)



یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

فہرست مضامین

تفسیر ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہ

پارۂ لا یحب اللہ ۶

ناشر

(قاری) اخلاق احمد صدیقی ناظم ادارہ درسِ قرآن دیوبند

(یو۔پی)

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ

اللہ تعالیٰ بری بات زبان پر لاتے کو پسند نہیں کرتے بجز

اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾

مظلوم کے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں۔

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ

اگر نیک کام علانیہ کرو یا اس کو خفیہ کرو یا کسی برائی کو معاف کر دو

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

تو اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے ہیں پوری قدرت والے ہیں۔ جو لوگ

يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا

کفر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اسکے رسولوں کے ساتھ اور یوں چاہتے ہیں کہ

بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ

اللہ کے اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعضوں پر ایمان لائے ہیں

وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ

اور بعضوں کے منکر ہیں اور یوں چاہتے ہیں کہ بین بین ایک راہ تجویز کریں ایسے لوگ

ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ج

یقیناً کافر ہیں۔ اور کافروں کے لئے ہم نے

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ

اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔ اور جو لوگ

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کے سب رسولوں پر بھی اور ان میں سے کسی میں فرق

اُولٰٓئِكَ سَوْفَ یُؤْتِیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

نہیں کرتے ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ضرور ان کے ثواب دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے

غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ع (۱۵۲)

مغفرت والے ہیں۔

عفو و درگذر کا مقام } البتہ جس کو اس کی اجازت دی گئی، یا جو مظلوم ہو، وہ مظلوم کی پکار کو سننے والا اور ظالم کی سزا کو جاننے والا ہے۔ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے ایک شخص کی زبان درازی پر اسے بُرا کہدیا تھا اگر تم خوبی اور بھلائی کے ساتھ جواب دو، اور اس کو حقیر نہ سمجھو یا ظلم پر درگذر کرو، تو حق تعالیٰ مظلوم کو معاف کرنے والا اور ظالم کو سزا دینے والا ہے۔ یعنی کعب اور اس کے ساتھی نبوت اور اسلام میں تفریق کے خواہاں ہیں، اور بعض کتابوں اور بعض رسولوں پر ایمان لاتے، اور بعض کا انکار کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ کفر و ایمان کے درمیان ایک راستہ نکال لیں۔ ہم نے ان یہود وغیرہ کے لئے ذلیل کر دینے والا، یا یہ کہ سخت ترین عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی جو انبیاء کرام اور حق تعالیٰ کی عطا کردہ نبوت اور اسلام میں کوئی فرق نہیں کرتے ہم ان کو جنت میں ثواب عطا کریں گے، جو ان میں سے توبہ کی حالت میں انتقال کرے تو حق تعالیٰ غفور الرحیم ہیں ؀

لباب النقول فی اسباب النزول } فرمان خداوندی لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ الخ ہناد بن سری نے کتاب الزہد میں مجاہد سے نقل کیا ہے۔ کہ یہ آیت لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الخ یعنی اللہ تعالیٰ بری بات زبان پر لانے کو پسند نہیں کرتے، بجز مظلوم کے ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنے ہاں مہمان رکھا لیکن صحیح طور پر ضیافت کا حق ادا نہ کیا، اُس نے وہاں سے آنے کے بعد لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ میں فلاں صاحب کا مہمان ہوا لیکن اُس نے مہمانداری کا حق ادا نہیں کیا، اس طرح اس شخص نے بُرائی کا اظہار کیا، لیکن یہ شخص مظلوم تھا اسلئے اِلَّا مَنْ ظُلِمَ سے اس کے اظہار کی اجازت دی گئی!

یَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ

آپ سے اہل کتاب یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ انکے پاس ایک خاص نوشتہ آسمان سے

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ

منگوا دیں سو انھوں نے موسیٰ ؑ سے اس سے بھی بڑی بات کی درخواست کی تھی۔

ع ۲۱ (۱۱)

جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ج ثُمَّ

اور یوں کہا تھا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا دکھا دو پس انکی اس گستاخی کے سبب ان پر کڑک بجلی آ پڑی پھر

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا

انھوں نے گوسالہ کو تجویز کیا تھا۔ بعد اس کے کہ بہت سے دلائل پہونچ چکے تھے پھر ہم نے اس سے

عَنْ ذٰلِكَ ج وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾

درگذر کر دیا اور موسیٰؑ کو ہم نے بڑا رعب دیا تھا۔

بے ہودہ خواہش کعب اور اس کے ساتھی تورات کی طرح ایک نوشتہ کی درخواست کرتے ہیں یا ان پر ایسی کتاب نازل کردی جائے جس میں انکی خیر و شر ثواب و عقاب سب کچھ ہو، آپ سے جو سوال کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر انہوں نے سوال کیا تھا، مگر حضرت موسیٰؑ کی تکذیب اور حق تعالیٰ کے سامنے جرأت کرنے کی وجہ سے ان کو آگ نے جلا دیا۔ مگر ان اوامر و نواہی کے بعد انہوں نے گوسالہ کی پرستش شروع کردی، مگر ہم نے درگذر کی، اور ان کا خاتمہ نہیں کیا، اور حضرت موسیٰؑ کو ہم نے ید بیضا اور عصا کا معجزہ دیا تھا ؎

لباب النقول فی اسباب النزول فرمان خداوندی یَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ الخ ابن جریر نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کیا ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور کہنے لگی کہ موسیٰؑ ہمارے پاس منجانب اللہ الواح لیکر آئے۔ آپ بھی ہمارے پاس الواح لائیں تاکہ ہم آپ کی تصدیق کریں۔ اس پر یَسْئَلُكَ سے لے کر بُهْتَانًا عَظِيْمًا تک یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ تو ان یہودیوں میں سے ایک شخص گھٹنوں کے بل گر پڑا۔ اور بولا کہ حق تعالیٰ نے آپؐ پر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ پر اور کسی پر کوئی چیز نازل نہیں کی، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؎

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا

اور ہم نے ان لوگوں سے قول و قرار لینے کے واسطے کوہِ طور کو اٹھا کر ان کے اوپر معلق کر دیا تھا

الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا

اور ہم نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ دروازہ میں عاجزی سے داخل ہونا اور ہم نے انکو یہ حکم دیا تھا کہ یوم ہفتہ کے

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ

بارے میں تجاوز مت کرنا اور ہم نے ان سے قول و قرار نہایت شدید لئے سو ہم نے سزا میں مبتلا کیا ان کی عہد شکنی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ

کی وجہ سے اور ان کے کفر کی وجہ سے احکام الہیہ کے ساتھ اور ان کے قتل کرنے کی وجہ سے انبیاء ؑ

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ

کو ناحق اور ان کے اس مقولہ کی وجہ سے کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں بلکہ انکے کفر کے سبب ان قلوب پر اللہ تعالٰی نے بند لگا دیا ہے

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ ص

سو ان میں ایمان نہیں مگر قدرے قلیل۔

نافرمان لوگ

ان لوگوں سے میثاق لینے کے لئے کوہ طور کو اکھاڑ کر ہم نے ان کے سروں پر اٹھا لیا تھا۔ اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ باب اریحا سے جھک کر عاجزی کے ساتھ داخل ہونا۔ اور شنبہ کے دن مچھلیاں مت پکڑنا، اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے لئے ان سے بہت ہی پختہ وعدہ لیا تھا۔ چنانچہ انکی عہد شکنی کی بنا پر جو ہم کو سزا دینی تھی، وہ انکو سزا دی، اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے انکار کی وجہ سے جزیہ ان پر مسلط کر دیا۔ اور کیونکہ انہوں نے ناحق انبیاء کرام کو قتل کیا، اس بنا پر ہم نے انھیں نیست و نابود کر دیا۔

اور وہ جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل ہر ایک علم کے محفوظ برتن ہیں، وہ آپکے علم اور آپ کے کلام کو محفوظ نہیں کر سکتے، ایسا نہیں بلکہ حق تعالٰی نے سرے سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تکذیب کی وجہ سے اِن کے دلوں پر مُہر لگا دی ہے۔ اس لئے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے علاوہ اور کوئی ان میں سے ایمان نہیں لائے گا:۔

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ لا وَّقَوْلِهِمْ

اور انکے کفر کی وجہ سے اور حضرت مریم علیہا السلام پر انکے بڑا بھاری بہتان دھرنے کی وجہ سے اور ان کے اس کہنے

اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ج

کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسٰی بن مریم ؑ کو جو کہ رسول ہیں اللہ تعالٰی کے۔

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ

قتل کردیا حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا لیکن

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ

ان کو اشتباہ ہوگیا اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں ان کے پاس

مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ (۱۵۷)

اس پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انہوں نے ان کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (۱۵۸)

بلکہ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا ۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست حکمت والے ہیں۔

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ

اور کوئی شخص اہل کتاب سے نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰؑ کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کرلیتا ہے۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ (۱۵۹)

اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے۔

اِفتراء پردازی کی سزا

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کے انکار اور ان پر افتراء پردازی کی بناء پر ہم نے ان کو سور بنا دیا، اور حضرت عیسیٰؑ کے قتل کے دعویٰ پر ان کے ساتھی نطیانوس کو ہلاک کر دیا، نطیانوس کے سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ایک شخص ہوگیا، اس نے اس کو قتل کر دیا۔ ان کے پاس تو ان کے قتل کا شبہ بھی (نہیں صریح دلیل تو کجا)، یقینی طور پر انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا حق تعالیٰ اپنے دشمنوں سے انتقام لینے میں بڑے زبردست ہیں۔ اور حکیم ہیں کہ اپنے نبی کو حفاظت کے ساتھ آسمان پر اٹھالیا اور ان کے دشمن کو ہلاک کر دیا۔ اور یہود و نصاریٰ میں سے کوئی بھی باقی نہیں مگر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی اپنے مرنے کے وقت اور اس بات کی العیاذ باللہ نہ وہ جادوگر تھے، اور نہ خدا تھے، اور نہ خدا کے بیٹے، اور نہ اس کے شریک، ضرور تصدیق کر لیتا ہے۔

نیز جب حضرت عیسیٰؑ دوبارہ اتریں گے، اسوقت بھی جو یہودی موجود ہوں گے وہ علی رؤس الاشہاد اس بات کی تصدیق کریں گے اور حضرت عیسیٰؑ قیامت کے دن ان پر گواہی دیں گے ؛

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ

سو یہود کے ان ہی بڑے بڑے جرائم کے سبب ہم نے بہت سی پاکیزہ چیزیں جو

اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾

ان کے لئے حلال تھیں۔ ان پر حرام کر دیں اور بسبب اسکے کہ وہ بہت آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے مانع

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ

بن جاتے تھے۔ اور بسبب اسکے کہ وہ سود لیا کرتے تھے حالانکہ ان کو اس سے ممانعت کی گئی تھی اور بسبب

النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ

اس کے کہ وہ لوگوں کے مال ناحق طریقہ سے کھا جاتے تھے اور ہم نے ان لوگوں کیلئے جو ان میں سے کافر ہیں

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾

دردناک سزا کا سامان کر رکھا ہے۔

شدید عذاب } اور ان یہودیوں کے ظلم کرنے اور دین خداوندی سے روکنے اور سود کو حلال سمجھنے کی در آنحالیکہ توراۃ میں اس کی ممانعت کردی گئی تھی اور ظلم اور رشوت کے ذریعہ لوگوں کا مال کھانے کی وجہ سے وہ پاکیزہ چیزیں جو تمہارے لئے حلال ہیں، جیسا کہ ان پر حلال تھیں، حرام کردی گئیں، جیسا کہ چربیاں اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ وغیرہ۔

اور ان یہودیوں کے لئے ایسا عذاب ہے کہ اس کی شدت ان کے دلوں تک سرایت کر جائے گی۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ

لیکن ان (یہود) میں جو لوگ علم (دین) میں پختہ ہیں اور جو (ان میں) ایمان لے آنے والے ہیں کہ اس (کتاب)

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ

پر بھی ایمان لاتے ہیں جو آپ کے پاس بھیجی گئی اور اس پر بھی (ایمان رکھتے ہیں) جو آپ سے پہلے بھیجی گئی اور جو

وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

(ان میں) نماز کی پابندی کرنے والے ہیں اور جو (ان میں) زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو (ان میں) اللہ تعالیٰ پر اور

الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّآ

قیامت کے دن پر اعتقاد رکھنے والے ہیں (سو) ایسے لوگوں کو ہم ضرور (آخرت میں) ثواب عظیم عطا فرماوینگے ہم نے

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ

آپ کے پاس وحی بھیجی ہے جیسے نوحؑ کے پاس بھیجی تھی اور ان کے بعد اور پیغمبروں کے

مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ

پاس اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیل علیہ السلام اور

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ

اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوب اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور

وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ ۚ

یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ کے پاس وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی تھی۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ

اور ایسے پیغمبروں کو صاحب وحی بنایا جنکا حال ہم آپ سے اس کے قبل بیان کر چکے ہیں اور ایسے پیغمبروں

نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ ۚ

کو جن کا حال ہم نے آپ سے بیان نہیں کیا اور موسیٰؑ سے اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر کلام فرمایا۔

انبیاءؑ بشیر و نذیر لیکن جو حضرات علم تورات میں پختہ ہیں، جیسا کہ عبداللہؓ بن سلام اور ان کے ساتھی وہ قرآن کریم اور تمام کتب سماوی کا اقرار کرتے ہیں اگرچہ دوسرے یہودی اس کا اقرار نہ کریں۔ اور تمام مؤمنین قرآن کریم اور تمام کتب سماویہ کا اقرار کرتے ہیں، اور پانچوں نمازوں کو ادا کرتے، اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیتے ہیں، نیز تمام

کتب سماویہ اور قرآن کریم پر ایمان کے ساتھ ساتھ حق تعالیٰ اور بعث بعد الموت پر بھی ایمان رکھتے ہیں اگرچہ اس کا اقرار نہ کریں، اور ہم ایسے حضرات کو جنت میں ثواب عظیم عطا فرمائیں گے۔

ہم نے آپکے پاس بذریعہ جبریل امین قرآن کریم بھیجا ہے۔ جیسا کہ نوح علیہ السلام کے بعد، اور انبیاء علیہم السلام کے پاس اور ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھی جبریل امین کو اور اسی طرح اولاد یعقوبؑ کے پاس بھی وحی بھیجی ہے ؛

لباب النقول فی اسباب النزول فرمان الٰہی، اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ الخ ابن اسحاق نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ عدی بن زید نے کہا ہم نہیں جانتے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کسی شخص پر کوئی چیز نازل کی ہو، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ؛

اور ان انبیاء کرام کے پاس بھی جن کا اس سورت سے قبل ہم آپ کو نام بتا چکے ہیں۔ اور ان تمام رسولوں کو ہم نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ مؤمنوں کو جنت کی خوشخبری سنادیں، اور کافروں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرادیں ؛

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ

ان سب کو خوشخبری دینے والے اور خوف سنانے والے پیغمبر بنا کر اس لئے بھیجا تاکہ لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ

حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۶۵﴾

کے سامنے ان پیغمبروں کے بعد کوئی عذر باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ پورے زور والے ہیں بڑے حکمت والے ہیں۔

لٰكِنِ اللّٰهُ یَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَیْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ج

لیکن اللہ تعالیٰ بذریعہ اس کتاب کے جس کو آپکے پاس بھیجا ہے اور بھیجا بھی اپنے علمی کمال کے ساتھ

وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ یَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿۱۶۶﴾ ط

شہادت دے رہے ہیں اور فرشتے تصدیق کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کی شہادت کافی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا

جو لوگ منکر ہیں اور خدائی دین سے مانع ہوتے ہیں بڑی دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔

ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ

بلاشبہ جو لوگ منکر ہیں۔ اور دوسروں کا بھی نقصان کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ

لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾ إِلَّا طَرِيقَ

ان کو کبھی نہ بخشیں گے اور نہ ان کو سوا جہنم کی راہ کے - کوئی راہ دکھلا دیں اسطرح

جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ

پر کہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہا کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ

عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾

سزا معمولی بات ہے۔

بعثت انبیاء کا مقصد

رسولوں کو لوگوں کی طرف اس لئے بھیجا ہے، تاکہ وہ قیامت کے دن یہ عذر نہ کریں، کہ رسولوں کو ہمارے پاس کیوں نہیں بھیجا

جو انبیاء کرام کی تبلیغ پر لبیک نہ کہے، حق تعالیٰ اس سے انتقام لینے میں بہت زور والے ہیں، اور حکیم ہیں، کہ اس اجابت رسل کا حکم دیا ہے۔

اہلِ مکہ نے کہا کہ ہم نے اہل کتاب سے آپ کے متعلق دریافت کیا تھا تو کسی نے بھی آپ کے نبی مرسل ہونے کی شہادت نہیں دی، حق تعالیٰ انکی تردید میں فرماتے ہیں کہ اگرچہ بذریعہ جبریل امین نزول قرآن کی کوئی گواہی نہ دے۔ مگر حق تعالیٰ کی گواہی کافی ہے، جو لوگ اس کے بعد بھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے منکر ہیں، اور لوگوں کو دین الٰہی اور اطاعتِ خداوندی سے روکتے ہیں، تو وہ ہدایت سے بعید ہیں اور جو لوگ کفر اور شرک میں گرفتار ہیں، تو جب تک وہ اپنی ان باتوں پر قائم رہیں گے تو حق تعالیٰ نہ انکی مغفرت فرمائے گا اور نہ ہدایت کے راستہ کی رہنمائی فرمائے گا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے نہ وہاں انکو موت آئے گی۔ اور نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے، اور یہ خلود اور عذاب حق تعالیٰ پر بہت آسان ہے ؛

لباب النقول فی اسباب النزول

ارشاد خداوندی۔ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ الخ ابن اسحق نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی، آپ نے ان سے فرمایا۔ خدا کی قسم تم یہ بخوبی جانتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں وہ بولے ہم نہیں جانتے، اس پر حق تعؔ نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی حق تعؔ اس بات کی گواہی دے رہے ہیں ؛

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ

اے تمام لوگو تمہارے پاس یہ رسول سچی بات لے کر تمہارے پروردگار کیطرف سے

فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

تشریف لائے ہیں سو تم یقین رکھو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور تم منکر رہے تو اللہ تعالیٰ کی ملک ہے -

وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾

یہ سب جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ پوری اطلاع رکھتے ہیں کامل حکمت والے ہیں

اقرار رسالت کا فائدہ

خصوصاً مکہ والو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم توحید اور قرآن کریم لے کر آئے ہیں، تمہاری سابقہ حالت سے آپکی اور قرآن کی تصدیق کرنا تمہارے لئے بہتر ہے، اور اگر تم حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا انکار کرو تو سب حق تو کے غلام ہیں، وہ ایماندار اور غیر ایماندار سے بخوبی واقف ہیں، اور اس بات کا حکم دینے میں کہ اس کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کی جائے، حکیم ہیں۔ یہ آیتیں نجران کے عیسائیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، ان میں سے نسطوریہ فرقہ اس بات کا دعوی دار تھا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن اللہ ہیں، اور یعقوبیہ فرقہ کہتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ ہیں، اور مرقوسیہ اس بات کے قائل تھے کہ عیسیٰؑ ثالث ثلاثہ ہیں، اور مالکانیہ گروہ یہ کہتا تھا کہ حضرت عیسیٰؑ اور خدا تعالیٰ دونوں شریک ہیں:

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

اے اہل کتاب تم اپنے دین میں حد سے مت نکلو اور خدا تعالیٰ کی شان میں غلط بات مت کہو مسیح

اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

عیسیٰ بن مریم تو اور کچھ بھی نہیں البتہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں -

وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

اور اللہ تعالیٰ کے ایک کلمہ ہیں - جس کو اللہ تعالیٰ نے مریم تک پہنچایا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک

وَرُسُلِهٖ ۫ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ

جان ہیں سو اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور یوں مت کہو کہ تین ہیں باز آجاؤ تمہارے لئے

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ

بہتر ہوگا معبود حقیقی تو ایک ہی معبود ہے۔ وہ صاحب اولاد ہونے سے منزہ ہے۔

وقف لازم

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجودات ہیں سب اس کی ملک ہیں اور

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ ع

اللہ تعالیٰ کارساز ہونے میں کافی ہیں۔

کارسازِ حقیقی

چنانچہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس قسم کا تجاوز مت کرو یہ چیزیں صحیح نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ ع تو صرف حق تعالیٰ کے ایک کلمہ کی پیدائش ہیں، اور اس کے حکم سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام رسولوں پر ایمان لاؤ، ولد، والد اور زوجہ تینوں کو خدا مت کہو اپنی باتوں سے باز رہو، اور توبہ کرو، یہی چیز تمہارے لئے بہتر ہے، حق تعالیٰ تو وحدہٗ لاشریک ہیں، نہ اُسکا ولد ہے، اور نہ اس کی خدائی میں کوئی شریک ہے۔ اس کی ذات ان تمام چیزوں سے منزہ ہے۔ وہ تمام مخلوق کا خدا ہونے، اور ان کی خرافات کے لئے کافی ہے:

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ

مسیح ہرگز خدا کے بندے بننے سے عار نہیں کریں گے اور نہ مقرب فرشتے

الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ

اور جو شخص خدا تعالیٰ کی بندگی سے عار کرے گا اور تکبر کرے گا تو خدا تعالیٰ

فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ضرور سب لوگوں کو اپنے پاس جمع کریں گے۔ پھر جو لوگ ایمان لائے ہونگے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ

اور انہوں نے اچھے کام کئے ہوں تو ان کو تو ان کا پورا ثواب دیں گے اور ان کو اپنے فضل سے

مِّنْ فَضْلِهٖ ج وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا

اور زیادہ دیں گے اور جن لوگوں نے عار کیا ہوگا اور تکبر کیا ہوگا تو ان کو سخت

فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۷۳﴾ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن

دردناک سزا دیں گے اور وہ لوگ کسی غیر اللہ

دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿۱۷۴﴾

کو اپنا یار اور مددگار نہ پاویں گے ۔

اقرارِ عبودیت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کی عبودیت کا اقرار کرنے میں ہرگز عار نہیں کرینگے عیسائیوں نے کہا تھا، محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ جو بیان کرتے ہیں، یہ ہم ہم لوگوں کے لئے عار ہے، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ اس چیز میں کوئی عار نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حق تعالیٰ کے بندے ہیں، اور حاملین عرش مقرب فرشتے بھی خدا تعالیٰ کی عبودیت کا اقرار کرنے میں عار نہیں کرتے۔ اور جو شخص خدا تعالیٰ کی عبودیت کا اقرار کرنے سے عار اور ایمان لانے سے تکبر کرے، تو ہم قیامت کے روز مؤمن وکافر سب کو جمع کریں گے۔ سو جنہوں نے ایمان کے ساتھ حقوق اللہ کی پوری بجا آوری کی ہوگی۔ تو ہم ان کو جنت میں کامل ثواب عطا کریں گے، اور اپنے فضل سے اور بھی زیادہ، اور جن لوگوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے میں عار اور تکبر کیا تو ہم ان کو ایسی دردناک سزا دیں گے، کہ نہ کوئی رشتہ دار اس وقت کام آئے گا اور نہ کوئی یار ہی عذابِ الٰہی سے بچائے گا ؛

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا

اے لوگو یقیناً تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل آچکی ہے اور ہم نے

إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿۱۷۵﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا

تمہارے پاس ایک صاف نور بھیجا ہے۔ سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اللہ کو

بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ لا

مضبوط پکڑا سو ایسوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کریں گے اور اپنے فضل میں اور

وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿۱۷۶﴾ ط

اپنے تک ان کو سیدھا رستہ بتلا دیں گے ۔

فضل خداوندی کے حقدار مکہ والو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے ہیں، اور ان پر ہم نے ایسی کتاب جو حلال وحرام کو بیان کرنے والی ہے بھیجی۔ لہٰذا جو حضرات ان پر ایمان لائے، اور توحید خداوندی کے مضبوطی کے ساتھ قائل ہو گئے۔ ہم ان کو اپنے فضل سے جنت میں داخل کریں گے اور دنیا میں ان کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھیں گے، یا یہ کہ دنیا میں ان کو ایمان پر ثابت قدم رکھیں گے اور آخرت میں جنت میں داخل کریں گے ؞

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا

لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے باب میں حکم دیتا ہے

هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ج

کہ اگر کوئی شخص مرجاوے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) اور اسکے ایک (عینی یا علاتی) بہن

وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ

ہو تو اسکو اسکے تمام ترکہ کا نصف ملے گا اور وہ شخص اس اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر وہ بہن مرجاوے اور

فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا

اسکے اولاد نہ ہو (اور والدین بھی نہ ہوں) اور اگر بہنیں دو ہوں (یا زیادہ) تو اسکے کل ترکہ میں سے دو تہائی

وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

ملیں گے اور اگر چند وارث بھائی بہن ہوں مرد اور عورت تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصّہ کے

لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾ ع

برابر، اللہ تعالیٰ تم سے دین کی باتیں اسلئے بیان کرتے ہیں کہ تم گمراہی میں نہ پڑو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔

کلالہ کی میراث اگلی آیت جابر بن عبداللہ رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا، یا رسول اللہ صلعم میری ایک بہن ہے اگر وہ مر جائے گی تو مجھے کیا حصّہ ملے گا۔ اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت میراث کی

نازل فرمائی۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے کلالہ کی میراث کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔

حق تعالیٰ تمہارے سامنے کلالہ کی میراث بیان فرماتا ہے، کلالہ وہ ہے جس کے نہ اولاد ہو، اور نہ ماں باپ ہوں، اگر کوئی شخص مرجائے جس کے نہ اولاد ہو اور نہ ماں باپ ہوں، اور ایک عینی یا علاتی بہن ہو، تو اس بہن کو مرنے والے کے کل ترکہ میں سے آدھا ملے گا، اور اگر یہ کلالہ بہن مرجائے، تو وہ شخص اس بہن کے کل ترکہ کا وارث ہوگا، اور اگر علاتی یا عینی دو بہنیں ہوں تو ان کو مرنے والے کے کل ترکہ میں سے دو تہائی ملیں گے، اور اگر اس کلالہ میت کے چند عینی یا علاتی بہنیں ہوں، تو پھر میراث کی تقسیم اس طرح ہوگی، کہ بھائی کو دوہرا اور بہن کو اکہرا حصّہ ملے گا (مگر عینی بھائی سے علاتی بہن بھائی سب ساقط ہوجاتے ہیں، اور عینی بہن سے کبھی وہ ساقط ہوجاتے ہیں اور کبھی حصّہ گھٹ جاتا ہے۔ عابد) اور اللہ تعالیٰ یہ چیزیں اس لئے بیان فرماتے ہیں، تاکہ تم میراث وغیرہ کی تقسیم میں غلطی میں نہ پڑو، اور وہ ان تمام باتوں سے باخبر ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

امام نسائی رح نے ابوالزبیر رض کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا، تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بہنوں کے لئے تہائی مال کی وصیت کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا بہت اچھا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا، کہ آدھے مال کی وصیت کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا بہت ہی اچھا ہے۔ اس کے بعد آپ باہر تشریف لے گئے۔ پھر میرے پاس تشریف لائے، اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تم اپنی اس بیماری میں نہیں مروگے۔ تمہاری بہنوں کو جو حصّہ ملنا چاہیئے اس کے بارے میں حق تعالیٰ نے حکم نازل فرمادیا، یا اس چیز کو بیان فرمادیا ہے، اور وہ ۲/۳ ثلث ہے۔

حضرت جابر رض فرمایا کرتے تھے کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے، یعنی لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں، آپ فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے باب میں حکم دیتا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رح فرماتے ہیں۔ اس سورت کے شروع میں جو حضرت جابر رض کا واقعہ بیان کیا گیا ہے یہ اس کے علاوہ دوسرا واقعہ ہے۔ کہ اور ابن مردویہ نے حضرت عمر رض سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کلالہ کی میراث کا کیا ہوگا، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کہ لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں الخ۔

فائدہ:۔ امام سیوطی رح فرماتے ہیں کہ جب تم اس سورت کی تمام آیتوں کے ان اسباب نزول پر غور کروگے جو ہم نے بیان کئے ہیں۔ تو اس قائل کے قول کی تردید سے بخوبی واقف ہوجاؤگے جو سورۂ نساء کو مکی سورت کہتا ہے۔



آیاتُھا ۱۲۰ (۵) سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃِ مَدَنِیَّۃٌ (۱۱۲) رُکُوْعَاتُھَا ۱۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ط اُحِلَّتْ لَکُمْ

اے ایمان والو عہد کو پورا کرو تمہارے لئے تمام چوپائے جو مشابہ انعام (یعنی اونٹ، بکری، گائے)

بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ

کے ہوں حلال کئے گئے ہیں مگر جن کا ذکر آگے آتا ہے لیکن شکار کو حلال مت سمجھنا جس حالت میں کہ

حُرُمٌ ط اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ① یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ

تم احرام میں ہو۔ بے شک اللہ تو جو چاہیں حکم کریں اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ

بے حرمتی نہ کرو خدا تعالیٰ کی نشانیوں کی اور نہ حرمت والے مہینے کی اور نہ حرم میں قربانی

وَلَا الْھَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ

ہونیوالے جانور کی اور نہ ان جانوروں کی جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوں۔ اور نہ ان لوگوں کی جو کہ بیت الحرام کے

یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرِضْوَانًا ط

قصد سے جا رہے ہوں اپنے رب کے فضل اور رضامندی کے طالب ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ پوری سورت مدنی ہے۔

وفائے عہد

ان عہدوں کو پورا کرو جو تمہارے اور حق تعالیٰ کے یا لوگوں کے درمیان ہیں۔ یا ان فرائض کو جو تمہاری قبولیت کے ساتھ میثاق کے دن یا اس کتاب میں تم پر فرض کئے گئے ہیں، پورا کرو۔

تمہارے لئے خشکی کے شکار مثلاً نیل گائے، جنگلی گدھا اور ہرن وغیرہ حلال کئے گئے ہیں بجز ان جانوروں کے جو کہ تم پر اس سورت میں حرام کئے گئے ہیں، مگر ان شکاروں کو احرام یا

حرم میں حلال مت سمجھنا، جس کو حق تعالیٰ چاہتے ہیں، حل و حرم میں حلال اور حرام کرتے ہیں۔
تمام آداب اور مناسک حج کو حلال مت کرو، اور نہ حرمت والے مہینے کی بے ادبی کرو، اور اس قربانی کے جانور کو پکڑو جو بیت اللہ روانہ کیا جارہا ہے، اور حرمت والے مہینے آنے کے لئے جن جانوروں کے گلے میں پٹے پڑے ہوئے ہیں ان کو بھی مت پکڑو، اور نہ ان لوگوں پر غارت گری کرو جو بیت اللہ کے ارادے سے جارہے ہوں، اور وہ یمامہ کے حاجی بکر بن وائل کی قوم اور شریح بن ضبیعہ کے تاجر ہیں اور وہ تجارت کے ذریعہ روزی اور حج کی وجہ سے اپنے پروردگار کی خوشنودی کے طالب ہوں، یا یہ کہ وہ تجارت کے ذریعہ اپنے رب کے فضل اور خوشنودی کے طالب ہوں ؞

(سورۃ مائدہ ۵)۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ فرمان خداوندی۔ لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ الخ ابن

لباب النقول فی اسباب النزول

جریر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے، کہ حطم بن بکر ہندی مدینہ منورہ میں ایک قافلہ کے ساتھ غلہ لے کر آئے، اس کو فروخت کرکے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے بیعت کی، اور مشرف با سلام ہوگئے، جب وہ وہاں سے چلے تو آپ نے اُس کی طرف دیکھا، اور آپ کے پاس جو حضرات بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ میرے پاس فاجر کی صورت لے کر آیا، اور عہد شکن کی پشت کے ساتھ گیا، چنانچہ جب وہ یمامہ پہنچا تو اسلام سے مرتد ہوگیا۔ اس کے بعد ماہ ذی قعدہ میں ایک قافلہ کے ساتھ غلہ لے کر مکہ مکرمہ کے ارادہ سے نکلا۔ جب صحابہ کرام کو اس کی اطلاع ملی تو مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت نے اس کے قافلہ پر غارت گری کا ارادہ کیا، اس کے متعلق حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یعنی اے ایمان والو! خدا کی نشانیوں کی بے حرمتی مت کرو، تو صحابہ کرام رک گئے، نیز سدی سے بھی اسی طرح روایت نقل کی ہے ؞

وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ط وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ

اور جس وقت تم احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کیا کرو اور ایسا نہ ہو کہ تم کو کسی قوم سے جو اسی سبب سے

قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا م

بغض ہے کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روک دیا تھا وہ تمہارے لئے اس کا باعث ہو جاوے کہ تم حد سے نکل جاؤ

وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ

اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو، اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی

وقف لازم

وَالْعُدْوَانِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾

اعانت مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں۔

شدید عتاب اور جس وقت تم ایام تشریق کے بعد حرم سے باہر آجاؤ، تو اگر چاہو تو خشکی کے شکار کر لو اور ایسا نہ ہو کہ تم کو مکہ والوں سے اس وجہ سے بغض کہ تم کو انہوں نے حدیبیہ کے سال روک دیا تھا، بکر بن وائل کے حاجیوں پر ظلم و زیادتی کا باعث بنے اطاعت خداوندی اور ترک معاصی پر مدد کرو، اور معاصی اور حد سے تجاوز، اور بکر بن وائل کے حاجیوں پر ظلم کرنے میں ساتھ مت دو، اور جن باتوں کا حق تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے، اور جن باتوں سے روکا ہے، اس میں حق تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو اوامر خداوندی کو پس پشت ڈالے، حق تعالیٰ اس کو سخت سزا دیتے ہیں ؞

لباب النقول فی اسباب النزول ارشاد خداوندی وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ الخ۔ ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم رض سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رض جب آپ کو مشرکین مکہ نے بیت اللہ آنے سے روکا تھا، مقام حدیبیہ میں تھے، سب پر یہ چیز بہت گراں تھی۔ اتنے میں مشرق والوں کے مشرکین کا ایک گروہ عمرہ کے ارادہ سے ان کے پاس سے گزرا، اس پر صحابۂ کرام رض بولے کہ ہم بھی ان لوگوں کو روک سکتے ہیں، جیساکہ ہمارے اصحاب کو روک دیا گیا، تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ایسا نہ ہو کہ تم کو کسی قوم سے الخ ؞

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ

تم پر حرام کئے گئے ہیں مُردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو جانور کہ غیر اللہ کے نامزد

اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ

کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مر جاوے اور جو کسی ضرب سے مر جاوے اور جو

وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف

اونچے سے گر کر مر جاوے اور جو کسی ٹکر سے مر جاوے اور جس کو کوئی درندہ کھانے لگے لیکن جس کو

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط

ذبح کر ڈالو۔ اور جو جانور پرستش گاہوں پر ذبح کیا جاوے اور یہ کہ تقسیم کرو بذریعہ قرعہ کے تیروں کے

ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ

یہ سب گناہ ہیں آج کے دن ناامید ہو گئے کافر لوگ تمہارے دین سے سو

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

ان سے مت ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔

حرام و حلال } جن جانوروں کے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ان میں سے مُردار جانوروں کا گوشت تم پر حرام کر دیا گیا ہے، اور بہتا ہوا خون بھی اور جو جانور عمداً غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، اور وہ جانور جو گلا گھٹنے سے مر جائے، اور وہ جانور جو لکڑی کی زد سے مر جائے، اور وہ جانور جو پہاڑ سے گر کر یا کنوئیں میں گر کر مر جائے، اور وہ جانور جو کسی کی ٹکر سے مر جائے، اور وہ جو کسی جانور کے پکڑنے سے مر جائے، البتہ جن کو دم نکلنے سے پہلے قاعدۂ شرعیہ کے مطابق ذبح کر ڈالو، اور جو جانور غیر اللہ کے مقامات پر ذبح کیا جائے، اور وہ گوشت بھی حرام ہے، جو بذریعہ قرعہ کے تیروں کے تقسیم کیا جائے، اور یہ معنی بھی بیان کئے گئے ہیں، کہ ان تیروں سے فال لینا حرام کر دیا گیا ہے، کیونکہ ان کی ایک جانب میں لکھا ہوا تھا، کہ میرے پروردگار نے اس چیز کا حکم دیا، اور دوسری جانب میں اس کی ممانعت تھی، یہ کفار اپنے کاموں میں ان تیروں سے فال نکالا کرتے تھے۔ حق تعالیٰ نے انکی ممانعت فرمادی، کہ ان معاصیات اور حرام چیزوں کا ارتکاب فسق ہے، اور ان کو حلال سمجھنا کفر ہے۔

حج اکبر یعنی حجۃ الوداع کے دن کفار مکہ تمہارے دین کے مغلوب ہو کر ان کے دین کی طرف لوٹ کر آنے سے مایوس اور ناامید ہو گئے۔ لہذا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، اور کفار کی مخالفت میں ان سے مت ڈرو، بلکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین اور آپ کی اتباع کے ترک کرنے اور کفار کی موافقت کرنے میں مجھ سے ڈرو۔ حج اکبر کے دن میں نے تمہارے دین کے تمام احکامات حلال و حرام، اوامر و نواہی کو ہر ایک طریقہ سے کامل کر دیا، آج کے بعد تمہارے ساتھ میدان عرفات، منیٰ اور طواف اور صفا و مروہ کی سعی میں کوئی مشرک نہیں ہوگا، اور اسلام کو تمہارے لئے منتخب کر لیا:

لباب النقول فی اسباب النزول } فرمانِ الٰہی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ الخ ابن مندہ نے کتاب الصحابہ میں بواسطہ عبداللہ، جبلہ، حبان بن حجرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، اور میں ایک

ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا ، جس میں مُردار کا گوشت تھا ، حق تعالیٰ نے مُردار کے گوشت کی حرمت نازل فرمائی ، میں نے فوراً ہانڈی کو پھینکدیا ۔

فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ

پس جو شخص شدت کی بھوک میں بیتاب ہو جاوے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣﴾ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ

معاف کرنے والے ہیں رحمت والے ہیں لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا جانور ان کے لئے حلال کئے گئے ہیں آپ فرما دیجئے

لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ

کہ تمہارے لئے کل حلال جانور حلال رکھے ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم تعلیم دو اور تم اُن کو چھوڑو بھی

تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ

اور اُن کو اس طریقہ سے تعلیم دو جو تم کو اللہ تعالیٰ نے تعلیم دیا ہے تو ایسے شکاری جانور جس شکار کو تمہارے

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ

لئے پکڑیں اس کو کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو ۔ بیشک اللہ تعالیٰ

إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤﴾

جلدی حساب لینے والے ہیں

مضطر کا حکم { پھر جو شدت کی بھوک میں ضرورت کی وجہ سے مُردار کھانے پر مجبور ہو جائے درآنحالیکہ گناہ کی طرف یا بغیر مجبوری کے کھانے کی طرف اس کا میلان نہ ہو ۔ پھر وہ کھالے ، تو حق تعالیٰ مغفرت فرمانے والے ہیں اور رحیم ہیں ، کہ بقدر ضرورت کھانے کی اجازت دی ہے باقی سیر ہو کر کھانا مکروہ ہے ۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم زید بن مہلہل طائی اور عدی بن حاتم طائی یہ دونوں شکاری تھے ، شکار کے بارے میں آپ سے دریافت کرتے ہیں ، آپ فرما دیجئے کہ کل حلال جانور ذبح شدہ اور جن شکاری جانوروں کو تم اس طریقہ پر تعلیم دو ، جیسا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی ہے کہ جب کتا شکار کو پکڑے ، تو اس کو نہ کھائے

(اور باز کو جس وقت شکار پر چھوڑو تو فوراً بلاتے ہی آجائے)۔ تو ایسے سکھلائے ہوئے کتے جو تمہارے لئے شکار پکڑ لائیں، ان کو کھالو، اور شکار کے ذبح کرنے یا کتے کے چھوڑنے پر اللہ کا نام بھی لیا کرو، اور مُردار کے کھانے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ وہ سخت عذاب دینے والے ہیں، یا یہ کہ جس وقت وہ لینے ہیں تو پھر حساب میں بہت جلدی کر لیتے ہیں:

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَآ اُحِلَّ لَھُمْ الخ۔ طبرانی حاکم اور بیہقی نے ابورافع سے نقل کیا ہے کہ جبریل امین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور آپ سے باریابی کی اجازت طلب کی، آپ نے اجازت دیدی، مگر انہوں نے آنے میں کچھ تاخیر کی، اس کے بعد جبریل امین نے آپ کی چادر مبارک پکڑی، آپ باہر تشریف لائے، جبریل ؑ دروازہ پر کھڑے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا ہم نے تو تم کو اجازت دیدی تھی، انہوں نے فرمایا ٹھیک ہے، مگر ہم ایسے مکان میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر یا کتا ہو۔ آپ نے نظر دوڑائی تو حجرہ کے کونہ میں کتے کا پلہ تھا۔ آپ نے ابورافع کو حکم دیا کہ مدینہ منورہ میں کوئی کتا نہ چھوڑو سب کو مار ڈالو۔ تو کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا یارسول اللہ ؐ اس امت میں سے جس کے مار ڈالنے کا آپ نے حکم دیا ہے، کونسے کتے رکھنا ہمارے لئے حلال ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کہ لوگ آپ ؐ سے دریافت کرتے ہیں، کہ جانوران کے لئے حلال ہیں۔

اور ابن جریر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کو کتوں کے مار ڈالنے کے لئے بھیجا، وہ مارتے مارتے حوالی مدینہ میں پہنچے، تو آپ ؐ کے پاس عاصم بن عدی، اور سعد بن خثیمہ، اور عویمر بن ساعدہ آئے، اور عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان جانوروں میں سے کون سے ہمارے لئے حلال ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا الخ۔

نیز محمد بن کعب قرظی سے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا یارسول اللہ ؐ اس امت میں سے کونسی قسم کے ہمارے لئے حلال ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، نیز شعبی کے طریق سے عدی بن حاتم سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے شکاری کتوں کا حکم دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا، آپ ؐ نے اس کو جواب کچھ نہ دیا، تاآنکہ یہ آیت نازل ہوئی۔ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ۔

اور ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ عدی بن حاتم طائی اور زید بن مہلہل طائی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کتوں اور باز کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں، اور آل ذریح کے کتے، نیل گائے، جنگلی گدھے اور ہرنیوں کا شکار کر لیتے ہیں، اور حق تعالیٰ نے مُردار کو حرام کر دیا ہے، اب ہمارے لئے ان میں سے کونسی چیزیں حلال ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَآ اُحِلَّ لَھُمْ، قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الخ:

اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ

آج تمہارے لئے حلال چیزیں رکھی گئیں اور جو لوگ کتاب دیئے گئے ہیں اُن کا ذبیحہ تم کو

حِلٌّ لَّکُمْ ص وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ ز وَالْمُحْصَنٰتُ

حلال ہے۔ اور تمہارا ذبیحہ ان کو حلال ہے اور پارسا عورتیں بھی جو مسلمان ہوں

مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ

اور پارسا عورتیں ان لوگوں میں سے بھی جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں جبکہ تم اُن کو

مِنْ قَبْلِکُمْ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ

اُن کا معاوضہ دے دو اسی طرح سے کہ تم بیوی بناؤ نہ تو علانیہ بدکاری کرو

مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ یَّکْفُرْ

اور نہ خفیہ آشنائی کرو اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کریگا

بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ ز وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ

تو اس شخص کا عمل غارت جاوے گا اور وہ شخص آخرت میں

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۵ ع

زیاںکار ہوگا

ع ۵ / ۵ / ۱

حلال چیزیں

حج اکبر کے دن تمام حلال جانور ذبح شدہ تمہارے لئے حلال کر دیئے گئے اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے، ان کا ذبیحہ بھی تاوقتیکہ حلال جانور ہو، تمہارے لئے حلال ہے، جیسا کہ تمہارے ذبح کئے ہوئے جانور ان کے لئے حلال ہیں، چنانچہ یہود ونصاریٰ مسلمانوں کا ذبیحہ کھاتے ہیں۔

اور آزاد مسلمان پارسا عورتیں تمہارے لئے حلال، اور اسی طرح اہل کتاب کی آزاد پارسا عورتوں سے بھی تمہارے لئے شادی کرنا حلال ہے (مگر موجودہ زمانہ کے عیسائی اہل کتاب نہیں۔ عابد)

جب کہ تم ان کے لئے مہر مقرر کر دو اس طریقہ سے کہ تم ان کو بیوی بناؤ، نہ تو ان کے ساتھ علانیہ زنا کرو

اور نہ خفیہ آشنائی کرو، اگلی آیت اہل مکہ کی عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، انہوں نے مسلمان عورتوں پر فخر کیا تھا، تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ توحید کا منکر جنت کے ہاتھ سے نکل جانے اور دوزخ میں داخل ہونے کی وجہ سے سخت گھاٹے میں رہے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ

اے ایمان والو جب تم نماز کو اٹھنے لگو تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی

وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ

کہنیوں سمیت اور اپنے سروں پر ہاتھ پھیرو اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں

إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ

سمیت اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو۔ اور اگر

مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ

تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص استنجے سے آیا ہو

أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا

یا تم نے بیبیوں سے قربت کی ہو پھر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین سے تیمم کر لیا کرو۔

طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ مَا

یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لیا کرو اس زمین پر سے اللہ تعالیٰ کو یہ

يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ

منظور نہیں کہ تم پر کوئی تنگی ڈالیں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ تم کو

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

پاک صاف رکھے اور یہ کہ تم پر اپنا انعام تام فرماوے تاکہ تم شکر ادا کرو۔

طریقۂ وضو جب نماز کے وقت تم بے وضو ہو تو حق تعالیٰ نے وضو کرنے کا طریقہ سکھلا دیا، نیز اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت دھوؤ۔ اور غسل کی حاجت پر غسل کرو۔ اگلی آیت عبدالرحمن بن عوف رضہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ یعنی پانی کا استعمال مضر ہو یا زخم وغیرہ، یا اس کے علاوہ پیشاب یا پاخانہ کی حاجت سے فارغ ہوا ہو، یا ہمبستری کی ہو، اور پھر پانی پر قادر نہ ہو سکو تو دو ضربوں کے ساتھ پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ تم کو تیمم کے ذریعہ حدث اصغر اور اکبر سے پاک کرتا ہے اور تم پر اپنا انعام اس تیمم اور اجازت کے ذریعہ تمام کرنا ہے، تاکہ تم حق تعالیٰ کے انعام اور اس کی سہولت عطا کرنے کا شکر ادا کرو۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمانِ الٰہی: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ الخ امام بخاری رحمہ نے بواسطہ عمرو بن حارث، عبدالرحمن بن قاسم، قاسم رضہ، حضرت عائشہ رضہ سے روایت نقل کی ہے، فرماتی ہیں کہ میرا ایک ہار بیداء میں گر گیا۔ اور اس وقت ہم مدینہ منورہ آرہے تھے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اونٹ سے اتر کر اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر سو گئے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ اور انہوں نے زور سے میرے ایک مکا مارا، اور بولے تو نے ایک ہار کے لئے سب لوگوں کو روک دیا۔ اس کے بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور صبح کی نماز کا وقت آیا، تو پانی کی تلاش ہوئی مگر پانی نہ ملا۔ اس پر یہ آیت اِذَا قُمْتُمْ سے تَشْکُرُوْنَ تک نازل ہوئی، اس پر اُسید بن حضیر بولے، ابوبکر رضہ کے گھر والو! تمہاری برکت کی وجہ سے حق تعالیٰ نے لوگوں کو اتنی بڑی آسانی دی اور طبرانی نے بواسطہ عباد بن عبداللہ بن زبیر رضہ۔ حضرت عائشہ رضہ سے روایت نقل کی ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب میرے ہار کا جو کچھ معاملہ ہونا تھا۔ سو ہوا۔ اور اصحاب افک نے جو کچھ موشگافیاں کرنی تھیں، سو انہوں نے کیں، میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرے جہاد کے لئے روانہ ہوئی۔ وہاں بھی میرا ہار گر گیا۔ صحابہ کرام رضہ اس کی تلاش میں رک گئے، حضرت ابوبکر رضہ نے مجھے فرمایا اے لڑکی تو ہر ایک سفر میں لوگوں پر سختی اور پریشانی کا باعث بن جاتی ہے، تب حق تعالیٰ نے تیمم کی اجازت نازل فرمائی۔ پھر ابوبکر صدیق رضہ نے فرمایا تو برکت والی ہے ؛

دو ضروری فائدے :-

۱- امام بخاری رحمہ نے اس حدیث کو عمرو بن حارث کی روایت سے نقل کیا، اور اس میں اس بات کی تصریح ہے کہ تیمم کی آیت جو اس روایت میں مذکور ہے، وہ سورۂ مائدہ کی آیت ہے، اور اکثر راویوں نے صرف اتنا بیان کیا ہے کہ تیمم کی آیت نازل ہوئی، اور یہ نہیں بیان کیا کہ کون سی آیت نازل ہوئی، حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ یہ بہت مشکل چیز ہے میرے پاس اس کا کوئی علاج نہیں، کیونکہ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ حضرت عائشہ رضہ کا مقصود ان دونوں آیتوں میں سے کونسی آیت ہے، اور ابن بطال فرماتے ہیں کہ یہ سورۂ نساء کی آیت ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سورۂ مائدہ کی آیت، آیت وضوء کے ساتھ

مشہور ہے، اور سورۂ نساء کی آیت میں وضوء کا کوئی تذکرہ نہیں، اس بناء پر آیت تیمم کے ساتھ یہی آیت خاص ہے اور واحدی نے اسباب النزول میں اس حدیث کو سورۂ نساء کی آیت کے ماتحت بھی نقل کیا ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امام بخاری رح جس طرف مائل ہوئے ہیں کہ یہ سورۂ مائدہ کی آیت ہے، وہی چیز صحیح ہے۔ کیونکہ روایت مذکور میں اسکی تصریح ہے۔

۲- حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وضوء اس آیت کے نازل ہونے سے قبل ہی فرض تھی، اسی بناء پر پانی کی عدم موجودگی میں صحابۂ کرام رض نے اس آیت کے نزول کو زیادہ اہمیت دی۔ اور حضرت ابوبکر رض نے حضرت عائشہ رض کو جو کچھ فرمایا سو ٹھیک ہے، ابن عبدالبر فرماتے ہیں، تمام اہلِ مغازی کے نزدیک یہ بات مسلم ہے، کہ جس وقت سے نماز فرض ہوئی ہے، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بھی نماز بغیر وضوء کے نہیں پڑھی، اور اس چیز کا بے وقوف یا دیوانہ ہی انکار کرسکتا ہے۔ اور باوجودیکہ وضوء پر پہلے ہی سے عمل تھا۔ مگر آیت وضوء کے نازل کرنے میں یہ حکمت ہے، کہ وضوء کی فرضیت بھی قرآن کریم میں تلاوت کی جائے۔ اور دیگر حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ بھی احتمال ہے کہ وضو کی فرضیت کے ساتھ آیت وضو پہلے نازل ہوچکی ہو۔ پھر بقیہ آیت جس میں تیمم کا ذکر ہے وہ اس واقعہ میں نازل ہوئی ہو، امام سیوطی رح فرماتے ہیں کہ پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ وضوء کی فرضیت نماز کی فرضیت کے ساتھ مکہ مکرمہ ہی میں فرض ہوچکی تھی اور یہ آیت مدنی ہے ؎

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ

اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے انعام کو جو تم پر ہوا ہے یاد کرو اور اس کے اس عہد کو بھی جس کا تم سے معاہدہ کیا ہے

اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

جبکہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے سُنا اور مان لیا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ دلوں تک کی

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ

پوری باتوں کی پوری خبر رکھتے ہیں اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے لئے پوری پابندی کرنیوالے

لِلّٰهِ شُهَدَاۗءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ

انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے رہو اور کسی خاص لوگوں کی عداوت تم کو اس پر باعث

عَلٰٓي اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ

نہ ہوجائے کہ تم عدل نہ کرو عدل کیا کرو کہ وہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑧ وَعَدَ اللّٰهُ

اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری طرح اطلاع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ

ایسے لوگوں سے جو ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے کام کئے وعدہ کیا ہے کہ انکے لئے مغفرت اور ثواب

عَظِيْمٌ ⑨ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ

عظیم ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہمارے احکام کو جھوٹا بتلایا ایسے لوگ دوزخ

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑩

میں رہنے والے ہیں

احسانِ ربّانی

حق تعالیٰ اس احسان کو جو ایمان کے ذریعہ تم پر ہوا ہے اور عہد کو جو یثاق کے دن تم سے لیا ہے محفوظ رکھو، اور جن امور کا حق تعالیٰ نے تم کو حکم دیا، اور جن باتوں سے روکا ہے اس کی بجا آوری میں حق تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ دلوں میں جو کچھ وفاء عہد اور نقص ہے۔ اس سے وہ بخوبی واقف ہیں ؞

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کے انعام کو یاد کرو جو تم پر ہوا ہے جبکہ ایک قوم اس فکر

قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ

میں تھی کہ تم پر دست درازی کریں سو اللہ تعالیٰ نے ان کا قابو تم پر نہ چلنے دیا اور

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑪ ع

اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اہلِ ایمان کو حق تعالیٰ ہی پر اعتماد رکھنا چاہیئے۔

ع ۲ ۲

دوزخی بندے

اور عدل و انصاف پر جمے رہو۔ اور شریح بن شرحبیل کا بغض تمہیں بکر بن وائل کے حاجیوں کے ساتھ نا انصافی پر آمادہ نہ کرے عدل و انصاف کرنا

پرہیزگاروں کے لئے تقویٰ نے سے زیادہ قریب ہے۔ اور عدل وظلم میں حق تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ وہ ان باتوں کی پوری خبر رکھتے ہیں :-

مؤمنین اور اہلِ طاعت کے گناہوں کو حق تعالیٰ دنیا میں معاف فرمائے گا۔ اور جنت میں ان کو کامل ثواب عطا فرمائے گا، اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے منکر دوزخی ہیں۔

احسان کی یاد

نیز رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان رکھنے والو! حق تعالیٰ کے اس احسان کو جو اس نے تمہارے دشمنوں کو تم سے دور کر کے تم پر کیا ہے۔ یاد کرو جبکہ بنی قریظہ نے تم پر دست درازی کا ارادہ کیا تھا۔ اور اوامر خداوندی میں اس سے ڈرتے رہو، اور اہلِ ایمان پر یہ چیز لازم وضروری ہے کہ وہ حق تعالیٰ ہی پر توکل کریں :-

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ الخ۔ ابن جریر نے عکرمہ اور یزید بن ابی زیاد سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نکلے، اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضہ حضرت عثمان رضہ، حضرت عمر رضہ حضرت علی رضہ، حضرت طلحہ رضہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضہ بن عوف تھے، حتیٰ کہ کعب بن اشرف اور بنی نضیر کے یہودیوں کے پاس پہنچے، اور ان لوگوں سے ایک دیت کے بارے میں کچھ مدد کی ضرورت تھی، یہ بدبخت بولے اچھا آپ بیٹھو، ہم آپ کو کھانا کھلاتے ہیں، اور جس ضرورت کے لئے آپ آئے ہیں، اسے بھی پورا کرتے ہیں، چنانچہ آپ بیٹھ گئے، تو حیی بن اخطب نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس موقع سے زیادہ اچھا موقع تم کو کوئی نہیں ہاتھ آئے گا، العیاذ باللہ آپ پر پتھر پھینک کر قتل کر دو اور پھر ہمیشہ کی تکلیف دور ہو جائیگی چنانچہ وہ بہت بڑا پتھر آپ پر پھینکنے کے لئے لے کر آئے، مگر حق تعالیٰ نے اس پتھر کو ان کے ہاتھوں میں روکے رکھا، تا آنکہ جبریل امین آپ کے پاس تشریف لائے، اور آپ کو اس جگہ سے اٹھا لیا، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ الخ :-

یعنی اس انعام کو بھی یاد کرو جو تم پر ہوا ہے، جبکہ ایک قوم تم پر دست درازی کے فکر میں تھی الخ۔ نیز عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عاصم بن عمیر بن قتادہ، مجاہد، عبداللہ بن کثیر، ابومالک سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اور قتادہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ یہ آیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اسوقت نازل کی گئی کہ جب آپ کھجوروں کے ایک باغ میں جہاد میں تھے۔ تو بنو ثعلبہ اور بنو محارب نے آپ پر حملہ کا ارادہ کیا۔ چنانچہ انہوں نے آپکی طرف ایک اعرابی کو روانہ کیا، آپ آرام گاہ پر سو رہے تھے۔ اعرابی نے تلوار سونت کر نبی علیہ السلام سے کہا کہ اب آپ کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا، اللہ، تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی، اور وہ آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکا۔

اور ابونعیم نے دلائل نبوت میں بواسطہ حسن حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ بنی محارب میں سے غورث بن حارث نامی ایک شخص نے کہا، کہ تمہارے لئے العیاذ باللہ رسول اکرم

صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرتا ہوں، چنانچہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپکی تلوار آپکی گود میں تھی، وہ بولا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی تلوار تو دکھایئے، آپ نے فرمایا اچھا، چنانچہ اس نے تلوار لے کر سونت لی اور اس کو ہلا کر بدترین ارادہ کرنے لگا، اچانک حق تعٰ نے اس کو منہ کے بل گرادیا، اس نے کہا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ مجھ سے نہیں ڈرتے، آپؐ نے فرمایا نہیں، اس نے پھر کہا کہ آپ مجھ سے نہیں ڈرتے جبکہ تلوار میرے ہاتھ میں ہے، آپؐ نے فرمایا نہیں، حق تعٰ میری حفاظت فرمائے گا، اسکے بعد اس نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو تلوار واپس کردی، تب یہ آیت نازل ہوئی :۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ

اور اللہ تعٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار مقرر کیئے۔

اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ

اور اللہ تعٰ نے یوں فرمادیا کہ میں تمہارے پاس ہوں اگر تم نماز کی پابندی

الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ

رکھو گے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو گے اور میرے سب رسولوں پر ایمان لاتے رہو گے

وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعٰ کو اچھے طور پر قرض دیتے رہو گے تو میں ضرور تمہارے

وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ

گناہ تم سے دور کردوں گا اور ضرور تم کو ایسے باغوں میں داخل کردوں گا جنکے نیچے کو نہریں جاری

كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ⑫

ہونگی اور جو شخص اسکے بعد بھی کفر کریگا تو وہ بیشک راہ راست سے دور جا پڑا۔

راہ سے بھٹکنے والے } بنی اسرائیل سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تورات میں اقرار اور عہد لیا گیا تھا، کہ حق تعالٰی ہی کی عبادت کریں گے، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور بارہ قاصد اور بارہ سردار مقرر

کئے تھے، ہر ایک قبیلہ کے لئے ایک سردار اور ان سرداروں سے حق تعالیٰ نے یہ فرما دیا تھا کہ میری مدد تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم ان نمازوں کو جو میں نے تم پر فرض کی ہیں ادا کرتے رہو، اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیتے رہو، اور جو رسول تمہارے پاس آئیں، انکی تصدیق کرتے رہو، اور بذریعہ تلوار ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرتے رہو، تو میں کبائر کے علاوہ چھوٹے گناہوں کو مٹا دوں گا، اور ایسے باغات میں داخل کروں گا، جہاں درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ، شہد، پانی اور شراب کی نہریں جاری ہوں گی، بجز اس کے جو اس اقرار اور عہد و پیمان کے بعد سرتابی کرے گا، چنانچہ پانچ سرداروں کے علاوہ سب راہ راست سے بہک گئے ٭

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ

تو صرف انکی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے انکو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ہم نے انکے قلوب کو

قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا

سخت کر دیا اور وہ لوگ کلام کو اسکے مواقع سے بدلتے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ

حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ

ان کو نصیحت کی گئی تھی اس میں سے ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے اور آپکو آئے دن

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کسی نہ کسی خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے جو ان سے صادر ہوتی ہے بجز ان میں کے معدودے چند

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

شخصوں کے سو آپ ان کو معاف کیجئے اور ان سے درگزر کیجئے بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوش معاملہ لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

سرتابی کی سزا

سرتابی کرنے والوں کی سزا کا ذکر فرماتے ہیں، کہ ہم نے اس عہد شکنی کی بناء پر ان پر جزیہ کی سزا مسلط کر دی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا، کہ جس میں نور ایمان ہی نہ رہا۔ چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت اور آیت رجم کا تورات میں ذکر ہونے کے باوجود وہ اس میں تبدیلی کرنے لگے، اور تورات میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور نعت وصفت کے اظہار کا جو حکم دیا گیا تھا اس حصہ کو فراموش کر دیا۔

اے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ بنی قریظہ والے آپ کے ساتھ جو خیانت کرتے اور آپ کی نافرمانی کرتے رہتے ہیں۔ اس کی آپ کو اطلاع ہوتی رہتی ہے، بجز عبداللہ بن سلام رضؓ اور ان کے ساتھیوں کے آپ ان سے درگزر کیجئے اور کسی قسم کی کوئی دارو گیر نہ فرمائیے ؛

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے بھی ان کا عہد لیا تھا سو وہ بھی جو کچھ

مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ

ان کو نصیحت کی گئی تھی اس میں سے اپنا ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے تو ہم نے

وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ

ان میں باہم قیامت تک کے لئے بغض و عداوت ڈال دیا۔ اور ان کو اللہ تعا ان کا

بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾

کیا ہوا جتلا دیں گے۔

نصاریٰ کا دعویٰ

نصاریٰ نجران یہ دعویٰ کرتے رہتے ہیں، ہم نے ان سے بھی انجیل میں عہد لیا تھا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے، اور آپ کی نعت و صفت کو بیان کریں گے، اور حق تعالیٰ ہی کی عبادت کریں گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے، سو انہوں نے بھی جس چیز کا انھیں حکم دیا گیا تھا، اس میں سے ایک بڑے حصہ کو فراموش کر دیا، چنانچہ ہم نے یہود اور نصاریٰ کے درمیان یا اہل نجران کے نصاریٰ یعنی نسطوریہ، یعقوبیہ، سرقوبیہ اور ملکانیہ کے درمیان قتل و ہلاکت اور عداوت ڈال دی اور انکی یہ مخالفت، خیانت اور کتمان اور عداوت و دشمنی حق تعالیٰ ان کو جتلا دیں گے ؛

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا

اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے یہ رسول آئے ہیں کتاب میں سے جن امور کا تم اخفا

مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ ۵

کرتے ہو ان میں سے بہت سی باتوں کو تمہارے سامنے صاف صاف کھول دیتے ہیں اور بہت سے

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهْدِيْ

امور کو واگذاشت کر دیتے ہیں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشن چیز آئی اور ایک کتاب واضح

بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ

کہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کو جو رضائے حق کے طالب ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتے ہیں

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى

اور ان کو اپنی توفیق سے تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آتے ہیں اور ان کو

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۶﴾

راہ راست پر قائم رکھتے ہیں۔

حق پوشی

اے اہل کتاب تم ہمارے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت اور آیت رجم وغیرہ کو چھپاتے ہو، درآنحالیکہ ہم بہت سے امور کو واگذاشت کر دیتے ہیں، جو تم سے نہیں بیان کرتے۔ اور حق تعالیٰ روشن چیز یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے ذریعہ جو حلال وحرام کو بیان کرنے والی ہے، سلامتی کا راستہ یعنی دین اسلام بتلاتے ہیں، اور سلام حق تعالیٰ کا نام بھی ہے۔ اور ان کو اپنے حکم اور توفیق اور کرامت سے کفر سے ایمان کی طرف لاتے ہیں، اور پھر دین اسلام کے قبول کرنے کے بعد ان کو ثابت قدمی عطا کرتے ہیں۔ یہ یعقوبیہ فرقہ کا عقیدہ ہے ؎

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی یَاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا الخ ابن جریر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہود کے پاس رجم کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے، اور ان سے پوچھا کہ کون تم میں زیادہ عالم ہے۔ سب نے ابن صوریا کی طرف اشارہ کیا، آپ نے اس کو اس ذات کی قسم دے کر جس نے تورات کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا، اور کوہ طور کو ان پر اٹھایا، اور ان سے تمام مواثیق لئے، پوچھا تو بولا جب زنا ہم میں زیادہ ہوتا ہے، تو سو کوڑے مارتے ہیں، اور سر مونڈ دیتے ہیں، چنانچہ آپ نے ان پر رجم کا فیصلہ کیا، تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے یہ رسول آئے ہیں الخ ؎

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط

بلاشبہ وہ لوگ کافر ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عین مسیح ابن مریم ہے۔

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ

آپ یوں پوچھئے کہ اگر ایسا ہے تو یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم

ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ

کو اور انکی والدہ کو اور جتنے زمین میں ہیں ان سب کو ہلاک کرنا

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ

چاہیں تو کوئی شخص ایسا ہے جو خدا تعالیٰ سے انکو ذرا بھی بچا سکے، اور اللہ تعالیٰ ہی

مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾ وَقَالَتِ

کے لئے خاص ہے۔ حکومت آسمانوں پر اور زمین پر اور جتنی چیزیں ان دونوں کے درمیان ہیں ان پر اور وہ جس چیز کو

الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ

چاہیں پیدا کر دیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے اور یہود و نصاریٰ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اسکے محبوب ہیں

فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ

آپ یہ پوچھئے کہ اچھا تو پھر تم کو تمھارے گناہوں کے عوض عذاب کیوں دیں گے بلکہ تم بھی منجملہ اور مخلوقات کے

خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

ایک معمولی آدمی ہو اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے بخشیں گے اور جس کو چاہیں گے سزا دیں گے۔

مسکت سوال

محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ نصاریٰ سے پوچھئے کہ اگر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ اور بندوں کو ہلاک کرے، تو اس کے عذاب کے روکنے پر کون قادر ہے؟ زمین و آسمان کے خزانے تمام مخلوقات اور یہ عجائبات اسی کے ہیں، جس طرح چاہے خواہ بغیر باپ ہی کے یا باپ کے ساتھ پیدا کر دے، وہ مخلوقات کے پیدا کرنے اور اولیاء کو ثواب اور دشمنوں کو عذاب دینے پر قادر ہے، مدینہ منورہ کے یہودی اور نجران کے عیسائی کہتے ہیں، کہ ہم حق تعالیٰ کے دین پر ایسے قائم ہیں، جیسا کہ اس کے بیٹے اور محبوب یا بمثل اولاد اور معشوقوں کے مقبول ہیں، اور ہم انبیاءؑ کی اولاد ہیں:

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان یہودیوں سے دریافت کیجئے کہ تم نے چالیس دن تک جو گوسالہ کی پرستش کی، اگر تم خدا کے بیٹے ہو تو پھر خدا نے تم کو کیوں سزا دی، کیا باپ اپنے بیٹے کو آگ میں جلا سکتا ہے بلکہ خدا کی مخلوق اور اس کے بندے ہو، یہودیت اور نصرانیت سے جو توبہ کرتا ہے حق تعٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں، اور جو اسی پر مرتا ہے اسے عذاب دیتا ہے ؂

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمانِ الٰہی وَقَالَتِ الْيَهُودُ الخ ابن اسحٰق نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نعمان بن قصی، بحر بن عمر، اور شاس بن عدی آئے، سب نے آپ سے گفتگو کی، اور آپ نے ان سے گفتگو کی، اور ان کو حق تعالیٰ کی طرف بلایا اور اس کے عذاب سے ڈرایا۔ تو وہ کہنے لگے۔ ہم نہیں ڈرتے، اور نصاریٰ کی طرح کرنے لگے، اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم ہم حق تعٰ کے بیٹے ہیں اور محبوب ہیں، تب حق تعٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی یہود اور نصاریٰ دعویٰ کرتے ہیں الخ۔

نیز ابن عباس رضؓ ہی سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو اسلام کی دعوت دی اور اس کی طرف رغبت دلائی تو انہوں نے انکار کیا، اس پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعد رضؓ بن عبادہ بولے، اے گروہ یہود، حق تعالیٰ سے ڈرو، خدا کی قسم تم یہ بخوبی جانتے ہو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آپ کی بعثت سے قبل تم لوگ ہی ہم سے آپ کا ذکر کیا کرتے تھے، اور آپؐ کے اوصاف بیان کرتے تھے، اس پر رافع بن حرمیلہ اور وہب بن یہودا بولے کہ ہم نے تم سے یہ بیان نہیں کیا، اور موسیٰؑ کے بعد حق تعالیٰ نے نہ کوئی کتاب نازل کی اور نہ کسی بشیر اور نذیر کو بھیجا، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ الخ۔ اے اہلِ کتاب تمہارے پاس ہمارے یہ رسول الخ ؂

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَاِلَيْهِ

اور اللہ ہی کی ہے سب حکومت آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے ان میں

الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا

بھی اور اللہ ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے یہ رسول آپہنچے

يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْٓا

جو کہ تم کو صاف صاف بتلاتے ہیں ایسے وقت میں کہ رسولوں کا سلسلہ موقوف تھا تاکہ تم یوں نہ کہنے لگو کہ

مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ز فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ

ہمارے پاس کوئی بشیر اور نذیر نہیں آیا سو تمہارے پاس بشیر اور نذیر آچکے ہیں اور اللہ تعالیٰ

وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾ ع

ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں

اتمام حجت } مؤمن ہو یا کافر سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، جب رسولوں کا سلسلہ بند ہو گیا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوامر و نواہی خداوندی تمہارے پاس لیکر آئے، تاکہ قیامت کے دن تم یوں نہ کہنے لگو کہ جنت کی بشارت اور دوزخ سے ڈرانے والا ہمارے پاس کوئی نہیں آیا، یقیناً رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس آئے، اور حق تعالیٰ رسولوں کے بھیجنے اور جو رسولوں کی دعوت پر لبیک کہے، اس کو ثواب دینے اور منکر کو سزا دینے پر قادر ہیں ::

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ

اور وہ وقت بھی ذکر کے قابل ہے جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کے انعام کو

عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ

جو کہ تم پر ہوا ہے یاد کرو جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بہت سے پیغمبر بنائے اور تم کو صاحب ملک بنایا

مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا

اور تم کو وہ چیزیں دیں جو دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیں اے میری قوم اس متبرک

الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِىْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا

ملک میں داخل ہو کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حصہ میں لکھ دیا ہے اور پیچھے واپس

عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى

مت چلو کہ پھر بالکل خسارے میں پڑ جاؤ گے کہنے لگے اے موسیٰؑ وہاں تو

اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى

بڑے بڑے زبردست آدمی ہیں اور ہم تو وہاں ہرگز قدم نہ رکھیں گے جب تک کہ

یَخْرُجُوْا مِنْهَا ج فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

کہ وہ وہاں سے نہ نکل جائیں ہاں اگر وہ وہاں سے کہیں اور چلے جائیں تو ہم بیشک جانے کو تیار ہیں

بنی اسرائیل کا خوف

تم لوگ فرعون کے غلام تھے، تمھیں صاحب ملک بنایا، اور وادی تیہ میں تم کو من وسلوٰی دیا، جو دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہیں دیا، اور سرزمین دمشق، فلسطین اور بعض اردن میں داخل ہو، جو حق تعالیٰ نے تم کو عطا کی ہے، اور اسے تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی میراث بنایا ہے، اور پیچھے واپس مت چلو، کیونکہ عذاب خداوندی کی بنا پر جس کی وجہ سے تم سے من وسلوٰی چھین لیا جائے گا، خسارہ اور نقصان میں پڑ جاؤ گے بنی اسرائیل نے کہا وہاں تو بڑے زبردست لوگ ہیں، ہم ایسی سرزمین میں نہیں جائیں گے، اور زبردست لوگوں سے ڈرنے والے بارہ آدمی تھے :-

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا

ان دو شخصوں نے جو کہ ڈرنے والوں میں سے تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا تھا کہا کہ تم اُن پر

عَلَيْهِمُ الْبَابَ ج فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۵ ج وَعَلَى اللّٰهِ

دروازہ تک تو چلو سو جس وقت تم دروازہ میں قدم رکھو گے اسی وقت غالب آجاؤ گے اور

فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ

اللہ پر نظر رکھو اگر تم ایمان رکھتے ہو کہنے لگے کہ اے موسیٰؑ ہم تو ہرگز کبھی بھی وہاں

اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا

قدم نہ رکھیں گے جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں تو آپ اور آپ کے اللہ میاں چلے جائیے اور دونوں

قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ

لڑ بھڑ لیجئے ہم تو یہاں سے سرکتے نہیں موسیٰؑ دعا کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار میں اپنی جان اور

فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا

اپنے بھائی پر البتہ اختیار رکھتا ہوں سو آپ ہم دونوں کے اور اس بے حکم قوم کے درمیان فیصلہ فرما دیجئے ارشاد ہوا

مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ج يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ ط

تو یہ ملک ان کے ہاتھ چالیس برس تک نہ لگے گا۔ یوں ہی زمین میں سر مارتے

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ ع

پھریں گے سو آپ اس بے حکم قوم پر غم نہ کیجئے۔

حضرت موسیٰ کی دلجوئی

مگر یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا جو حق تعالیٰ سے ڈرتے تھے انہوں نے حضرت موسیٰؑ کی تائید میں فرمایا، حق تعالیٰ پر توکل کر کے داخل ہو جاؤ اس کے معنی بھی بیان کئے گئے ہیں۔ کہ یہ دونوں شخص حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ڈرتے تھے۔ اور انکے زبردست لوگوں میں سے تھے، مگر حق تعالیٰ نے ان پہ انعام فرما کر انھیں دولتِ توحید سے بہرہ ور فرمایا۔ مگر قوم بولی آپ اور آپ کا پروردگار یا ہارون اور تم چلے جاؤ، تمہاری مدد کرے گا، جیسا کہ تم دونوں کی فرعون اور اس کی قوم کے مقابلہ کے وقت مدد کی ہے، ہم انتظار میں یہیں بیٹھے ہیں،

حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے میرے پروردگار میں تو اپنی جان اور اپنے بھائی کا اختیار رکھتا ہوں، ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے، حق تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ اب ان پر اس جگہ داخل ہونا حرام ہو گیا۔ یہ وادی تیہ ہی جس کی مسافت ساٹھ فرسخ کے بقدر ہے گردش کھاتے رہیں گے نہ یہ وہاں سے نکل سکیں گے۔ اور نہ کوئی ان کو راستہ ہی ملے گا۔ اب آپ غم نہ کیجئے ؛؛

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ م اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا

اور آپ ان اہل کتاب کو آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر پڑھ کر سنایئے جبکہ دونوں نے ایک ایک

فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط قَالَ

نیاز پیش کی اور ان میں سے ایک کی تو مقبول ہو گئی اور دوسرے کی مقبول نہ ہوئی وہ دوسرا

لَاَقْتُلَنَّكَ ط قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾

کہنے لگا کہ میں تجھ کو ضرور قتل کروں گا۔ اس ایک نے جواب دیا کہ خدا تو متقیوں ہی کا عمل قبول کرتے ہیں

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ

اگر تو مجھ پر میرے قتل کرنے کے لئے دست درازی کرے گا تب بھی میں تجھ پر تیرے قتل کرنے کے لئے

وقف لازم · النصف · ع ۷ / ۸

اِلَیْکَ لِاَقْتُلَکَ ج اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾

ہرگز دست درازی کرنے والا نہیں۔ میں تو خدائے پروردگار عالم سے ڈرتا ہوں

اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِکَ فَتَکُوْنَ مِنْ

میں یوں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ سب اپنے سر رکھ لے پھر تو دوزخیوں

اَصْحٰبِ النَّارِ ج وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾

میں شامل ہو جاوے اور یہی سزا ہوتی ہے ظلم کرنے والوں کی۔

لائق عبرت واقعہ } اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ بذریعہ قرآن کریم یہ قصہ بھی سنائیے کہ ہابیل کی قربانی قبول ہو گئی، اور قابیل کی قربانی قبول نہ ہوئی۔ تو قابیل نے ہابیل سے کہا، میں تجھے قتل کروں گا، ہابیل نے کہا کیوں قابیل نے کہا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری قربانی تو قبول کرلی، اور میری قربانی قبول نہیں کی، ہابیل نے کہا جو قول و فعل میں سچے ہوتے ہیں اور ان کے قلوب پاکیزہ ہوتے ہیں، ان کا عمل قبول ہوتا ہے، اور تو پاکیزہ قلب والا نہیں، اور اگر تو ظلماً مجھ پر دست درازی کرے گا، تو میں تو ایسا نہیں کروں گا، تاکہ میرے خون سے پہلے جو تیرے اور گناہ ہیں اور میرے جو گناہ ہیں تو سب اپنے سر رکھ لے، تاکہ تو دوزخ والا ہو جائے۔ کیونکہ ظلم کر کے جو حسد سے تجاوز کرتے ہیں، انکی سزا دوزخ ہی ہے ⁂

فَطَوَّعَتْ لَہٗ نَفْسُہٗ قَتْلَ اَخِیْہِ فَقَتَلَہٗ فَاَصْبَحَ مِنَ

سو اس کے جی نے اس کو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا پھر اس کو قتل ہی

الْخٰسِرِیْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ

کر ڈالا جس سے بڑے نقصان اُٹھانے والوں میں شامل ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا کہ وہ زمین کو

لِیُرِیَہٗ کَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَۃَ اَخِیْہِ ط قَالَ یٰوَیْلَتٰٓی اَعَجَزْتُ

کھودتا تھا تاکہ وہ اس کو تعلیم کر دے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طریقہ سے چھپاوے کہنے لگا افسوس

اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَۃَ اَخِیْ ج

میری حالت پر کیا میں اس سے بھی گیا گزرا کہ اس کوے ہی کی برابر ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا،

فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿٣١﴾ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا

سو بڑا شرمندہ ہوا اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا

عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ

کہ جو شخص کسی شخص کو بلا معاوضہ دوسرے شخص کے یا بدون

فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ

کسی فساد کے جو زمین میں اس سے پھیلا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔

اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ

اور جو شخص کسی شخص کو بچا لیوے تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا، اور بنی اسرائیل کے

رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ

پاس ہمارے بہت سے پیغمبر بھی دلائل واضحہ لے کر آئے پھر اس کے بعد بھی بہتیرے ان میں سے

فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿٣٢﴾

دنیا میں زیادتی کرنے والے ہی رہے۔

قابیل کی قساوت

تو اس کے جی نے اسے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا، جس سے سزا کی بنا پر بڑا نقصان اٹھانے والا ہو گیا۔ بحکم الٰہی ایک کوا دوسرے مرے ہوئے کوے کو چھپانے کے لئے زمین کھود رہا تھا، تاکہ قابیل بھی دیکھ لے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو مٹی میں چھپائے۔

تو یہ دیکھ کر بولا، افسوس میں تو اس تدبیر سے بھی گیا گذرا، کہ میں اپنے بھائی کی لاش کو مٹی ہی میں چھپا دیتا، چنانچہ وہ اول وہلہ میں اپنے بھائی کی لاش نہ چھپا دینے پر شرمندہ ہوا، اور اس کے قتل کرنے پر اسے کوئی شرمندگی نہیں ہوئی۔

قابیل کے ہابیل کو ظلماً قتل کرنے کی وجہ سے تورات میں بنی اسرائیل پر یہ مقرر کر دیا ہے، کہ جو کسی کو جان کر قتل کرے تو ایک شخص کے قتل کی بنا پر اس پر دوزخ لازم ہو گئی، جیسا کہ وہ تمام انسانوں کو مار ڈالے، اور جو شخص قتل سے اپنا ہاتھ روکے، تو ایک شخص سے ہاتھ روکنے کی وجہ سے اس کے لئے

جنت ثابت ہو گئی، جیسا کہ تمام لوگوں کے قتل سے اس نے ہاتھ روک لیا۔
اور بنی اسرائیل کی طرف اوامر و نواہی اور دلائل کے ساتھ بہت سے رسول آئے مگر انکے باوجود وہ مشرک ہی رہے :۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول ؐ سے لڑتے ہیں اور ملک میں

فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ

فساد پھیلاتے پھرتے ہیں انکی یہی سزا ہے کہ قتل کیے جاویں یا سولی دیے جائیں

وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ

یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا زمین پر سے نکال دیئے جائیں

خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾

یہ اُنکے لئے دنیا میں سخت رسوائی ہے اور اُن کو آخرت میں عذاب عظیم ہوگا۔

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا

ہاں مگر جو لوگ قبل اس کے کہ تم ان کو گرفتار کرو توبہ کرلیں تو جان لو کہ بیشک

اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾

اللہ تعالیٰ بخش دیں گے مہربانی فرمادیں گے۔

ع ۵ / ۹

نافرمانی کا مآل

بنی کنانہ کی قوم نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تھا، تاکہ مشرف باسلام ہو جائیں، مگر ہلال بن عویمر کی قوم نے جو مشرک تھے ان کو مار ڈالا، اور ان کا ساز و سامان سب چھین لیا، تو حق تعالیٰ ان کی سزا بیان فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کی جو حق تعالیٰ اور اس کے رسول کا انکار کرتے ہیں اور زمین میں گناہ اور قتل اور لوٹ مار کرتے ہیں، یہی سزا ہے، کہ جس حالت میں انہوں نے صرف قتل کیا ہو، اور مال نہ لیا ہو، تو ان کو قتل کر دیا جائے، اور اگر مال بھی لیا ہو تو انکو سولی پر

چڑھا دیا جائے، اور اگر صرف ظلماً مال ہی لیا ہو، اور کسی کو قتل نہ کیا ہو، تو دایاں ہاتھ اور بایاں پیر کاٹ دیا جائے۔ اور اگر راستہ میں صرف لوگوں کو ڈرایا ہو۔ اور کسی کا مال نہ چھینا ہو، اور نہ قتل کیا ہو، اور پھر فوراً ہی پکڑے گئے، تو ان کی سزا یہ ہے، کہ ان کو جیل خانہ میں بند کر دیا جائے، تاوقتیکہ نیکی اور توبہ کے آثار کمال کے ساتھ ظاہر ہو جائیں اور جو شخص توبہ نہیں کریگا اسے آخرت میں دنیا سے سخت عذاب دیا جائے گا۔ البتہ جو پکڑے جانے سے پہلے کفر و شرک سے توبہ کرلیں تو حق تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو معاف فرمانے والے ہیں

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ الخ ابن جریر نے یزید بن ابی حبیب سے نقل کیا ہے کہ عبدالملک بن مروان نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس آیت کریمہ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ الخ کے بارے میں دریافت کرنے کے متعلق لکھا، انہوں نے جواب میں لکھا، کہ یہ آیت اصحاب عرینہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے، اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا تھا، اور آپ کے اونٹوں کو ہانک لے گئے تھے، پھر جریر سے بھی اسی طرح روایت نقل کی ہے، اور عبدالرزاق نے ابو ہریرہ رضہ سے بھی اسی طرح روایت نقل کی ہے ؞

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کا قرب ڈھونڈو اور اللہ کی راہ میں

وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

جہاد کیا کرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے یقیناً جو لوگ کافر ہیں

كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ

اگر اُن کے پاس تمام دنیا بھر کی چیزیں ہوں اور اُن چیزوں کے ساتھ

مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ

اتنی چیزیں اور بھی ہوں تاکہ وہ اس کو دے کر روز قیامت کے عذاب سے چھوٹ جاویں

مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۳۶﴾ یُرِیْدُوْنَ اَنْ

تب بھی وہ چیزیں ان سے ہرگز قبول نہ کی جاویں گی اور ان کو دردناک عذاب ہوگا۔ اس بات کی خواہش کرینگے

يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا ج وَلَهُمْ عَذَابٌ

کہ دوزخ سے نکل آویں اور وہ اس سے کبھی نہ نکلیں گے اور اُن کو عذاب

مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا

دائمی ہوگا اور جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے سو ان دونوں کے دا ہنے

جَزَآءً ۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

ہاتھ (گٹے پر سے) کاٹ ڈالو ان کے کردار کے عوض میں بطور سزا کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ

اللہ تعالیٰ بڑے قوت والے ہیں (جو سزا چاہیں مقرر فرمائیں) بڑے حکمت والے ہیں (کہ مناسب ہی

عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾

سزا مقرر فرماتے ہیں) پھر جو شخص توبہ کرلے اپنی اس زیادتی کرنے کے بعد اور اعمال کی

درستی رکھے تو بیشک اللہ تعالیٰ اس پر توجہ فرماویں گے بیشک اللہ تعالیٰ بڑے مغفرت والے ہیں (کہ اسکا گناہ معاف کردیا) بڑی رحمت والے ہیں

بھلائی کی ترغیب

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان رکھنے والو اوامر خداوندی میں اس سے ڈرو، اور درجات عالیہ کو طلب کرو، یا یہ کہ اعمال صالحہ کے ذریعہ قرب خداوندی طلب کرو، تاکہ حق تعالیٰ کے غصّہ اور عذاب سے نجات حاصل پاؤ، اور مطمئن ہو، اگر ان کفار کے پاس تمام دنیا کا مال بلکہ اس سے دوگنا اور ہو، اور پھر اسے اپنی جانوں کے فدیہ میں ادا کریں، تب بھی یہ فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا، اور دوزخ سے کسی طرح بھی نہیں نکلیں گے، اور ہمیشہ عذاب میں رہیں گے، جس میں کبھی کوئی انقطاع نہیں ہوگا۔

چور مرد اور چور عورت کے داہنے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں، یہ انکی چوری کی سزا ہے۔ اور یہ ان کے لئے حق تعالیٰ کی طرف سے گرفت ہے۔ وہ چور کو سزا دینے میں غالب اور ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ کرنے میں حکیم ہے۔ پھر جو چوری اور قطع ید کے بعد توبہ کرکے اپنی اصلاح کرے، تو توبہ کرنے والے کی حق تعالیٰ مغفرت فرمانے والے ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ الخ۔ امام احمد وغیرہ نے عبداللہ بن عمرو رضی سے نقل کیا ہے کہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک عورت نے چوری کی تو اسکا داہنا ہاتھ کاٹ دیا گیا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میری توبہ کی گنجائش ہے۔ تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فَمَنْ تَابَ الخ، یعنی پھر جو شخص توبہ کرے اپنی زیادتی کے بعد الخ :

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ یُعَذِّبُ

کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ ہی کے لئے ثابت ہے حکومت سب آسمانوں اور زمین کی، وہ جس کو چاہیں

مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۰﴾

سزا دیں اور جس کو چاہیں معاف کر دیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ مِنَ

اے رسول جو لوگ کفر میں دوڑ دوڑ گرتے ہیں آپ کو مغموم نہ کریں خواہ وہ ان لوگوں میں

الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ ج

سے ہوں جو اپنے منہ سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور اُن کے دل یقین لائے نہیں اور خواہ وہ

وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ

ان لوگوں میں سے ہوں جو کہ یہودی ہیں یہ لوگ غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں آپکی باتیں دوسری قوم کی

اٰخَرِیْنَ ۙ لَمْ یَاْتُوْكَ ؕ

خاطر سے کان دھر دھر سنتے ہیں جس قوم کے یہ حالات ہیں۔

مالکِ کائنات — اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا قرآن کریم میں اس کا علم نہیں کہ آسمان و زمین کے تمام خزانے اسی کے ملک ہیں، جو عذاب کا مستحق ہے۔ اسے عذاب اور جو مغفرت کا اہل ہے اس کی مغفرت فرماتے ہیں۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو لوگ کفار کے ساتھ دنیوی اور اخروی معاملات میں دوستی کے لئے سبقت کرتے ہیں، آپ کو وہ مغموم نہ کریں، وہ اپنی زبانوں سے کہتے ہیں کہ ہم نے دل سے تصدیق کی، مگر ان منافق یعنی عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے دلوں نے تصدیق نہیں کی، اور خواہ وہ بنو قریظہ کے یہودی کعب اور اسکے ساتھی ہوں،

عندالمتقدمین ۳ع

وہ بنو قریظہ کے یہودی کعب اور اس کے ساتھی ہوں وہ اہل خیبر کی وجہ سے یہ باتیں سنتے ہیں، اور اہل خیبر میں جن باتوں کا ظہور ہوا، بنو قریظہ نے ان کے متعلق آپ سے دریافت کیا تھا :

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ الخ کے، امام احمد اور ابو داؤد نے ابن عباس رضہ سے نقل کیا ہے، کہ حق تعالیٰ نے یہودیوں کی دو جماعتوں کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی ہے، جن میں سے ایک جماعت دوسری جماعت پر زمانۂ جاہلیت میں غالب آگئی تھی، تا آنکہ دونوں کا میل جول ہوگیا، پھر دونوں نے مل کر یہ طے کر لیا، کہ جس ذلیل و مغلوب آدمی کو کوئی معزز یعنی غالب آدمی قتل کردے، تو اس کی دیت پچاس وسق ہے۔ اور جس معزز آدمی کو کوئی ذلیل مار ڈالے تو اس کی دیت سو وسق ہے، تو یہ لوگ اسی چیز پر جمے رہے، تا آنکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے، تو ایک ذلیل نے ایک معزز کو مار ڈالا۔ اس معزز کے خاندان والوں نے قاصد بھیجا، کہ سو وسق دیت کے دو، تو ذلیل فریق نے کہا، کہ یہ چیز دو قبیلوں میں کیسے ہو سکتی ہے۔ جبکہ دونوں کا دین ایک، دونوں کی نسبت ایک، اور دونوں کا شہر ایک اور پھر بعض کی دیت آدھی، ہم تم لوگوں سے ڈر کر خوف و پریشانی میں پوری دیتے دے، دیا کرتے تھے۔

اب جبکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، تو ہم تم کو دیت نہیں دیں گے، قریب تھا کہ ان دو قبیلوں میں جنگ ہو جاتی مگر یہ دونوں قبیلے اس بات پر راضی ہو گئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے درمیان فیصل بنالیں۔ چنانچہ منافقین میں سے کچھ لوگ آپ کے پاس پہنچے، تاکہ آپ کی رائے معلوم کریں، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، یعنی اے رسول جو لوگ کفر میں دوڑ دوڑ کر گرتے ہیں۔ الخ۔

اور امام احمد و امام مسلم نے براء بن عازب رضہ سے نقل کیا ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کچھ یہودی گذرے، جن کی صورتیں سیاہ اور ان کے کوڑے لگے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا تمہاری کتاب میں زانی کی یہی سزا ہے وہ بولے ہاں۔ آپ نے ان کے عالموں میں سے ایک شخص کو بلایا، اور فرمایا کہ میں تجھے اس ذات کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں، جس نے تورات حضرت موسیٰ علیہ پر نازل فرمائی، کیا تمہاری کتاب میں زانی کی یہی سزا ہے وہ بولا نہیں، اور اگر آپ اس طریقہ سے مجھے قسم نہ دیتے تو میں آپکو نہ بتلاتا، ہماری کتاب میں زانی کی سزا سنگسار کردینا ہے۔ مگر ہمارے شریف لوگوں میں یہ بکثرت ہوگیا تھی لہٰذا ہم میں سے جب کوئی شریف زنا کرتا ہے تو ہم اسے چھوڑ دیتے ہیں، اور جس وقت کوئی کمزور زنا کرتا ہے تو اس پر حد نافذ کرتے ہیں۔

اس کے بعد ہم نے آپس میں کہا کہ آؤ کوئی ایسی سزا مقرر کرلیں، جو شریف اور ضعیف دونوں پر نافذ کر دیا کریں۔

تو منہ کالا کرنے اور کوڑے لگا دینے پر ہمارا اتفاق ہوگیا۔ تب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہ العالمین میں پہلا وہ شخص ہوں کہ جس نے تیرے حکم کو زندہ کیا جب لوگ اس کو ختم کرچکے تھے :

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ج يَقُوْلُوْنَ

کردہ آپکے پاس نہیں آئے کلام کو بعد اسکے کہ وہ اپنے موقع پر ہوتا ہے. بدلتے رہتے ہیں کہتے ہیں کہ

اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ط

اگر تم کو یہ حکم ملے تب، تو اس کو قبول کر لینا اور اگر تم کو یہ حکم نہ ملے تو احتیاط رکھنا اور جس کا خراب ہونا

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ط

خدا ہی کو منظور ہو تو اُس کے لئے اللہ سے تیرا کچھ زور نہیں چل سکتا - یہ لوگ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ط لَهُمْ

ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو ان کے دلوں کا پاک کرنا منظور نہیں ہوا اُن لوگوں کیلئے

فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ صلے ج وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (۴۱)

دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں اُن کے لئے سزائے عظیم ہے۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ط فَاِنْ جَآءُوْكَ

یہ لوگ غلط باتوں کے سننے کے عادی ہیں بڑے حرام کے کھانے والے ہیں تو اگر یہ لوگ

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ج وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ

آپکے پاس آویں تو خواہ آپ اُن میں فیصلہ کر دیجئے یا ان کو ٹال دیجئے اور اگر ان کو ٹال ہی دیں

فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ط وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

تو ان کی مجال نہیں کہ آپ کو ذرا بھی ضرر پہنچا سکیں، اور اگر آپ فیصلہ کریں تو اُن میں عدل

بِالْقِسْطِ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (۴۲) وَكَيْفَ

کے موافق فیصلہ کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور وہ آپ سے

يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ

کیسے فیصلہ کراتے ہیں حالانکہ اُن کے پاس توراۃ ہے جس میں اللہ کا حکم ہے۔

ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَآ أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾

پھر اُسکے بعد ہٹ جاتے ہیں اور یہ لوگ ہرگز اعتقاد والے نہیں

یہود کی تحریف

انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت اور رجم کے حکم میں باوجودیکہ توراۃ میں اس کا تذکرہ ہے، تبدیلی کی ہے۔ اور انکے سردار کمزوروں سے یا یہ کہ عبداللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھی دوسروں سے کہتے ہیں۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں زانی کے کوڑے لگانے کا حکم دیں، تو اسے قبول کرلو، اور اس پر عمل کرو۔ اور اگر کوڑوں کا حکم نہ دیں، بلکہ سنگسار کرنے کا حکم دیں یعنی اگر تمہاری خواہشات کے مطابق حکم نہ ہو، تو اس کی احتیاط کرو، اور اسے قبول مت کرو، اور جس کا کفروشرک اور ذلت ورسوائی خدا ہی کو منظور ہو، تو اسے عذاب الٰہی سے کون نجات دے سکتا ہے ؀

لباب النقول فی اسباب النزول

چنانچہ آپ نے زانی کے بارے میں حکم دیا، اسے سنگسار کیا گیا، تب حق تعالیٰ نے فخذوہ تک یہ آیت نازل فرمائی۔ یہودی کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، اگر وہ منہ کالا کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں، تو اس کی تعمیل کرو، اور اگر سنگسار کرنے کا حکم دیں تو اس سے بچو، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی کہ جو شخص خدا کے نازل کئے ہوئے حکم کے موافق فیصلہ نہ کرے تو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہیں ؀

إِنَّآ أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا

ہم نے توریت نازل فرمائی تھی جس میں ہدایت تھی اور وضوح تھا انبیاءؑ جو کہ

النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ أَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ

اللہ تعالیٰ کے مطیع تھے اس کے موافق یہود کو حکم دیا کرتے تھے اور اہل اللہ اور علماء بھی

وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ

بوجہ اس کے کہ ان کو اس کتاب اللہ کی نگہداشت کا حکم دیا تھا اور وہ اسکے اقراری

شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا

ہو گئے تھے۔ سو تم بھی لوگوں سے اندیشہ مت کرو اور مجھ سے ڈرو

بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ

اور میرے احکام کے بدلہ میں متاع قلیل مت لو اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم

فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۴﴾

نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں۔

یہود اور منافقین کا حال } یہ یہود اور منافقین ایسے ہیں کہ مکر و خیانت اور کفر پر اصرار سے ان کی پاکی ہی منظور نہیں، ان کو قتل اور جلا وطن ہونے کا عذاب دیا جائے گا، اور آخرت کا عذاب اس دنیاوی عذاب سے بہت سخت ہوگا۔

احکام خداوندی میں تبدیلی کر کے یہ لوگ رشوت اور حرام کھانے والے ہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپکے پاس بنو قریظہ اور نضیر یا خیبر والے آئیں تو آپ چاہے ان کے درمیان سنگسار کرنے کا فیصلہ فرما دیجئے، یا اعراض کیجئے، یہ آپ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اور اگر آپ فیصلہ فرمائیں تو رجم کا فیصلہ فرمائیں، کیونکہ حق تعالیٰ عدل کرنے والوں اور کتاب اللہ کے حکم رجم پر عمل کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ اور تعجب ہے کہ یہ آپ سے فیصلہ کیوں کراتے ہیں جب کہ توراۃ میں رجم کا حکم موجود ہے۔ اور پھر توراۃ اور قرآن کریم کے حکم سے ہٹ جاتے ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول } اور حمیدی نے اپنی مسند میں جابر بن عبداللہؓ سے روایت نقل کی ہے۔ کہ فدک والوں میں سے ایک شخص نے زنا کیا تو فدک والوں نے مدینہ منورہ کے کچھ یہودیوں کے پاس لکھا۔ کہ اسکے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو، اگر آپ کوڑے لگانے کا حکم دیں تو یہ آپ سے لے لو، اور اگر سنگسار کرنے کے بارے میں فرمائیں تو اس سے بچو، چنانچہ یہودیوں نے آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اس پر آیت کا یہ حصہ نازل ہوا۔ فَاِنۡ جَآءُوۡکَ فَاحۡکُمۡ الخ۔ اور بیہقی نے دلائل میں ابو ہریرہ رضہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

وَکَتَبۡنَا عَلَیۡہِمۡ فِیۡہَاۤ اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ ۙ وَالۡعَیۡنَ

اور ہم نے ان پر اس میں یہ بات فرض کی تھی کہ جان بدلے جان کے اور آنکھ بدلے

بِالۡعَیۡنِ وَالۡاَنۡفَ بِالۡاَنۡفِ وَالۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ

آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے

وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ

اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے پھر جو شخص اس کو معاف کردے تو وہ اسکے لئے کفارہ

لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

ہوجاویگا۔ اور جو شخص خدا تعہ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھارہے ہیں

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا

اور ہم نے انکے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو اس حالت میں بھیجا کہ وہ اپنے سے قبل کی کتاب

بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ

یعنی توریت کی تصدیق فرماتے تھے اور ہم نے ان کو انجیل دی جس میں

فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

ہدایت تھی اور وضوح تھا اور وہ اپنے سے قبل کی کتاب یعنی توریت کی تصدیق کرتی

التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ

تھی اور وہ سراسر ہدایت اور نصیحت تھی خدا سے ڈرنے والوں کے لئے اور انجیل والوں

اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ

کو چاہیئے کہ اللہ تعہ نے جو کچھ اس میں نازل فرمایا ہے اس کے موافق حکم کیا کریں اور جو

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾

خدا تعہ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے تو ایسے لوگ بالکل بے حکمی کرنے والے ہیں

شرعی حکم کا اخفاء

ہم نے حضرت موسیٰ ؑ پر توریت نازل کی تھی، جس میں رجم کا بیان تھا، حضرت موسیٰ ؑ کے زمانے سے لے کر حضرت عیسیٰ ؑ کے زمانہ تک حق تعہ کے مطیع انبیاء کرام اسی کے موافق حکم دیا کرتے تھے، اور وہ تقریباً ایکہزار نبی آئے ہیں، اسی طرح اہل اللہ بھی اور علماء بھی توریت کے موافق حکم دیا کرتے تھے، اور

وہ عابدین بھی جو گرجاؤں میں رہتے تھے کیونکہ اس کتاب پر عمل کرنے اور اس کے موافق فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا، لہٰذا آیت رجم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت چھپانے میں مجھ سے ڈریں۔

اور آپ کی نعت وصفت اور آیت رجم کو چھپا کر کھانے کی معمولی چیز مت لو، اور توریت میں حضورؐ کی نعت وصفت اور آیت رجم کو جو حق تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے، اسے جو بیان نہیں کرتے وہ حق تعالیٰ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کے منکر ہیں ۞

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

اور ہم نے یہ کتاب آپکے پاس بھیجی ہے جو خود بھی صدق کے ساتھ موصوف ہے اور اس سے پہلے جو

مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

کتابیں ہیں ان کی تصدیق بھی کرتی ہے اور ان کتابوں کی محافظ ہے تو ان کے باہمی معاملات میں

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ

اس بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے اور یہ جو سچی کتاب آپ کو ملی ہے اس سے دور ہو کر انکی خواہشوں پر

جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ

عملدر آمد نہ کیجئے تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے خاص شریعت اور خاص طریقت تجویز کی تھی اور اگر اللہ تعالیٰ کو

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِىْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا

منظور ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتے لیکن ایسا نہیں کیا تاکہ جو دین تم کو دیا ہے اس میں تم سب کا

الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

امتحان فرمادیں تو مفید باتوں کی طرف دوڑو تم سب کو خدا ہی کے پاس جانا ہے پھر وہ تم سب کو جتلا دیگا

بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ﴿۴۸﴾

جس میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

کافر و گنہگار

اور ہم نے توراۃ میں بنی اسرائیل پر یہ چیز فرض کی تھی، اگر کوئی شخص کسی کو عمداً ناحق قتل کر دے، یا عمداً ناحق آنکھ پھوڑ دے یا ناحق عمداً ناک کاٹ دے یا ناحق عمداً کان کاٹ دے، یا ناحق عمداً دانت توڑ دے، تو سب کا قصاص ہوگا، اسی طرح دوسرے زخموں میں حکومت عدل ہے۔ پھر جو شخص زخمی کرنے والے کو معاف کر دے، تو یہ زخم یا زخمی کرنے والے کا کفارہ ہو جائے گا، اور قرآن کریم میں جو احکام حق تعالیٰ نے بیان کئے ہیں۔ جو شخص ان کو بیان نہ کرے، اور ان پر عمل نہ کرے، تو وہ اپنے آپ کو سزا کے واجب ہونے کی بنا پر نقصان پہونچانیوالے ہیں۔ اور ہم نے ان کے بعد توریت کے احکام کے اور توحید کی موافقت اور تصدیق کے لئے حضرت عیسیٰ ع کو بھیجا۔

اور ہم نے ان کو انجیل دی، جو توحید اور رجم کے بیان میں توریت کے موافق تھی، اور کفر و شرک اور دیگر فواحش سے روکنے والی تھی، اور اس لئے کہ انجیل میں حق تعالیٰ نے جو چیزیں بیان کی ہیں جیسا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت اور رجم کا حکم تو انجیل والے ان چیزوں کو بیان کر دیں، اور جن امور کو حق تعالیٰ نے انجیل میں بیان کیا ہے! جو لوگ ان کو نہیں بیان کرتے وہ ہی گنہگار اور کافر ہیں ؛

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ

اور ہم (مکرر) حکم دیتے ہیں کہ آپ ان کے باہمی معاملات میں اس بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے

وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ

اور انکی خواہشوں پر عملدر آمد نہ کیجئے اور ان سے یعنی انکی اس بات سے احتیاط رکھئے کہ وہ آپ کو

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ

خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی حکم سے بھی بچلا دیں پھر اگر یہ لوگ اعراض کریں تو یہ یقین کر لیجئے کہ بس خدا ہی کو

ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ

منظور ہے کہ انکے بعضے جرموں پر انکو سزا دیں اور زیادہ آدمی تو بے حکم ہی ہوتے ہیں یہ لوگ پھر کیا

الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ

زمانہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور فیصلہ کرنے میں اللہ سے کون اچھا ہوگا یقین رکھنے والوں کے

يُوقِنُونَ ﴿٥٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ

نزدیک — اے ایمان والو تم یہود و نصاریٰ کو دوست مت بنانا وہ ایک

وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ

دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کریگا

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

بیشک وہ ان ہی میں سے ہوگا یقیناً اللہ تعالیٰ سمجھ نہیں دیتے ان

الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾

لوگوں کو جو اپنا نقصان کر رہے ہیں۔

تشریح ضروری ہے بذریعہ جبریل امین قرآن کریم آپ پر نازل کیا، جو حق اور باطل کو بیان کرنے والا، اور کتب سابقہ میں جو توحید اور دیگر مضامین ہیں ان کی تصدیق کرنے والا اور تمام کتابوں کی یا آیت رجم کی گواہی دینے والا یا تمام کتب سابقہ کا محافظ ہے۔

لہٰذا حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو آپ کو حکم دیا ہے اس کے مطابق بنی قریظہ اور نضیر اور خیبر والوں کے درمیان فیصلہ فرمائیے۔ اور اس حکم کے بعد کوڑے لگانے اور سنگسار نہ کرنے میں ان کی خواہشات کا اتباع نہ کیجئے۔ ہم نے ہر ایک نبی کے لئے خاص شریعت اور خاص فرائض و سنتیں تجویز کئے ہیں اور اگر وہ چاہتے تو تم سب کے لئے ایک ہی شریعت مقرر کر دیتے، مگر ایسا نہیں، کیونکہ تم کو جو کتاب طریقت اور فرائض دیئے ہیں، اس میں تمہاری آزمائش کریں، اور حق تعالیٰ ہی نے تم پر یہ تمام چیزیں فرض کی ہیں۔ لہٰذا تمہارے دلوں میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہ ہونا چاہیے۔ تو اے امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم فرائض و سنتوں اور تمام نیکیوں کی بجا آوری میں اور امتوں سے سبقت لے جاؤ یا یہ کہ نیکیوں کی طرف دوڑو، تمام امتوں کو اس کے دربار میں پیش ہونا ہے۔ دین اور شریعتوں میں جو تم اختلاف کرتے تھے۔ وہ سب تم کو بتلا دے گا:

لباب النقول فی اسباب النزول فرمان الٰہی وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ الخ، ابن اسحٰق نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ کعب بن اسید، اور عبداللہ بن صوریا، اور شاس بن قیس نے کہا کہ محمد صلے اللہ

علیہ وسلم کے پاس چلو، ممکن ہے کہ ہم ان کے دین میں کوئی فتنہ کریں، چنانچہ یہ آئے اور کہنے لگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ جانتے ہیں کہ ہم یہودیوں کے عالم ان کے اشراف اور ان کے سردار ہیں اگر ہم آپ کی اتباع کرلیں گے تو تمام یہود آپ کی اتباع کرلیں گے، اور کوئی بھی ہماری مخالفت نہیں کریگا البتہ ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان کچھ جھگڑے ہیں، ہم ان میں آپ کو فیصل بناتے ہیں۔ آپ ہماری موافقت میں ان کے خلاف فیصلہ کردیں۔ ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے (اور ایمان لانے کا ارادہ نہیں تھا) تب حق تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی کہ آپ ان کے باہمی معاملا میں اس بھیجی ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ فرمایا کیجئے الخ :

فرمان خداوندی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی الخ۔ ابن اسحٰق ابن جریر ابن ابی حاتم اور بیہقی نے عبادہ بن صامت رض سے روایت نقل کی ہے کہ جب بنی قینقاع کی لڑائی ہوئی تو عبداللہ بن ابی بن سلول نے اس میں بڑی دلچسپی لی، اور ان کی مخالفت پر کمربستہ ہوا، توحضرت عبادہ بن صامت رض رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حق تعالیٰ اور اسکے رسول ص کے سامنے ان کی دوستی سے برأت ظاہر کی، اور حضرت عبادہ بنی عوف بن الخزرج سے تھے، اور لوگوں کی قسموں کی طرف سے ان کو وہ اہمیت حاصل تھی، جو عبداللہ ابی بن سلول کو تھی چنانچہ ان لوگوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسمیں کھائیں، اور کفار کی قسموں اور ان کی دوستی سے برأت ظاہر کی، سورۃ مائدہ کی یہ آیت حضرت عبادہ اور عبداللہ بن ابی کے بارے میں نازل ہوئی، کہ اے ایمان والو تم یہود و نصاریٰ کو دوست مت بنانا الخ :

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ

اسی لئے تم ایسے لوگوں کو کہ جن کے دل میں مرض ہے دیکھتے ہو کہ دوڑ دوڑ کر ان میں

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ

گھستے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کو اندیشہ ہے کہ ہم پر کوئی حادثہ پڑجاوے سو قریب امید ہے کہ اللہ تع

اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ

کامل فتح کا ظہور فرمادے یا کسی اور بات کا خاص اپنی طرف سے پھر اپنے پوشیدہ دلی خیالات پر

اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؕ (۵۲) وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

نادم ہوں گے اور مسلمان لوگ کہیں گے ارے کیا یہ وہی لوگ ہیں کہ بڑے مبالغہ

أَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ أَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ

سے قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان لوگوں کی ساری کارروائیاں

لَمَعَكُمْ ۭ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

غارت گئیں جس سے ناکام رہے اے ایمان والو جو شخص تم میں سے اپنے

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ

دین سے پھر جائے تو اللہ تع بہت جلد ایسی قوم کو

يَأْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

پیدا کردے گا جن سے اللہ تع کو محبت ہوگی اور ان کو اللہ تع سے

أَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ

محبت ہوگی مہربان ہونگے وہ مسلمانوں پر تیز ہونگے کافروں پر جہاد کرتے ہونگے

لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ

اللہ کی راہ میں اور وہ لوگ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

جس کو چاہیں عطا فرمائیں اور اللہ تع بڑے وسعت والے ہیں بڑے علم والے ہیں

دستورِ خداوندی

اور قرآن کریم میں جو حق تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسی کے مطابق آپ بنی قریظہ اور نضیر اور اہل خیبر کے درمیان فیصلہ فرمایئے اور سنگسار کے ترک کرنے میں ان کا اتباع نہ کیجئے اور ان لوگوں سے ہرگز مطمئن نہ ہوجئے کہ کہیں آپکو احکام قرآنیہ اور حکم رجم سے نہ پھیر دیں، اور اگر یہ لوگ رجم سے اور قصاص کے فیصلہ سے جو آپ نے ان کے درمیان کیا ہے برگشتہ ہوجائیں، تو حق تعالیٰ ان کے تمام گناہوں کی وجہ سے انھیں عذاب دے گا اور اہل کتاب تو عہدشکن اور کافر ہیں۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا قرآن کریم میں یہ آپ سے پھر جاہلیت کا فیصلہ مانگتے، اور ان لوگوں کے لئے جو قرآن کریم پر یقین رکھتے ہیں، فیصلہ کرنے میں

حق تعالیٰ سے کون اچھا ہوگا ::

دوستی اور مدد میں ظاہر اور خفیہ طریقہ پر دینی معاملات میں ایک دوسرے کو دوست مت بنانا اور جو مسلمانوں میں سے مدد و نصرت میں اور دوستی میں ان کے ساتھ ہوگا، وہ حق تعالیٰ کی امانت اور حفاظت میں نہیں ہوگا۔ اور حق تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو اپنے دین اور جنت کی طرف ہدایت نہیں کرتا ::

اہلبیت کا لحاظ

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ایسے لوگوں کو جن کے دل میں مرض اور شک ہے، جیسا کہ عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھی دیکھیں گے کہ وہ ان ہی لوگوں کی دوستی میں گھستے ہیں، اور ایک دوسرے سے یہ باتیں ملاتے ہیں، کہ ہمیں سختی کا ڈر ہے، اسی بنا پر ہم ان کو دوست بناتے ہیں۔

تو یہ چیز بہت ضروری ہے کہ حق تعالیٰ مکہ مکرمہ فتح فرمادے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کی مدد فرمائے، یا بنی قریظہ اور نضیر پر قتل اور جلا وطنی کا عذاب نازل فرمادے، تو یہ منافقین یہودیوں کی دوستی کی بناء پر ذلیل و رسوا ہوجائیں، اور مؤمن کہیں گے، کہ یہ وہی منافقین عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی ہیں۔ جو بڑے زور لگا کر قسمیں کھایا کرتے تھے، کہ ہم منافق تو خالص ایمان والوں کے ساتھ ہیں انکی تو دنیاوی تمام نیکیاں اکارت ہوگئیں اور عذاب کی بناء پر تو یہ بہت ہی بڑے گھاٹے میں گرفتار ہوگئے۔

اسد و غطفان اور قبیلہ کندہ و مراد کے جو آدمی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد دین سے پھر جائیں۔ تو حق تعالیٰ یمن والوں کو لائے گا، جن کو حق تعالیٰ سے محبت ہوگی، اور وہ مسلمانوں کے ساتھ بہت نرم دل اور مہربان ہوں گے، اور اطاعت خداوندی میں سربسجود ہوں گے، کسی ملامت سے ان کو کوئی سروکار نہیں ہوگا۔

یہ تمام خوبیاں فضل الٰہی ہیں، جو اس کا اہل ہوتا ہے، اس کو دیتا ہے، وہ بڑی وسعتوں والا اور جس کو دیتا ہے، اس کو جاننے والا ہے ::

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ

تمہارے دوست تو اللہ تو اور اسکے رسول اور ایماندار لوگ ہیں جو کہ اس حالت سے نماز کی

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿۵۵﴾

پابندی رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں کہ اُن میں خشوع ہوتا ہے

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ

اور جو شخص اللہ سے دوستی رکھے گا اور اس کے رسول سے اور ایماندار لوگوں سے سو اللہ

هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا

کا گروہ بلاشک غالب ہے اے ایمان والو جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ

جو ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے ان کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اور دوسرے کفار کو دوست مت بناؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

تم ایماندار ہو۔

حقیقی محافظ

حضرت عبداللہ رضؓ بن سلام اور ان کے ساتھی اسد، اسید اور ثعلبۃ بن قیس وغیرہ کو یہود نے تکالیف پہنچائیں تو حق تعالیٰ ان کی تسلی کے لئے فرماتے ہیں کہ تمہارا محافظ و مددگار اور دوست حق تعالیٰ اور اس کا رسول اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور ان کے ساتھی ہیں جو پانچوں نمازوں کو باجماعت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے ہیں، اور اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

اور جو ان سے دوستی رکھے تو حق تعالیٰ کا گروہ یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابۂ کرام رضؓ اپنے دشمنوں پر یقیناً غالب ہیں۔

یعنی یہود و نصاریٰ نے تمہارے دین کو کھیل اور مذاق بنا رکھا ہے۔ ان کو اور تمام کافروں کو دوست مت بناؤ اور ان کی دوستی میں حق تعالیٰ سے ڈرو ۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ الخ طبرانی نے اوسط میں عمار بن یاسر رضؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نفلی نماز میں رکوع میں تھے، ایک سائل نے آپ سے کچھ مانگا۔ آپ نے اپنی انگوٹھی اتار کر اسے دے دی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہارے دوست تو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول الخ۔ اس روایت کا اور بھی شاہد موجود ہے۔ چنانچہ عبدالرزاق نے بواسطہ عبدالوہاب مجاہد، ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے، کہ یہ آیت حضرت علی رضؓ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اور ابن مردویہ نے دوسرے طریقہ سے حضرت ابن عباس رضؓ سے اور اسی طرح حضرت علی رضؓ سے روایت نقل کی ہے،

نیز ابن جریر نے مجاہد سے اور ابن ابی حاتم نے سلمۃ بن کہیل سے اسی طرح روایت نقل کی ہے ان شواہد سے ایک روایت کو ایک کے ساتھ تقویت حاصل ہوتی ہے، ارشاد خداوندی:۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ الخ ابوالشیخ اور ابن حبان نے ابن عباس رضی سے نقل کیا ہے، کہ رفاعۃ بن زید بن تابوت اور سوید بن حارث نے اسلام کا اظہار کیا، پھر یہ لوگ منافق ہوگئے اور مسلمانوں میں سے ایک شخص ان دونوں سے دوستی رکھتے تھے، تو حق تعالیٰ نے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ سے بِمَا كَانُوْا یَكْتُمُوْنَ تک یہ آیت نازل فرمائی:

وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ

اور جب تم نماز کے لئے اعلان کرتے ہو تو وہ لوگ اس کے ساتھ ہنسی اور کھیل کرتے ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ

یہ اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ بالکل عقل نہیں رکھتے آپ کہیئے کہ اے اہل کتاب

تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَاۤ

تم ہم میں کونسی بات معیوب پاتے ہو بجز اسکے کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس پر جو

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ قُلْ هَلْ

ہمارے پاس بھیجی گئی ہے اور اس پر جو پہلے بھیجی جا چکی ہے باوجود اس کے کہ تم میں اکثر لوگ ایمان سے خارج

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ

ہیں آپ کہیئے کہ کیا میں تم کو ایسا طریقہ بتلا دوں جو اس سے بھی خدا کے یہاں پاداش ملنے میں زیادہ برا ہو

لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَیْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ

وہ ان اشخاص کا طریقہ ہے جن کو خدا تعالیٰ نے دور کر دیا ہو اور ان پر غضب فرمایا ہو اور انکو بندر

وَالْخَنَازِیْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا

اور سور بنا دیا ہو اور انہوں نے شیطانوں کی پرستش کی ہو ایسے اشخاص مکان کے اعتبار سے بھی

وَاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ⑥٠

بہت بُرے ہیں اور راہ راست سے بھی بہت دور ہیں۔

تمسخر کرنے والے اور جب اذان اور اقامت ہوتی تو یہ اس کی ہنسی اور مذاق اڑاتے ہیں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ لوگ احکام خداوندی اور توحید خداوندی اور دین الٰہی سے قطعاً ناواقف ہیں۔ یہ آیت ایک یہودی کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ حضرت بلال رضؓ کی اذان کا مذاق اڑاتا تھا، حق تعہ نے اسے آگ میں جلا دیا۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان یہودیوں سے فرما دیجئے کہ تم ہمارے اوپر کیوں طعن کرتے ہو، اور کونسی معیوب بات پاتے ہو، بجز اس کے کہ ہم اللہ تعہ وحدہٗ لاشریک پر اور قرآن کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جس قدر رسول ہوئے اور جتنی کتابیں نازل کی گئیں، سب پر ایمان لاتے ہیں باوجودیکہ تم سب کافر ہو، پھر یہودی کہتے تھے کہ تمام دین والوں میں العیاذ باللہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام کا مرتبہ کم ہے، اس کے بارے میں حق تعہ فرماتے ہیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں آپ ان یہودیوں سے کہئے کہ ایسا طریقہ میں تم کو بتلاؤں جو خدا کے یہاں باداشس ملنے میں اس سے بھی زائد ہو، وہ ان لوگوں کا طریقہ ہے جن پر حق تعالیٰ نے اپنی ناراضگی اور جزیہ کا عذاب مسلط کر دیا ہے اور داؤد (اور حضرت موسیٰ و عیسیٰ) کے زمانہ میں ان کو بندر اور حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں اہل مائدہ کو کفران مائدہ کی وجہ سے سور اور کاہن اور شیاطین بنا دیئے ہوں، یا انہوں نے شیاطین بتوں اور کاہنوں کی پرستش کی ہو، یہ لوگ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی راہ حق سے دور ہو جانے کی وجہ سے بہت برے ہیں ؛

لباب النقول فی اسباب النزول حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودیوں کی ایک جماعت آئی، جن میں ابو یاسر بن اخطب اور نافع بن ابی نافع اور رغازی بن عمر تھے، انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ رسولوں میں سے کن رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں حق تعہ پر اور جو کتاب حضرت ابراہیمؑ پر نازل کی گئی ہے، اور حضرت اسمٰعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ پر اور ان کی اولاد میں جو کتابیں نازل کی گئی ہیں، ان پر اور جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو جو کتاب دی گئی ہے اور ان کے علاوہ اور دوسرے انبیاء کرام کو جو کتابیں دی گئی ہیں سب پر ایمان رکھتا ہوں، ہم کسی کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اسکے مطیع و فرمانبردار ہیں، جب آپ نے حضرت عیسیٰؑ کا تذکرہ کیا تو ان لوگوں نے ان کی نبوت کا انکار کیا اور بولے کہ ہم حضرت عیسیٰؑ پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ اس شخص پر ایمان لاتے ہیں جو حضرت عیسیٰ پر ایمان رکھتا ہو، تب حق تعہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا الخ ؛

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ

اور جب یہ لوگ تم لوگوں کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ وہ کفر ہی کو لیکر

خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَتَرٰى

آئے تھے اور کفر ہی کو لیکر چلے گئے۔ اور اللہ تو خوب جانتے ہیں جس کو یہ پوشیدہ رکھتے ہیں اور آپ

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ

ان میں بہت آدمی ایسے دیکھتے ہیں جو دوڑ دوڑ کر گناہ اور ظلم اور حرام کھانے پر گرتے ہیں

السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۲﴾ لَوْلَا

واقعی ان کے یہ کام برے ہیں ان کو مشائخ اور علماء گناہ کی بات

يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ

کہنے سے اور حرام مال کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے واقعی اُن کی یہ

السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ

عادت بری ہے۔ اور یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا

يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا

ہاتھ بند ہوگیا ہے ان ہی کے ہاتھ بند ہیں اور اپنے اس

بِمَا قَالُوْا ۘ

کہنے سے یہ رحمت سے دور کردیئے گئے۔

وقف لازم

دھوکہ باز لوگ } اور جس وقت یہ ذلیل یہودی یعنی منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم آپ کی نعت وصفت پر ایمان لاتے ہیں، کیونکہ وہ ہماری کتاب میں موجود ہے درانحالیکہ وہ خفیہ کفر ہی کو لے کر آتے ہیں، اور اسی کو لے کر مجلس سے نکل جاتے ہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان یہودیوں کو دیکھتے ہیں، جو دوڑ دوڑ کر کفر وشرک ظلم لوٹ مار حرام اور رشوت

اور حکم خداوندی کی تبدیلی پر گرتے ہیں، ان کو گرجے والے اور علماء کفر و شرک اور رشوت و حرام خوری سے کیوں نہیں روکتے، یہ ان کا درگذر کرنا بہت برا ہے۔

اور فنحاص بن عازوراء یہودی بکتا ہے کہ معاذ اللہ حق تعالیٰ کا ہاتھ خرچ کرنے سے بند ہو گیا، ان ہی کے ہاتھ خیر اور نیک کام میں خرچ کرنے سے بند ہو گئے، ان کے قول کی وجہ سے ان پر جزیہ کی لعنت مسلط کر دی گئی۔

لباب النقول فی اسباب النزول

وَقَالَتِ الْيَهُودُ الخ طبرانی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے، یہودیوں میں سے نباشں بن قیس نامی ایک شخص نے کہا کہ آپ کا پروردگار بخیل ہے، کچھ خرچ نہیں کرتا، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللهِ مَغْلُولَةٌ الخ: اور ابو الشیخ نے دوسرے طریقہ پر ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت کریمہ وَقَالَتِ الْيَهُودُ، یہود بنی قینقاع کے سردار فنحاص کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ

بلکہ ان کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔ جس طرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں اور جو مضمون آپکے

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ

پاس آپکے پروردگار کی طرف سے بھیجا جاتا ہے وہ ان میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کی ترقی کا سبب

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ

ہو جاتا ہے اور ہم نے ان میں باہم قیامت تک عداوت اور بغض ڈال دیا۔ جب کبھی لڑائی کی آگ

كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَ

بھڑکانا چاہتے ہیں حق تعالیٰ اس کو فرو کر دیتے ہیں اور ملک میں

يَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ

فساد کرتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو محبوب

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۴﴾

نہیں رکھتے۔

فیاض کی فیاضی حق تعالیٰ کے تو دونوں ہاتھ نیک و بد کو دینے کے لئے کھلے ہوئے ہیں اگر وہ چاہتا ہے تو فراخی کے ساتھ دیتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو تنگی کے ساتھ دیتا ہے اور آپ پر جو قرآن کریم نازل کیا جاتا ہے۔

یہ ان کافروں میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر پر جمے رہنے کا باعث ہوتا ہے۔ اور ہم نے یہود و نصاریٰ کو قتل و غارت گری اور دشمنی میں مبتلا کر دیا ہے۔ العیاذ باللہ جب بھی یہ لوگ اپنی سرکشی میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر دست درازی کا ارادہ کرتے ہیں، حق تعالیٰ ان کا شیرازہ بکھیر دیتا ہے، اور زمین میں لوگوں کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور توحید خداوندی سے برگشتہ کرتے پھرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ یہود اور ان کے دین کو محبوب نہیں رکھتے ؛

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ

اور اگر یہ اہل کتاب ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان کی تمام

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ

برائیاں معاف کر دیتے اور ضرور ان کو چین کے باغوں میں داخل کرتے اور اگر یہ لوگ

اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ

توریت کی اور انجیل کی اور جو کتاب ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس

رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ

بھیجی گئی اس کی پوری پابندی کرتے تو یہ لوگ اوپر سے اور نیچے سے خوب فراغت سے

مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ

کھاتے ان میں ایک جماعت راہ راست پر چلنے والی ہے اور زیادہ ان میں ایسے ہی ہیں

سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع

کہ ان کے کردار بہت برے ہیں۔

ع ۹ ۱۳

بدکردار اور اگر یہود و نصاریٰ قرآن کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آتے، اور یہودیت و نصرانیت سے توبہ کر لیتے تو

ہم زمانہ یہودیت و نصرانیت کے گناہ معاف کر دیتے اور اگر یہ توریت و انجیل کی پوری پابندی کرتے، اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت کو بیان کرتے اور توریت و انجیل میں جو کچھ ان کے پروردگار نے بیان کیا ہے اس کو بیان کرتے یا یہ کہ تمام کتب سماویہ اور تمام رسولوں کا اقرار کرتے تو آسمان سے پانی برسنا اور زمین سے پھلوں کی خوب پیداوار ہوتی۔

ان ہی اہل کتاب میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو راہ راست پر چلنے والی ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہؓ بن سلام اور ان کے ساتھی اور بحیراء راہب اور اس کے ہمراہی اور حضرت نجاشی اور ان کے ساتھی اور حضرت سلمان فارسی رضؓ اور ان کے ساتھی، مگر ان لوگوں کے کردار بہت برے ہیں، جیسا کہ کعب بن اشرف، کعب بن اسد، اور مالک بن سیف، اور سعید بن عمرو ابو یاسر اور حیی بن اخطب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت کو چھپاتے ہیں ؂

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ

اے رسول جو جو کچھ آپ کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کیا گیا ہے آپ سب پہنچا دیجئے

تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ

اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا ایک پیغام بھی نہیں پہنچایا اور اللہ تعالیٰ

مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾

آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا یقیناً اللہ تعالیٰ ان کافر لوگوں کو راہ نہ دیں گے۔

وعدۂ حفاظت

یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کے بتوں کا ابطال کیجئے، اور ان کے دین کو غلط ثابت کیجئے۔ اور ان کے ساتھ قتال کیجئے، اور انھیں اسلام کی طرف بلایئے، اور اگر آپ حکم الٰہی کی بجا آوری نہیں کریں گے تو آپ نے ایک پیغام بھی نہیں پہنچایا، اور یہود وغیرہ سے حق تعالیٰ آپ کو محفوظ رکھے گا۔

اور جو دین خداوندی کا اہل نہیں ہوتا، اسے وہ راہ نہیں دیتا ؂

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمانِ خداوندی۔ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الخ۔ ابو الشیخ نے حسن رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب حق تعالیٰ نے مجھے رسالت سے مشرف فرمایا

تو میرے دل میں تنگی اور پریشانی ہوئی، اور میں نے یہ سمجھ لیا، کہ لوگ ضرور میری تکذیب کرینگے تو مجھے اس چیز کا ڈر ہوا ــــــــــــ کہ میں تمام احکام کی تبلیغ کردوں، ورنہ مجھے عذاب دیا جائیگا، تو اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی یَا یُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ الخ۔ اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی یٰاَیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ الخ تو آپ نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار کس طرح تبلیغ کروں۔ میں تنہا ہوں، اور سب مل کر مجھ پر ہجوم کرجائیں گے تو اس وقت یہ جملہ نازل ہوا۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ،

اور حاکم و ترمذی نے حضرت عائشہ رضہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا پہرا دیا جاتا تھا تا آنکہ یہ آیت نازل ہوئی، وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ تو آپ نے خیمہ سے سر نکالا، اور فرمایا کہ لوگو لوٹ جاؤ حق تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔

نیز طبرانی نے ابو سعید خدری رضہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عباس رضہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عم محترم ان حضرات میں سے تھے، جو آپ کا پہرہ دیا کرتے تھے، جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا، تو انہوں نے پہرہ لیوانا چھوڑ دیا۔

ک۔ نیز عصمۃ بن مالک رضہ سے نقل کیا ہے کہ ہم رات کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا کرتے تھے، جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا، تو پہرہ دینا چھوڑ دیا۔

ک۔ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضہ سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب ہم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں ہوتے تو ہم آپ کے لئے سب سے بڑا، اور سب سے زیادہ سایہ دار درخت چھوڑ دیتے تھے، جس کے نیچے آپ اُتر کر آرام فرماتے، چنانچہ ایک دن ایسے ہی ایک درخت کے نیچے آپ نے آرام فرمایا، اور اپنی تلوار درخت میں لٹکا دی، تو ایک شخص نے آکر وہ تلوار اُتار لی، اور کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا، حق تعالیٰ بچا سکتا ہے، تلوار رکھ دے۔ اس نے تلوار رکھدی۔ تب یہ آیت نازل ہوئی، وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔

اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے جابر بن عبد اللہ رضہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی انمار کیا تو مقام ذات الرقیع میں ایک کھجوروں کے بلند باغ پر پڑاؤ کیا، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کنوئیں کی من پر بیٹھے ہوئے تھے اور پیر کنوئیں میں لٹکا رکھے تھے۔ تو بنی نجار میں سے وارث نامی ایک شخص بولا کہ العیاذ باللہ میں ضرور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کروں گا، تو اس کے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ کس طرح قتل کرے گا، وہ بولا میں آپ سے آپ کی تلوار مانگوں گا، جب آپ اپنی تلوار دے دینگے تو میں آپ کو قتل کر دوں گا، چنانچہ وہ آیا اور کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ذرا اپنی تلوار تو دیجیے میں سونگھتا ہوں، آپ نے تلوار دے دی، تو اس کا ہاتھ کانپنے لگا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ تیرے اور تیرے ارادے کے درمیان حائل ہو گیا، تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ یٰاَیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ الخ:۔

ک - اور ابن مردویہ اور طبرانی نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی جاتی تھی، اور ابو طالب بنی ہاشم میں سے کچھ لوگ آپ کی حفاظت کے لئے آپ کے ساتھ بھیجتے تھے، تا آنکہ یہ آیت نازل ہوئی، وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔

اس کے بعد ابو طالب نے آپ کی حفاظت کے لئے بھیجنے کا ارادہ فرمایا، تو آپؐ نے فرمایا عمؐ محترم حق تعالیٰ نے جن و انس سب سے میری حفاظت کا وعدہ فرمالیا ہے۔

نیز ابن مردویہ نے جابر بن عبداللہ رضؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اور اس سے اس چیز کا شائبہ ہوتا ہے، کہ یہ آیت مکی ہے، مگر ظاہر اس کا مخالف ہے ؛

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ

آپ کہیے کہ اے اہل کتاب تم کسی پر بھی نہیں جتنک کہ توریت اور انجیل کی اور جو تمہارے

وَ الْاِنْجِیْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْؕ وَ لَیَزِیْدَنَّ

پاس تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی ہے اس کی بھی پوری پابندی نہ کروگے، اور ضرور جو مضمون

كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًاۚ

آپکے پاس آپکے رب کی طرف سے بھیجا جاتا ہے وہ ان میں سے بہتوں کی سرکشی

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ (۶۸)

اور کفر کی ترقی کا سبب ہوجاتا ہے تو آپ ان کافر لوگوں پر غم نہ کیا کیجئے

ضروری امر } اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ یہود و نصاریٰ سے فرما دیجئے کہ تم دین الٰہی میں سے کسی راہ پر نہیں، تاوقتیکہ توریت انجیل اور تمام کتابوں اور تمام رسولوں کا اقرار نہ کرو۔

اور جو قرآن کریم آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، وہ ان کفار کی سرکشی اور کفر پر جمے رہنے کا باعث ہوتا ہے۔ اگر یہ لوگ ایمان نہ لانے کی بناء پر اپنے کفر کی حالت میں ہلاک ہوجائیں، تو آپ ان پر غم نہ کیجئے ؛

لباب النقول فی اسباب النزول } فرمان الٰہی قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ الخ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے

نقل کیا ہے کہ رافع اور سلام بن مشکم اور مالک بن صیف آکر کہنے لگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت اور اس کے دین پر ہیں۔ اور جو کتاب ہمارے پاس ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں مگر تم نے نئی باتیں ایجاد کر لی ہیں اور جو تمہاری کتاب میں ہے، اس کا انکار کرتے ہو، اور جس چیز کا حق تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے، کہ اسے لوگوں کے سامنے بیان کردو، اسے چھپاتے ہو، تو انہوں نے کہا، جو ہمارے پاس ہے، ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور ہم ہدایت اور حق پر ہیں، تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کہ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر بھی نہیں الخ :

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَالصّٰبِـُٔوۡنَ

یہ تحقیقی بات ہے کہ مسلمان اور یہودی اور فرقہ صابئین اور نصاریٰ

وَالنَّصٰرٰی مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ

جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر اور کارگزاری

صَالِحًا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۹﴾

اچھی کرے ایسوں پر نہ کسی طرح کا اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔

لَقَدۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمۡ

ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان کے پاس بہت سے پیغمبر بھیجے جب

رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰۤی

کبھی ان کے پاس کوئی پیغمبر ایسا حکم لایا جس کو ان کا جی نہ چاہتا تھا

اَنۡفُسُهُمۡ ۙ فَرِیۡقًا كَذَّبُوۡا وَفَرِیۡقًا یَّقۡتُلُوۡنَ ﴿۷۰﴾

سو بعضوں کو جھوٹا بتلایا اور بعضوں کو قتل ہی کر ڈالتے تھے۔

وَحَسِبُوۡۤا اَلَّا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ فَعَمُوۡا وَصَمُّوۡا ثُمَّ

اور یہی گمان کیا کہ کچھ سزا نہ ہوگی اس سے اور بھی اندھے اور بہرے بن گئے۔ پھر

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ط

اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی پھر بھی اندھے اور بہرے بنے رہے یعنی ان میں کے

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾

بہتیرے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھنے والے ہیں۔

مؤمنین کا انجام

جو حضرات حضرت موسیٰ ع اور تمام کتابوں اور تمام رسولوں پر ایمان لائے، اور اسی حالت میں مر گئے، نہ ان پر خوف ہوگا، اور نہ وہ مغموم ہوں گے، اور یہودی اور فرقۂ صابئی یہ نصاریٰ ہی کی ایک شاخ ہے۔ جو قول میں ان سے نرم ہے۔ اور نصاریٰ اہلِ نجران جو ان میں سے حق تعالیٰ اور بعث بعد الموت پر ایمان لائے، اور یہودی یہودیت سے اور صابئی صابئیت اور نصرانی نصرانیت سے توبہ کرے اور اس کے ساتھ اعمال صالحہ کرے، تو آئندہ عذاب کا کوئی خوف اور گذشتہ باتوں پر کوئی غم نہیں ہوگا۔

یا یہ کہ جس وقت لوگ خوف زدہ ہوں گے، ان کو خوف نہیں ہوگا، اور جس وقت اور لوگ غمزدہ ہوں گے انھیں غم نہیں ہوگا۔

یا یہ کہ جس وقت موت ذبح کی جائے گی، انھیں خوف نہیں ہوگا۔

اور جب دوزخ بھری جائے گی تو انھیں غم نہیں ہوگا۔

توریت میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اور اطاعت اور اس چیز کے بارے میں کہ حق تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا عہد لیا، جب بھی ان کے پاس کوئی رسول ایسا حکم لایا جس کو ان کے دل نہیں چاہتے تھے۔ اور ان کی یہودیت کے موافق نہیں تھا۔ تو حضرت عیسیٰ ع اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تو انہوں نے تکذیب کی، اور حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو قتل کر دیا، اور یہی گمان کرتے رہے کہ انبیاء کرام کی تکذیب اور ان کے قتل کی وجہ سے یہ ہلاک نہیں ہوں گے، اور حق و ہدایت سے اندھے، بہرے بنے رہے، اور حق تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا، مگر پھر ایمان لائے اور کفر سے توبہ کی تو حق تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا۔

مگر اس کے بعد پھر بھی ہدایت اور حق سے اندھے، بہرے ہو گئے۔ اور کفر و شرک ہی کی حالت میں مر گئے، کفر کی حالت میں جو انہوں نے انبیاء کرام کی تکذیب کی، اور ان کو قتل کیا تو حق تعالیٰ اسے بخوبی جانتے ہیں۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ

بیشک وہ لوگ کافر ہو چکے جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ عین مسیح ابن مریم ہے

مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا

حالانکہ مسیح نے خود فرمایا کہ اے بنی اسرائیل تم اللہ کی عبادت کرو جو

اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ

میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ بے شک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دے گا

حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا

سو اس پر اللہ تعالیٰ جنت کو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور ایسے

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝۷۲ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا بلاشبہ وہ لوگ بھی کافر ہیں جو

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ

کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تین میں کا ایک ہے حالانکہ بجز ایک معبود کے اور کوئی

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ

معبود نہیں اور اگر یہ لوگ اپنے ان اقوال سے باز نہ آئے تو جو لوگ

لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۷۳

ان میں کافر رہیں گے ان پر دردناک عذاب واقع ہوگا کیا پھر بھی

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ

خدا تعالیٰ کے سامنے توبہ نہیں کرتے اور اس سے معافی نہیں چاہتے حالانکہ اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷۴ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ

بڑی مغفرت کرنے والے بڑی رحمت والے ہیں۔ مسیح ابن مریم کچھ بھی نہیں صرف ایک پیغمبر ہیں

وقف لازم

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ؕ

جن سے پہلے اور بھی پیغمبر گذر چکے ہیں اور ان کی والدہ ایک ولی بی بی ہیں

كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ؕ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ

دونوں کھانا کھایا کرتے تھے دیکھئے تو ہم کیونکر دلائل ان سے

لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾

بیان کر رہے ہیں پھر دیکھئے وہ الٹے کدھر جا رہے ہیں۔

نصاریٰ کی لن ترانیاں

اللہ عین مسیح ہیں یہ نسطوریہ فرقہ کا قول ہے، حضرت عیسیٰؑ نے توحید خداوندی کی طرف بلایا، اور فرمایا جو کفر پر مرجائے اس کا جنت میں داخلہ حرام ہے، اور مشرکین کا کوئی حمایتی نہیں ہوگا، اور مرقوسیہ فرقہ کہتا ہے کہ خدا تین میں کا ایک ہے، یعنی باپ، بیٹا، روح القدس، حالانکہ تمام آسمان وزمین والوں کے لئے بجز ایک معبود حقیقی کے اور کوئی معبود نہیں، جو وحدہٗ لاشریک ہے، اور اگر یہود و نصاریٰ اپنی خرافات سے توبہ نہیں کریں گے، تو ان پر ایسا دردناک عذاب واقع ہوگا، کہ اس کی شدت ان کے دلوں تک سرایت کر جائے گی، اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے، اور توبہ ہی پر مرجائے، تو حق تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

ان کی والدہ بھی ایک ولی بی بی ہیں۔ دونوں حق تعالیٰ کے بندے ہیں۔ کھانا وغیرہ کھاتے ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم غور کیجئے کہ ہم کیسے دلائل بیان کر رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ دونوں خدا نہیں، پھر دیکھئے کہ یہ افتراء پردازی میں کدھر جا رہے ہیں ؛

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا

آپ فرمایئے کیا خدا کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو کہ تم کو نہ کوئی ضرر پہنچانے کا اختیار

وَلَا نَفْعًا ؕ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ

رکھتا ہو اور نہ نفع پہونچانے کا حالانکہ اللہ تو سب سنتے ہیں سب جانتے ہیں۔ آپ فرمایئے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ

کہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق غلو مت کرو اور ان لوگوں کے

وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا

خیالات پر مت چلو۔ جو پہلے خود بھی غلطی میں پڑ چکے ہیں اور بہتوں کو غلطی میں ڈال چکے ہیں

كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ ع لُعِنَ

اور وہ لوگ راہ راست سے دور ہو گئے تھے بنی اسرائیل

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ

میں جو لوگ کافر تھے ان پر لعنت کی گئی تھی داؤد اور عیسٰی ابن

دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا

مریم کی زبان سے یہ لعنت اس سبب سے ہوئی کہ انہوں نے حکم کی

يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ

مخالفت کی اور حد سے نکل گئے جو برا کام انہوں نے کر رکھا تھا اس سے باز نہ آتے تھے

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾

واقعی ان کا فعل بے شک برا تھا۔

نصاریٰ کی بکواس

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرما دیجیے، کہ کیا ان بتوں کو پوجتے ہو جو دنیا و آخرت میں نقصان کو دور کرنے اور نفع حاصل کرنے کی کچھ بھی طاقت نہیں رکھتے، حضرت عیسٰی ؑ اور ان کی والدہ کے بارے میں جو کچھ تم کہتے ہو، اس کو وہ ذات سننے والی اور تمہارے عذاب کو جاننے والی ہے۔

نصاریٰ اہلِ نجران دین میں ناحق غلو مت کرو، اور ایسی قوم کے دین اور انکی باتوں پر مت چلو، جو خود تم سے پہلے ہدایت سے بے راہ ہیں، اور وہ قوم کے سردار اور رؤساء ہیں جنہوں نے بہت سوں کو بے راہ کر دیا، بنی اسرائیل میں جو کافر ہیں وہ حضرت داؤد ؑ کی بددعا سے بندر اور حضرت عیسٰی ؑ کی بددعا سے سور ہو گئے ہیں، اور یہ لعنت اس وجہ سے نازل ہوئی کہ وہ سنیچر کے دن میں اور اکلِ مائدہ میں اور انبیاء کرام کے قتل کرنے اور معاصی کو حلال سمجھنے میں نافرمانی کرتے تھے۔ اور جو کچھ وہ نافرمانیاں اور حد سے تجاوز کرتے تھے، اس سے توبہ نہیں کرتے تھے ؛؛

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ

آپ اُن میں بہت آدمی دیکھیں گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں جو کام انہوں نے

لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِى الْعَذَابِ هُمْ

آگے کے لئے کیا ہے وہ بے شک بُرا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر ناخوش ہوا اور یہ لوگ عذاب

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِىِّ

میں دائم رہیں گے اور اگر یہ لوگ اللہ پر ایمان رکھتے اور پیغمبر پر اور

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ

اس کتاب پر جو اُن کے پاس بھیجی گئی تھی تو اُن کو کبھی دوست نہ بناتے لیکن

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾

اُن میں زیادہ لوگ ایمان سے خارج ہی ہیں۔

غلط طرزِ عمل

یعنی بہت سے منافقین کعب اور اس کے ساتھیوں سے دوستی کرتے ہیں، یا کعب اور اس کے ساتھی کفارِ مکہ ابوسفیان اور اسکے ساتھیوں سے دوستی کرتے ہیں، یہ یہودیت اور نفاق بہت بُرا ہے، وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ اس سے نکالے جائیں گے، اور اگر یہ منافقین حق تعالیٰ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے، تو یہود کو اپنا مددگار اور دوست نہ بناتے مگر یہ اہلِ کتاب منافق ہیں، یا یہ کہ اگر یہ یہودی توحیدِ خداوندی اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لاتے اور ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو دوست نہ بناتے، مگر ان اہلِ کتاب میں زیادہ کافر ہیں ؂

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ

تمام آدمیوں سے زیادہ مسلمانوں سے عداوت رکھنے والے آپ یہود اور مشرکین کو

وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ

پاویں گے اور ان میں مسلمانوں کے ساتھ دوستی کے قریب تر

اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ

ان لوگوں کو پائیگا جو اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں یہ اس سبب سے ہے کہ ان میں بہت سے علم دوست

وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

عالم ہیں اور بہت سے تارک دنیا درویش ہیں اور اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ متکبر نہیں ہیں

یہودیوں کی عداوت

اس کے ساتھ ساتھ ان کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام سے جو دشمنی ہے حق تعالیٰ اس کو بیان فرماتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں سب سے زیادہ آپ سے اور صحابۂ کرام سے دشمنی رکھنے والے آپ بنی قریظہ، نضیر، فدک، خیبر اور مشرکین مکہ کو پائیں گے جو کفر و شرک میں بہت پختہ ہیں۔ اور آپ کے ساتھ اور صحابۂ کرام کے ساتھ دوستی رکھنے کے قریب آپ حضرت نجاشی اور ان کے ساتھیوں کو پائیں گے جن کی تعداد بتیس ۳۲ ہے یا یہ کہ چالیس ہے، جن میں بتیس تو حبشہ کے ہیں، اور آٹھ شام کے ہیں، بحیرا راہب اور اس کے ساتھی اور ابرہہ، اشرف، ادریس، تمیم، تمام، دریدا، ایمن، اور یہ دوستی اس بنا پر ہے کہ بہت سے ان میں سے تارک الدنیا عابد ہیں، جنہوں نے اپنے سروں کو درمیان میں سے منڈوا رکھا ہے۔ اور بہت سے علم دوست عالم ہیں اور یہ لوگ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے تکبر نہیں کرتے ؛

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی۔ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً الخ ابن ابی حاتم نے سعید بن مسیب، ابوبکر بن عبد الرحمٰن اور عروۃ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عمرو بن امیہ ضمری کو روانہ کیا۔ اور ان کے ساتھ حضرت نجاشی کے پاس ایک خط بھیجا، چنانچہ وہ نجاشی کے پاس آئے، نجاشی نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک پڑھا، اور حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور ان کے ساتھ دوسرے مہاجرین کو بلایا، اور علماء و تارک الدنیا راہبوں کو حکم دیا وہ آئے، پھر حضرت جعفرؓ کو حکم دیا۔ انہوں نے سب کے سامنے سورۂ مریم کی آیتیں تلاوت کیں۔ چنانچہ قرآن کریم پر ایمان لے آئے۔ اور سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ انہی حضرات کے بارے میں حق تعالیٰ نے وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ سے فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ تک یہ آیتیں نازل فرمائیں ؛

الحمد للہ

تفسیر ابنِ عباسؓ کا پارہ لَا یُحِبُّ اللّٰہ ختم ہوا۔

ناشر

ادارہ درسِ قرآن، مسجد قاضی دیوبند (یوپی)

(کتبہ ایم حسنین فاروقی سہارنپوری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشادِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم - اللّٰھم علمہ الکتاب

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! ابن عباس رضؓ کو قرآن کریم اکی تفسیر کا علم عطا فرما" (صحیح بخاری)

تفسیر ابن عباس رضؓ کامل اُردو

جلیل القدر صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اِمام المفسرین ترجمان القرآن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی مشہور و مقبول

تفسیر

تنویر المقیاس من تفسیر ابنِ عباس رضؓ

کا

سلیس و شگفتہ ترجمہ

مع ترجمہ

لباب النقول فی اسباب النزول از علامہ جلال الدین سیوطی رحؒ - م ۹۱۱ھ

پارہ ۷ واذا سمعوا

ترجمہ تفسیر
مولانا عابد الرحمٰن صدیقی

ترجمہ قرآن
حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحؒ

ناشر

ادارۂ درس قرآن رجسٹرڈ دیوبند - یوپی

قرآنِ کریم کی قدیم ترین اور جامع تفسیر

جس کی

صحت پر دنیائے اسلام کے تمام علماء کا اتفاق ہے۔

تنویر المقباس من تفسیر ابن عباسؓ ——— (جامع) ——— مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب شیرازیؒ

ترجمہ تفسیر ——— مولانا عابد الرحمٰن صدیقی

تفسیری عنوانات ——— مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاط عثمانی فاضل دیوبند

تعارف

تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ

● حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کی روح پرور تفسیر جس سے بعد کے تمام مفسرین نے استفادہ کیا ہے۔

● رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ قرآنی تشریحات کا وہ اوّلین مجموعہ جو ایک ہی واسطہ سے ہمیں قرآنی مطالب تک پہنچا دیتا ہے۔

● ایک ایسا شرف جو کسی دوسری تفسیر کو حاصل نہیں۔

● اُردو زبان میں یہ نادر تفسیر علامہ سیوطیؒ کے مرتبہ شانِ نزول کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔

ترتیب:- (۱) متن قرآن کریم۔ (۲) ترجمہ حکیم الامت تھانویؒ (۳) صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس تفسیر۔ (۴) آیات قرآنی کی دل نشین شانِ نزول از علامہ سیوطیؒ (۵) جامع اور اثر انگیز عنوانات۔

طریقِ اشاعت:- ہر دو ماہ میں ایک پارہ شائع ہو رہا ہے۔

ھدیہ:- فی پارہ ۴/- (چار روپے) ——— یکجا ۵ پارے مجلد سولہ روپے ۱۶/-

رعایت:- ممبران میں شامل ہونے کے لئے صرف ایک کارڈ لکھ دیجئے آپ کو بحیثیت ممبر صرف چار روپے کی وی۔پی کی جائے گی۔ اور محصول ڈاک بذمہ ادارہ ہوگا۔

تعاون:- ایک عظیم صحابی رسولؐ کی مقدس اشاعت اور دعوت قرآنی کو عام کرنے میں ادارے سے تعاون فرمایئے

دو ماہی پروگرام بابت ماہ مارچ ۱۹۷۵ء ——— ہدیہ فی پارہ ——— چار روپے ۴/-

ممبران کے لئے محصول ڈاک بذمہ ادارہ ——— مطبوعہ ——— محمدی پریس دیوبند

ناشر:- ادارہ درسِ قرآن (رجسٹرڈ) دیوبند۔ یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

فہرست مضامین

تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پارہ وَاِذَا سَمِعُوْا ۷


ناشر
(قاری) اخلاق احمد صدیقی ناظم ادارہ درس قرآن (رجسٹرڈ)
مسجد قاضی
دیوبند یوپی

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ

اور جب وہ اس کو سنتے ہیں جو کہ رسول کی طرف بھیجا گیا ہے تو آپ اُن کی آنکھیں

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ

آنسوؤں سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ یوں کہتے ہیں

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ

کہ رب ہمارے ہم مسلمان ہو گئے تو ہم کو بھی ان لوگوں کے ساتھ لکھ لیجیے جو تصدیق کرتے ہیں اور ہمارے

بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا

پاس کونسا عذر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور جو حق ہم کو پہنچا ہے اس پر ایمان نہ لاویں اور اس بات کی اُمید رکھیں کہ

مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا

ہمارا رب ہم کو نیک لوگوں کی معیت میں داخل کر دے گا۔ سو اُن کو اللہ تعالیٰ اُن کے قول کی پاداش میں ایسے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ

باغ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور نیکوکاروں

جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ

کی یہی پاداش ہے اور جو لوگ کافر رہے اور ہماری آیات کو جھوٹا کہتے رہے

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾

وہ لوگ دوزخ والے ہیں

مومنین کی کیفیت اور جب وہ حضرات جعفر بن ابی طالب سے اس کلام کو سنتے ہیں جو کہ ان کے رسولؐ پر نازل کیا گیا ہے، کیونکہ وہ اپنی کتابوں کے ذریعہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت سے واقف ہیں تو انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں

اور عرض کرتے ہیں، اے ہمارے پروردگار ہم تجھ پر اور تیری کتاب پر اور تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے، لہٰذا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو مومن حضرات ہیں، ہمیں ان کے ساتھ شامل فرمالیجیے۔ اس پر ان کی قوم نے انھیں ملامت کی، تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے پاس کونسا عذر ہے، کہ جو حق ہمارے پاس آیا ہے، یعنی قرآن کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہم اس پر ایمان نہ لائیں، اور آخرت میں امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نیکوکاروں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوں۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ان حضرات کا نجوشی توحید خداوندی کے قائل ہونے کی وجہ سے حق تعالیٰ نے ان کو ایسے باغات دیئے ہیں، جن کے نیچے سے دودھ، شہد، پانی اور شراب کی نہریں جاری ہیں، یہ حضرات جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی، اور نہ اس سے نکالے جائیں گے، یہ موحدین یا ان حضرات کا جو قول و فعل کے اعتبار سے صاحب احسان ہوں نعم البدل ہے۔

اور حق تعالیٰ اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے منکر تو دوزخی ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

بشارت خداوندی وَإِذَا سَمِعُوا الخ ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے کہ حضرت نجاشی رضؓ نے اپنے ساتھیوں میں سے تیس پسندیدہ حضرات کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا، آپؐ نے اُن کے سامنے سورۂ یٰسین کی تلاوت فرمائی، وہ سب حضرات رونے لگے، تو ان کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے۔

اور امام نسائی نے عبداللہ بن زبیر رضؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ الخ حضرت نجاشی اور انکے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور امام طبرانی نے ابن عباس رضؓ سے اسی طرح اس سے مفصل روایت نقل کی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں اُن میں سے

وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا

لذیذ چیزوں کو حرام مت کرو اور حدود سے آگے مت نکلو بیشک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتے اور

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ

خدا تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں اُن میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم

اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

ایمان رکھتے ہو

غلو اور حد سے تجاوز سے پرہیز

یہ آیت کریمہ اصحاب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میں سے دس حضرات یعنی حضرت ابوبکر صدیق رض، حضرت عمر رض، حضرت عثمان بن مظعون رض حضرت علی رض، حضرت عبداللہ بن مسعود رض، حضرت مقداد رض، حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ رض، حضرت سلمان فارسی رض، حضرت ابوذر رض، حضرت عمار بن یاسر رض کے بارے میں نازل ہوئی ہے، کہ ان سب حضرات نے حضرت عثمان بن مظعون رض کے گھر میں اس بات پر اتفاق کیا کہ بقدر کفاف کھائیں گے اور پئیں گے، اور نہ بیبیوں کے پاس جائیں گے، اور نہ گوشت کھائیں گے اور نہ چربی کھائیں گے، صرف راہبوں والی زندگی بسر کریں گے، حق تعالیٰ نے ان حضرات کو اس چیز کی ممانعت فرمادی، کہ کھانے پینے اور صحبت وغیرہ کو حرام مت کرو، اور حدود شرعیہ سے جو کہ تحلیل و تحریم کے بارے میں مقرر ہیں ان سے تجاوز مت کرو، اور حلال چیزیں کھاؤ اور پیو، اور ان حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام مت کرو:

لباب النقول فی اسباب النزول

حکم خداوندی یاایھا الذین آمنوا لاتحرموا طیبات الخ امام ترمذی وغیرہ نے ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جس وقت گوشت کھاتا ہوں تو عورتوں کے لیے ہیجان ہو جاتا ہے، اور شہوت کا غلبہ ہو جاتا ہے اس لیے میں نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کر لیا ہے، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ جو چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں ان میں سے لذیذ چیزوں کو اپنے اوپر حرام مت کرو۔

اور ابن جریر نے عوفی کے واسطہ سے ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام میں سے کچھ حضرات نے جن میں عثمان بن مظعون بھی تھے۔ گوشت اور عورتوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ اور اپنے عضو تناسل کے کاٹنے کا ارادہ کر لیا تھا تاکہ شہوت بالکل ختم ہو جاتے، اور عبادت خداوندی کے لئے کامل طور پر فارغ ہو جائیں، تب یہ آیت نازل ہوئی۔ نیز اسی طرح عکرمہ، ابو قلابہ، مجاہد، ابو مالک، نخعی اور سدی وغیرہ کی مرسل روایتیں نقل کی ہیں، جن میں سدی کی روایت میں ہے کہ وہ دس حضرات تھے، جن میں ابن مظعون رض اور علی ابن ابی طالب رض بھی تھے۔ اور عکرمہ کی روایت میں ابن مظعون رض، حضرت علی رض، ابن مسعود رض، مقداد بن اسود رض اور سالم رض مولیٰ ابی حذیفہ کا ذکر ہے، اور مجاہد کی روایت میں ابن مظعون رض اور عبداللہ بن عمر رض کا ذکر ہے۔

اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بواسطہ سدی صغیر، کلبی، ابو صالح، ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت صحابہ کرام کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جن میں حضرت ابوبکر صدیق رض، حضرت علی رض حضرت ابن مسعود رض، حضرت عثمان بن مظعون رض ہیں (آئندہ صفحہ پر "لباب" دیکھیں) :

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ

اور اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں فرماتے تمہاری قسموں میں لغو قسم پر لیکن مواخذہ اس پر

بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ

فرماتے ہیں کہ تم قسموں کو مستحکم کر دو سو اُس کا کفارہ دینا دس محتاجوں کو کھانا دینا

مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ

اوسط درجہ کا جو اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیا کرتے ہو یا اُن کو کپڑا دینا یا ایک

اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ

غلام یا لونڈی آزاد کرنا اور جس کو مقدور نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں

ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ

یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جبکہ تم قسم کھا لو اور اپنی قسموں کا خیال رکھا کرو

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

اسی طرح اللہ تم تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتے ہیں تاکہ تم شکر کرو

لغو حلف کا شرعی حکم

تمہاری قسموں میں لغو قسم پر کفارہ نہیں، کیونکہ لغو قسم کے علاوہ اس قسم پر کفارہ ہے، کہ جن کو تم اپنے دلوں کے ساتھ پختہ کر دو، (یعنی منعقدہ) تو اس مستحکم قسم کا کفارہ یہ ہے، کہ صبح و شام دس مسکینوں کو اوسط درجہ کی روٹی سالن کھلادیا کرو، یا دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کپڑا دے دیا کرو، ہر ایک مسکین کو ایک چادر، ایک کرتہ، ایک تہ بند، ایک غلام یا لونڈی آزاد کر دیا کرو۔ اور جس کو ان تینوں میں سے ایک کا بھی مقدور نہ ہو، تو وہ متواتر تین روزے رکھے، یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا، یہ قسم توڑ دینے کے بعد اس کا کفارہ ہے، لہٰذا اپنی قسموں اور ان کے کفارہ کا خیال رکھا کرو، جیسا کہ قسم کا کفارہ بیان کیا ہے، اسی طرح وہ اوامر و نواہی بیان کرتا ہے، تاکہ تم اس پر اس کا شکر کرو۔

لباب النقول فی اسباب النزول

(بقیہ صفحہ) مقداد بن اسود رض اور سالم مولی ابی حذیفہ رض تھے ان سب نے اس پر اتفاق کیا کہ سب اپنے عضو تناسل کاٹ ڈالیں، اور عورتوں سے علیحدہ رہیں، اور گوشت و چربی نہ کھائیں، اور ٹاٹ پہنیں، اور بقدر کفاف کھائیں، اور زمین میں راہبوں کی طرح پھریں، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

اور ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے نقل کیا ہے، کہ عبداللہ بن رواحہ رض کے رشتہ داروں میں سے ایک مہمان آیا، اور عبداللہ بن رواحہ رض رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب اپنے گھر آئے

تو دیکھا کہ مہمان نے ان کے انتظار میں ابھی تک نہیں کھایا، تو اپنی بیوی سے کہا کہ میری وجہ سے ابھی تک میرے مہمان کو بٹھائے رکھا یہ کھانا مجھ پر حرام ہے، ان کی بیوی بولیں کہ میرے او پر بھی حرام ہے، مہمان نے کہا تو مجھ پر بھی حرام ہے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رض نے جب یہ منظر دیکھا تو کھانے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا چلو بسم اللہ پڑھ کر کھالو۔ اس کے بعد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے گئے اور آپ سے سارا واقعہ بیان کیا، تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا الخ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

اے ایمان والو بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

گندی باتیں شیطانی کام ہیں سو ان سے بالکل الگ ہو تاکہ تم کو فلاح ہو

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ

شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے آپس میں عداوت اور

فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ

بغض واقع کردے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾

سو اب بھی باز آؤ گے

شیطان کے حربوں سے گریز کا حکم

شراب اور جوئے کی تمام قسمیں اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر، سب حرام ہیں، شیطانی کام اور اس کے وساوس ہیں، ان سب باتوں کو قطعاً چھوڑ دو تاکہ حق تعالیٰ کے غصہ اور اس کی ناراضگی سے بچو، اور آخرت میں اطمینان حاصل ہو۔ شیطان تو شراب اور جوئے سے تمہاری عقل اور مال و دولت کو برباد کرنا، اور اطاعت خداوندی اور پانچوں نمازوں کی ادائیگی سے روکنا اور ان سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے، تو کیا اب بھی باز نہیں آؤ گے؟

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر الخ۔ امام احمد نے ابو ہریرہ رض سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ

علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، تو لوگ شراب پیتے تھے، اور جوئے کا مال کھاتے تھے، تو لوگوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں چیزوں کے بارے میں دریافت کیا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ الخ۔ تو لوگوں نے کہا کہ اس آیت میں حق تعالیٰ نے ہم پر ان چیزوں کو حرام نہیں، بلکہ بڑے گناہ کو بیان کیا، چنانچہ حسب سابق سب شراب پیتے رہے۔ اسی اثناء میں ایک دن مہاجرین میں سے ایک شخص نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، تو قرأت میں گڑبڑ کی، تو اس وقت حق تعالیٰ نے اس سے سخت حکم نازل فرمایا کہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی الخ۔ اس کے بعد پھر اس سے زیادہ سخت حکم نازل فرمایا، کہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ تا مُنْتَھُوْنَ، اس آیت کے نزول پر صحابہ کرام بولے، اے ہمارے پروردگار ہم رک گئے، اس کے بعد کچھ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اس حرمت سے قبل بہت سے حضرات شہید ہو گئے، اور اپنے بستروں پر انتقال فرما گئے، اور وہ شراب بھی پیتے تھے اور جوئے کا مال بھی کھاتے تھے اور اب اس کو حق تعالیٰ نے گندی باتیں شیطانی کام فرما دیا ہے۔ (بقیہ آئندہ)

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ

اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہو اور رسول کی اطاعت کرتے رہو اور احتیاط کرتے رہو اور اگر

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۹۲﴾ لَیْسَ

اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صاف صاف پہنچا دینا تھا ایسے لوگوں پر جو کہ

عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا

ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں اس چیز میں کوئی گناہ نہیں

اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا

جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں جبکہ وہ لوگ پرہیزگار ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہوں۔ پھر پرہیز کرنے

وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ

لگتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں اور اللہ تعالیٰ

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۳﴾ ع

ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتے ہیں

۱۲ ع ۷ ۲

گذشتہ مومنین کا حال

اس شراب کے پینے اور اس کو حلال سمجھنے سے بچو، اور اگر اس شراب کی حرمت کے بارے میں اطاعت سے روگردانی کرو گے، تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر تو صرف اس زبان میں جیسے تم سمجھتے ہو، احکام خداوندی کا پہنچا دینا ہے۔

مہاجرین وانصار میں سے کچھ حضرات نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم میں سے کچھ حضرات شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے مر گئے، اور انہوں نے شراب پی ہے، تو ان کا کیا حال ہوگا، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ کہ ان مومنین پر جنہوں نے حق تعالیٰ کی بجا آوری کی، شراب کی حرمت سے قبل شراب پینے میں خواہ وہ زندہ ہوں یا انتقال فرما چکے ہوں کوئی گناہ نہیں، جب کہ وہ کفر و شرک اور فواحش سے بچتے، اور ایمان اور حقوق اللہ کے پابند تھے اور پھر جو زندہ حضرات موجود ہیں، وہ شراب کی حرمت کے بعد اس سے بچتے ہوں، اور انہوں نے اس کا پینا قطعاً چھوڑ دیا ہو، تو حق تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند فرماتے ہیں ؛

لباب النقول فی اسباب النزول

اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ الخ۔ اور امام نسائی اور بیہقی نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے، کہ شراب کی حرمت انصار کے دو قبیلوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ انہوں نے شراب پی جب ان کو نشہ ہوا، تو بعض نے بعض کے ساتھ عبث کام کیا، جب نشہ اتر گیا، تو ہر ایک نے اس کھیل کا اثر اپنے چہرے سر اور داڑھی میں دیکھا تو وہ بولا کہ میرے ساتھ میرے فلاں بھائی نے یہ کیا ہے، درآں حالیکہ وہ سب بھائی تھے ان کے دلوں میں کسی قسم کا کوئی کینہ اور دشمنی نہیں تھی، چنانچہ اس نے کہا کہ اگر وہ میرے اوپر شفیق مہربان ہوتا تو ایسی بدتمیزی نہ کرتا، غرضیکہ اس بنا پر ان کے دلوں میں بدگمانی پیدا ہوئی، تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ الخ۔ تو اس کے بعد کچھ حضرات بولے کہ یہ تو گندگی ہے اور فلاں کے پیٹ میں داخل ہو چکی ہے۔ اور وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے ہیں اب کیا ہوگا، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ الخ ؛

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ تھوڑے شکار سے تمہارا امتحان کرے گا جن تک تمہارے

تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ

ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ سکیں گے تاکہ اللہ تعالیٰ معلوم کر لے کہ کون شخص

بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٤﴾

اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے سو جو شخص اس کے بعد حد سے نکلے گا اس کے واسطے دردناک سزا ہے

سخت سزا پانیوالے کون ہیں؟ حدیبیہ کے سال احرام کی حالت میں شکار کی ممانعت کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ یعنی حدیبیہ کے سال خشکی کے وحشی شکاروں کے بارے میں تمھارا امتحان لیں گے، جبکہ ان کے انڈوں اور بچوں تک تمھارے ہاتھ اور نیزے پہنچ رہے ہوں گے، تاکہ حق تعالیٰ ظاہری طور پر بھی دیکھ لیں کہ حالت احرام میں کون شکار کو چھوڑتا ہے۔ سو جو اس کی حرمت اور اس کی جزا کے بیان ہو جانے کے بعد بھی حدود شرعیہ سے نکلے گا، تو اس کی پشت اور پیٹ پر سخت سزا قائم کی جائے گی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ

اے ایمان والو وحشی شکار کو قتل مت کرو جبکہ تم حالت احرام میں ہو اور جو شخص

قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ

تم میں اس کو جان بوجھ کر قتل کریگا تو اس پر پاداش واجب ہوگی جو کہ مساوی ہوگی اس جانور

يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًاۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ

کے جس کو اس نے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کر دیں خواہ وہ پاداش خاص چوپایوں

طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ

میں سے ہو بشرطیکہ نیاز کے طور پر کعبہ تک پہنچائی جائے اور خواہ کفارہ مساکین کو دیدیا جائے اور خواہ اسکے برابر

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ

روزے رکھ لیے جاویں تاکہ اپنے کئے کی شامت کا مزہ چکھے اللہ نے گذشتہ کو معاف کر دیا اور جو شخص پھر ایسی ہی حرکت

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ

کریگا تو اللہ تعالیٰ انتقام لیں گے اور اللہ تعالیٰ زبردست ہیں انتقام لے سکتے ہیں تمہارے لئے دریا کا شکار پکڑنا اور

طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ

اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے تمہارے انتفاع کے واسطے اور مسافروں کے واسطے اور خشکی کا شکار پکڑنا تمہارے لئے حرام

مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾

کیا گیا جبتک تم حالت احرام میں ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس جمع کئے جاؤ گے

شکار کرنیکی ممانعت اور اسکی پاداش

ابوالیسر بن عمرو کو احرام یاد نہیں رہا۔ اور انہوں نے شکار کو جان کر قتل کر دیا، تو اس کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس پر اس شکار کی پاداش ہوگی، جس کی قیمت کا تخمینہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے، اب اسے اختیار ہے کہ اس قیمت کا چوپایوں میں سے کوئی جانور خرید کر بیت اللہ روانہ کردے، یا ان روپوں کے بقدر غلہ خرید کر مساکین مکہ مکرمہ پر خیرات کرے، اور اگر اس غلہ وغیرہ خیرات کرنے کی طاقت نہ ہو تو فی حصہ ایک مسکین ایک روزہ یعنی نصف صاع کے عوض ایک روزہ رکھ لے (جیسا کہ صدقہ فطر کی شرائط ہیں) یہ اس کے فعل کی سزا ہے، اور جو شخص اس حکم اور اس سزا کے بعد پھر ایسا کرے گا، تو اسے چھوڑ دیا جائیگا، تا آنکہ حق تعالیٰ علاوہ اس جزا مذکور کے خود اس سے انتقام لے لیگا،

قوم بنی مدلج دریائی شکار کرتی تھی، انہوں نے دریائی شکار کے بارے میں، اور اس کے بارے میں جو دریا پھینک رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، کہ تمہارے لئے دریائی شکار اور وہ شکار جس کو پانی اوپر پھینک دے، سب حلال کیا گیا ہے (حالت احرام میں) تمہارے اور راہ گذروں کے انتفاع کے لئے البتہ خشکی کا شکار حالت احرام میں اور حرم میں تمہارے اوپر حرام کیا گیا ہے (گو بعض صورتوں میں اس کا کھانا حلال ہو) ان باتوں میں حق تعالیٰ سے ڈرو۔

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ

اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے لوگوں کے قائم رہنے کا سبب قرار دیدیا اور عزت والے مہینہ کو بھی

الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

اور حرم میں قربانی ہونے والے جانور کو بھی اور ان جانوروں کو بھی جن کے گلے میں پٹے ہوں یہ

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

اسلیے تاکہ تم اس بات کا یقین کر لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں اور زمین کے اندر کی چیزوں کا علم رکھتے

عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ

ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو خوب جانتے ہیں تم یقین جان لو کہ اللہ تعالیٰ سزا بھی سخت دینے والے ہیں

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ

اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والے بھی ہیں رسول کے ذمہ تو صرف پہنچانا ہے اور اللہ تعالیٰ سب

يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي

جانتے ہیں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہو آپ فرما دیجیے کہ ناپاک اور پاک برابر

الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

نہیں گو تجھ کو ناپاک کی کثرت تعجب میں ڈالتی ہو تو خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو

يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع

اے عقلمندو تاکہ تم کامیاب ہو

غضبِ خداوندی سے اجتناب کی ہدایت

کعبہ کو عبادت خداوندی میں امن اور لوگوں کی مصلحتوں کے قائم رہنے کا سبب قرار دیا ہے اور اسی طرح عزت والے مہینے کو اور اسی طرح حرم میں قربانی ہونے والے جانور کو اسی طرح ان جانوروں کو جن کے گلوں میں حرم کے درختوں کے پٹے پڑے ہوئے ہوں۔ ان ساتھیوں کے لئے جو کہ اس میں ہوتے ہیں، باعث امن قرار دیا ہے، یہ تمام احکام اس واسطے بیان کئے ہیں تاکہ تمھیں معلوم ہو جائے کہ اللہ زمین و آسمان اور انکے رہنے والوں کی اصلاح سے بخوبی واقف ہے۔ جن باتوں کو تم ظاہر کرتے ہو، اور جن کو ایک دوسرے سے چھپاتے ہو، جیسا کہ شریح کا مال لینا تو ان کو حق تعالیٰ بخوبی جانتا ہے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں سے فرما دیجیے، جنہوں نے شریح کے مال پر جو کہ وہ لے کر آئے تھے دست درازی کی تھی کہ شریح کا مال حرام اور وہ حلال مال جو کہ وہ لے کر آئے تھے برابر نہیں ہو سکتے، لہٰذا عقل والو! حرام مال لینے میں حق تعالیٰ سے ڈرو، تاکہ اس کے غصہ اور عذاب سے بچو۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ الخ۔ واحدی اور اصبہانی نے ترغیب میں جابر بن عبداللہ رضؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب کی حرمت بیان کی، تو یہ سنکر ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میری یہی تجارت تھی، اور میں نے اس کے ذریعہ کافی مال حاصل کیا ہے، اگر میں اس مال کو حق تعالیٰ کی اطاعت میں خرچ کروں تو وہ مال مجھ کو فائدہ دے گا؟ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ پاکیزہ چیز کے علاوہ اور کسی چیز کو قبول نہیں کرتا، تو حق تعالیٰ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لئے یہ آیت نازل فرما دی کہ آپ فرما دیجیے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ

اے ایمان والو ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تم سے ظاہر کر دی جاویں تو تمہاری ناگواری کا

تَسُؤْكُمْ ج وَإِن تَسْـَٔلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ

سبب ہو، اور اگر تم زمانہ نزول قرآن میں ان باتوں کو پوچھو تو تم سے

تُبْدَ لَكُمْ ط عَفَا اللهُ عَنْهَا ط وَاللهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۰۱﴾

ظاہر کردی جاویں سوالات گذشتہ اللہ تعالیٰ نے معاف کردیئے اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والے ہیں بڑے حلم والے ہیں

قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ﴿۱۰۲﴾

ایسی باتیں تم سے پہلے اور لوگوں نے بھی پوچھی تھیں پھر ان باتوں کا حق نہ بجا لائے

سابقہ امتوں کا حال

یہ آیت حارث بن یزید کے بارے میں نازل ہوئی، کیونکہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی، کہ حق تعالیٰ نے لوگوں پر بیت اللہ کے حج کو فرض کردیا ہے، تو انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر ایک سال حج کرنا فرض ہے۔

تو حق تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمادی کہ ایسی باتیں مت دریافت کرو، جن کو حق تعالیٰ نے معاف کردیا ہے، کیونکہ اگر ان باتوں کا تمہیں حکم دے دیا جائے، تو تمہاری ناگواری کا باعث ہو، اور جن باتوں کو تم سے معاف کردیا گیا ہے، اگر تم زمانہ نزول وحی میں ان باتوں کو دریافت کرو، تو تم پر فرض کردی جائیں، حق تعالیٰ تائب کے لئے غفور اور فضول باتوں کے سوال پر حلیم ہیں۔

ایسی باتیں اور امتوں نے بھی اپنے انبیاء کرام سے پوچھی ہیں، جب انکے انبیاء کرام نے ان باتوں کو ظاہر کردیا تو انکا حق نہ بجالا سکے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

حکم خداوندی یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ الخ. امام بخاری رح نے انس بن مالک رض سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی، یعنی اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو الخ

نیز ابن عباس رض سے نقل کیا ہے کہ کچھ لوگ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بطور استہزاء کے بیہودہ سوالات کرتے تھے، چنانچہ کوئی کہتا کہ میرا باپ کون ہے اور کسی کی اونٹنی گم ہو جاتی تو وہ دریافت کرتا کہ میری اونٹنی کہاں ہے اس پر ان لوگوں کے بارے میں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

اور ابن جریر نے بھی ابوہریرہ رض سے اسی طرح روایت نقل کی ہے، اور امام احمد، ترمذی اور حاکم نے حضرت علی رض سے نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ لوگوں پر بیت اللہ شریف کا حج کرنا فرض ہے۔ تو صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک سال حج کرنا فرض ہے؟ آپ خاموش رہے، پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک سال ہے؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا نہیں، اور اگر میں ہاں کہہ دیتا، تو ہر ایک سال حج کرنا فرض ہو جاتا، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ اے ایمان والو! ایسی باتیں مت دریافت کرو کہ اگر وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار گذرے، اور ابن جریر نے ابو امامہ، ابو ہریرہ رض اور ابن عباس رض سے اسی طرح روایت نقل کی ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی رح فرماتے ہیں کہ اس چیز میں کوئی اشکال نہیں کہ آیت دونوں باتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہو مگر حضرت ابن عباس رض کی حدیث سند کے اعتبار سے سب سے زیادہ صحیح ہے ؛

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ

اللہ تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو اور نہ وصیلہ کو

وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ

اور نہ حامی کو لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ لگاتے ہیں اور اکثر

وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا

کافر عقل نہیں رکھتے اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو

اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا

احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ

ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا ہے کیا اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ

لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں

کافروں کی لن ترانیاں

اور حق تعالیٰ نے نہ بحیرہ کو مشروع کیا ہے اور نہ سائبہ کو، اور نہ وصیلہ کو، اور نہ حام کو،

بحیرہ اونٹوں سے ہوتا تھا کہ جس وقت اونٹنی پانچ بچے جن دیتی تو پانچویں بچہ کو دیکھتے اگر وہ نر ہوتا تو اس کو ذبح کر ڈالتے تھے، اور مرد و عورت مل کر سب اس کا گوشت کھاتے، اور اگر وہ پانچواں

بچہ مادہ ہوتی تو اس کا کان چاک کر دیتے، اور اسے بحیرہ بولتے تھے، اور اس کے منافع اور دودھ صرف مردوں کے لئے ہوتے، نہ کہ عورتوں کیلئے، اور جب یہ مرجاتی تو مرد و عورت سب مل کر اس کا گوشت کھاتے اور سائبہ۔ آدمی اپنے مال میں سے جو چاہتا بتوں کے نام کر دیتا اور اسے لیجا کر بتوں کی دیکھ بھال کرنیوالے کے سپرد کر دیتا، تو اگر وہ مال حیوان ہوتا تو یہ منتظمین اسے لوگوں کے سپرد کر دیتے جسے مسافر مرد کھا سکتے تھے اور عورتوں کے لئے اس کا کھانا ممنوع تھا، اور اگر وہ جانور ذبح کئے بغیر خود بخود مرجاتا تو اسے عورت اور مرد دونوں کھا سکتے تھے۔

اور وصیلہ جب بکری سات بچے جن دیتی تو ساتویں بچے کو دیکھتے اگر وہ نر ہوتا تو اسے ذبح کر ڈالتے، اور مرد و عورت سب مل کر کھا لیتے تھے، اور اگر مادہ ہوتی تو اس کے مرنے تک عورتیں اس سے کسی قسم کا فائدہ نہیں حاصل کر سکتی تھیں، جب وہ مرجاتی، تو مرد و عورت سب مل کر اسے کھا لیتے تھے، اور اگر بکری ایک ساتھ نر و مادہ دونوں جنتی تھی تو دونوں کو زندہ رہنے دیتے، اور ذبح نہیں کرتے، اور کہتے کہ ہم نے بھائی بہن کو ملا دیا ہے، اور ان کے مرنے تک ان کے منافع صرف مردوں کے لئے ہوتے، اور جس وقت یہ مرجاتے، تو ان کے کھانے میں مرد و عورت دونوں شریک ہو جاتے۔

اور حام۔ تو جس وقت اونٹ اپنی پوتی پر سوار ہوتا تو کہتے کہ اس کی پشت محفوظ ہو گئی ہے، تو اسے ویسے ہی چھوڑ دیتے، نہ اس پر سواری کرتے، اور نہ کچھ بوجھ لادتے تھے، اور اسے پانی پینے اور چرنے سے نہیں روکتے تھے، اور جو بھی اونٹ اس کے پاس آتا، تو اسے بھگا دیتے تھے، پھر جس وقت وہ بوڑھا ہو جاتا یا مرجاتا تو اس کے کھانے میں مرد و عورت سب شریک ہو جاتے تھے، اسی کو حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نے ان میں سے کسی چیز کو حرام نہیں کیا ہے مگر عمرو بن لحی اور اس کے ساتھی ان کو اپنے اوپر حرام کرتے ہیں حق تعالیٰ پر افترا پردازی کرتے ہیں، اور یہ سب احکام خداوندی اور حلال و حرام سے ناواقف ہیں۔

اور جس وقت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان مشرکین مکہ سے کہتے ہیں، کہ جن چیزوں کی حلت حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کی ہے، اور جن کی حلت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تم سے بیان کی، اس کی طرف رجوع کرو، تو جواباً اپنے بڑوں کی حرمت کا ثبوت دیتے ہیں، اور جبکہ ان کے آباء و اجداد دین کی کسی چیز سے واقف نہیں تھے، اور نہ کسی نبی کی سنت پر عمل پیرا تھے، تو پھر کیسے یہ لوگ ان کو اپنا مقتدا تسلیم کرتے ہیں۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ

اے ایمان والو اپنی فکر کرو جب تم راہ پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے تو

مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا

اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس تم سب کو جانا ہے پھر وہ

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۰۵﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

تم سب کو جتلا دیں گے جو جو کچھ تم سب کیا کرتے تھے اے ایمان والو تمہارے آپس میں

آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

دو شخصوں کا وصی ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے جب وصیت کرنیکا

حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ

وقت ہو وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا غیر قوم کے

مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ

دو شخص ہوں اگر تم کہیں سفر میں گئے ہو پھر تم پر واقعہ موت کا پڑ جاوے

مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ

اگر تم کو شبہ ہو تو ان دونوں کو بعد نماز کے روک لو

فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ

پھر دونوں خدا کی قسم کھاویں کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے

كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا

اگرچہ قرابتدار بھی ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی بات کو ہم پوشیدہ نہ کریں گے

لَمِنَ الْآثِمِينَ ﴿۱۰۶﴾

ہم اس حالت میں سخت گنہگار ہوں گے

ہر ایک کی راہ جدا گانہ ہے اپنے نفسوں کی فکر کرو، کیونکہ جب تم ایمان پر قائم ہوگے، تو گمراہ کی گمراہی جب تم ان سے اس گمراہی کو بیان کر دو گے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی، مرنے کے بعد وہ تمہاری نیکیاں اور برائیاں سب تم کو جتلادیں گے، یہ آیت منکرین مکہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جس وقت اہل کتاب نے جزیہ قبول کر لیا تھا، اور ان لوگوں نے نہیں قبول کیا تھا،

پورا واقعہ سورۃ البقرہ میں بیان کر چکا ہوں۔
حضر ہو یا سفر مرنے والے کی وصیت کے وقت تم میں سے ۲ دو آدمیوں کا وصی ہونا جو کہ آزاد ہوں، اور تمہاری قوم میں سے ہوں یا غیر دین یا تمہاری قوم کے علاوہ ہوں یا مقیم نہ ہوں بلکہ کہیں سفر میں ہوں۔
یہ آیت تین شخصوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جو شام کی طرف سامان تجارت لے کر چلے تھے، ان میں سے ایک یعنی بدیل بن ابی ماریہ مولی عمرو بن العاص مسلمان تھے، ان کا انتقال ہو گیا، انہوں نے اپنے ساتھیوں عدی بن بداء اور تمیم بن اوس جو کہ نصرانی تھے، اپنے انتقال کے وقت وصیت کی، مگر ان دونوں نے وصیت میں خیانت کی، تو حق تعالیٰ اولیاء میت سے فرماتے ہیں کہ ان دونوں نصرانیوں کو عصر کی نماز کے بعد روک لو اور ان سے قسمیں لو، اگر تمہیں اس بات میں شک ہو کہ جتنا میت کا مال انہوں نے پہنچایا ہے مال اس سے زیادہ تھا۔ اور وہ دونوں یہ کہیں کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی دنیاوی نفع نہیں لینا چاہتے، اگرچہ مرنے والا ہمارا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوتا، اور حق تعالیٰ کی طرف سے جس بات کی بازپرس پر گواہی دینے کا ہمیں حکم ہوا ہے ہم اس کو پوشیدہ رکھیں گے تو ہم گنہگار ہوں گے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ الخ۔ امام ترمذی وغیرہ نے بواسطہ ابن عباسؓ تمیم داری سے اس آیت کے بارے میں نقل کیا ہے، میرے علاوہ اور عدی بن بدار کے علاوہ سب نے اس سے برات ظاہر کی، یہ دونوں نصرانی تھے، اسلام سے پہلے ملک شام جایا کرتے تھے۔ چنانچہ اپنی تجارت کے لیے یہ شام گئے، اور ان کے پاس بدیل بن ابی مریم مولی بنی سہم بھی آگئے، اور ان کے ساتھ ایک جام چاندی کا تھا، وہ بیمار ہوئے تو انہوں نے ان دونوں کو وصیت کی، اور حکم دیا کہ ان کا ترکہ ان کے وارثوں کو پہنچا دینا۔ تمیم بیان کرتے ہیں جب وہ انتقال کر گئے تو ہم نے اس جام کو لے لیا، اور ایک ہزار درہم میں فروخت کر کے وہ قیمت میں نے اور عدی بن بدار نے آپس میں تقسیم کر لی۔ چنانچہ جب ہم ان کے گھر والوں کے پاس آئے تو جو کچھ ان کا سامان ہمارے پاس تھا وہ ہم نے ان کو دے دیا، تو انہوں نے اس جام کو نہ دیکھ کر اس کے بارے میں ہم سے سوال کیا۔ تو ہم نے کہا کہ اس کے علاوہ انہوں نے اور کوئی مال نہیں چھوڑا، اور نہ ہم کو دیا ہے۔ جب میں مشرف باسلام ہو گیا تو مجھے اس کا خوف ہوا، چنانچہ میں ان کے گھر والوں کے پاس گیا، اور انہیں پورا واقعہ سنا کر پانچسو درہم ان کو دے دیے اور ان کو بتلا دیا کہ اتنی اور رقم میرے ساتھی کے پاس موجود ہے۔ چنانچہ وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے ان سے گواہوں کا مطالبہ کیا، وہ گواہ نہ پیش کر سکے، آپ نے انہیں قسم کھانے کا حکم دیا چنانچہ وہ اس کے لئے تیار ہو گئے، اس کے بارے میں حق تعالیٰ نے یہ آیت اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخص وصی ہونا مناسب ہے اخیر تک چنانچہ حضرت عمرو بن العاص اور ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر قسم کھائی، اور پانچسو بقیہ درہم عدی بن بدار سے نکلوائے۔

فائدہ: حافظ ذہبی نے اس جبیر پہ اعتماد کیا ہے، کہ جس تمیم کا اس روایت میں ذکر ہے،

وہ تمیم داری نہیں ہیں اور اس چیز کو انہوں نے مقاتل بن حبان کی طرف منسوب کیا ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس روایت میں داری کی تصریح کرنا اچھا نہیں :

فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ

پھر اگر اس کی اطلاع ہو کہ وہ دونوں وصی کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان لوگوں میں سے

مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ

جن کے مقابلہ میں گناہ کا ارتکاب ہوا تھا اور دو شخص جو سب میں قریب تر ہیں جہاں وہ دونوں کھڑے

فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

ہوئے تھے یہ دونوں کھڑے ہوں پھر دونوں خدا کی قسم کھاویں کہ بالیقین ہماری یہ قسم اُن

وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰۷﴾

دونوں کی اس قسم سے زیادہ راست ہے اور ہم نے ذرا تجاوز نہیں کیا ہم اس حالت میں سخت ظالم ہوں گے۔

نصرانیوں کی خیانت } چنانچہ قسموں کے بعد ان دونوں کی خیانت اولیاء مقتول پر ظاہر ہوگئی چنانچہ اب مقدمہ کا رخ تبدیل ہوگیا، تو حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ان دونوں نصرانیوں کی خیانت واضح ہوگئی تو ان نصرانیوں کی جگہ جن پر خیانت ثابت ہوئی تھی تو اولیاء میت میں سے دو میت کے قریب تر وارث یعنی حضرت عمرو بن العاص اور مطلب بن ابی وداعۃ کھڑے ہوں، اور جنہوں نے اولیاء میت سے مال چھپالیا تھا، ان کے خلاف خدا کی قسم کھائیں، کہ جو مال میت کا انہوں نے پہنچایا ہے، مال اس سے زیادہ تھا، بایں طور ہم کو مسلمانوں کی شہادت ان نصرانیوں کی شہادت سے زیادہ راست ہے، کیونکہ ہم نے اپنے دعوے میں ذرا بھی تجاوز نہیں کیا، کیونکہ اگر ہم ایسا کریں تو اس حالت میں سخت ظالم ہوں گے۔

ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا

یہ قریب ذریعہ ہے اس امر کا کہ وہ لوگ واقعہ کو ٹھیک طور پر ظاہر کریں یا اس بات سے ڈر جائیں

أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا ۗ

کہ ان سے قسمیں لینے کے بعد قسمیں متوجہ کی جاویں گی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سنو

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع

اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو راہنمائی نہ کریں گے

مسلّمہ اصول } یہ قانون ان نصرانیوں کے مثلاً واقعہ کو اس کی نوعیت کے ساتھ ظاہر کرنے کے لئے بہت ہی مناسب ذریعہ ہے یا وہ نصرانی اس بات سے ڈر کر قسمیں کھانے سے رک جائیں، کہ ہم سے قسمیں لینے کے بعد پھر مسلمان ورثہ سے قسمیں لیجائیں گی تو ہمیں خفیف ہونا پڑیگا لہٰذا امانت کی ادائگی میں حق تعالیٰ سے ڈرو اور جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے ان میں کامل طریقہ پر حق تعالیٰ کی اطاعت کرو، کیونکہ حق تعالیٰ گنہگار جھوٹوں کافروں کو اپنے دین کی طرف راہنمائی نہیں کرتے ۞

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا

جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو (مع اُن کی امتوں کے) جمع کریں گے پھر ارشاد فرمائیں گے کہ تم کو (ان امتوں کی طرف سے)

لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ

کیا جواب ملا تھا وہ عرض کریں گے کہ ظاہری جواب تو ہم کو معلوم ہے لیکن انکے دل کی) ہم کو کچھ خبر نہیں (اسکو آپ ہی

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ م

جانتے ہیں کیونکہ) آپ بیشک پوشیدہ باتوں کے پورے جاننے والے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائینگے کہ اے عیسیٰ ابن مریم میرا انعام یاد

اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ

کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے جبکہ میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی تم آدمیوں سے کلام کرتے تھے گود میں

وَكَهْلًا ج وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ

بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جبکہ میں نے تم کو کتابیں اور سمجھ کی باتیں اور توریت اور انجیل

وَالْاِنْجِيْلَ ج وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ

تعلیم کیں اور جبکہ تم گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندے کی

بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

شکل ہوتی ہے میرے حکم سے پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے

وقف لازم

وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ ج وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ ج وَاِذْ کَفَفْتُ

اور تم اچھا کر دیتے تھے مادر زاد اندھے کو اور برص کے بیمار کو میرے حکم سے اور جبکہ تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے

بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ

اور جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے (یعنی تمہارے قتل و ہلاک سے) باز رکھا جب تم انکے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے پھر ان میں جو

كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۱۰﴾

کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ یہ بجز کھلے جادو کے اور کچھ بھی نہیں

انعامات کی یاد دہانی

قیامت کے دن حق تعالیٰ دہشت کے بعض مواقع پر دریافت کرے گا کہ تمہاری قوم نے تم کو کیا جواب دیا، تو اس وقت اس پریشانی کی بنا پر کوئی جواب نہ دیں گے، پھر بعد میں جواب دیں گے، اور احوالِ امم پر شہادت دیں گے۔ اور اسی روز حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ ؑ سے فرمائیگا، کہ میرا انعام جو نبوت اسلام اور عبادت کی صورت میں ہوا، اس کو یاد کرو، اور جبکہ جبریل مطہر کے ساتھ تم کو تائید دی، اور لوگوں سے کلام کرنے میں تقویت ملی، کہ آپ پالنے میں کہہ رہے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اور تیس ۳۰ سال کے بعد تم کو تقویت دی کہ تم نے اپنے رسول ہونے کا اعلان کیا، اور جب کہ آپکو تمام کتب سماویہ پایہ کو بولنا، اور حکمت یا حلال و حرام کی تعلیم دی، اور تورات کی جبکہ آپ اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور انجیل کی وہاں سے نکلنے کے بعد تعلیم دی۔

اور جب کہ تم گارے کے پرندہ جیسی تصویر بناتے تھے، اور پھر میرے حکم سے اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ آسمان اور زمین کے درمیان پرندہ بن کر میرے حکم اور ارادہ سے اڑنا شروع کر دیتا تھا۔ اور میرے حکم و ارادہ اور میری قدرت سے تم مادر زاد اندھے کو اچھا کر دیتے تھے۔ اور جبکہ تم بنی اسرائیل کے پاس اوامر و نواہی لے کر آئے، اور انہیں معجزات دکھلائے؛ اور انہوں نے تمہارے قتل کا ارادہ کیا، تو میں نے ان کو تم سے باز رکھا، اور بنی اسرائیل ان معجزات کے دیکھنے پر کہنے لگے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے، یا یہ کہ حضرت عیسیٰ ؑ جادوگر ہیں :۔

وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ ج

اور جبکہ میں نے حواریین کو حکم دیا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ انہوں نے کہا کہ ہم

قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ

ایمان لائے اور آپ شاہد رہیے کہ ہم پورے فرمانبردار ہیں وہ وقت قابل یاد ہے جبکہ حواریین نے

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا

عرض کیا کہ اے عیسٰی ابن مریم کیا آپکے رب ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا نازل فرمائیں

مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

آپ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ

بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو پورا اطمینان ہوجائے اور

اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

ہمارا یہ یقین اور بڑھ جاتے کہ آپ نے ہم سے سچ بولا ہے اور ہم گواہی دینے والوں سے ہوجاویں

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا

عیسٰی بن مریم ؑ نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا نازل

مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا

فرمایئے کہ وہ ہمارے لئے یعنی ہم میں جو اول ہیں اور جو بعد ہیں سب کے لئے ایک خوشی کی بات ہوجائے

وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اور آپکی طرف سے ایک نشان ہوجاوے اور آپ ہم کو عطا فرمایئے اور آپ سب عطا کرنے والوں سے اچھے ہیں

حواریین کا ایمان اور جس وقت میں نے حواریین کو جن کی تعداد بارہ تھی، ایمان لانے کا حکم دیا تو انہوں نے کہا ہم آپ پر اور حضرت عیسٰی ؑ پر ایمان لے آئے، اور آپ اے عیسٰی شاہد رہیے، اور ان میں سے بھی ایک نے ایک پر شہادت دی، کہ ہم کامل مؤمن اور فرمانبردار ہیں۔ اور حواریوں نے یعنی شمعون نے کہا کہ آپ کی قوم کہتی ہے، کہ کیا آپ کا رب ایسا کر سکتے ہیں، یا یہ کہ کیا آپ اپنے پروردگار سے اس چیز کے بارے میں دعا کر سکتے ہیں، کہ آسمان سے کچھ کھانا نازل ہوجایا کرے، حضرت عیسٰی ؑ نے یہ سنکر شمعون سے فرمایا کہ ان سے کہدو کہ حق تعالیٰ سے ڈریں اگر اس پر یقین رکھتے ہیں، کیونکہ تم اس نعمت کی شکر گذاری نہیں کرو گے۔ جس کی بنا پر عذاب میں گرفتار ہوجاؤ گے، شمعون نے ان سے یہ کہدیا وہ بولے

ہم چاہتے ہیں کہ جو معجزات آپ دکھا رہے ہیں، اس پر ہمارا یقین اور بڑھ جائے، اور جب ہم اپنی قوم کے پاس لوٹیں تو گواہی دینے والوں میں سے ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت عیسےٰ نے آسمان سے کھانا نازل ہونے کی دعا کی، یا یہ کہ کھانے کی برکت کی (کیونکہ کچھ کھانا ان کے پاس موجود تھا) دعا کی کہ ہم میں جو موجودہ زمانہ میں ہیں، اور جو بعد میں آنے والے ہیں، ان کے لئے ایک خوشی کی چیز ہو جائے، تاکہ ہم آپ کی عبادت کریں۔

نوٹ:۔ اور یہ اتوار کا دن تھا، اور یہ ایک نشانی ہو جائے، مؤمنین کے لئے اور کفار پر حجت لازم ہونے کے لئے پروردگار ہمیں عطا کیجئے، آپ سب عطا کرنے والوں سے اچھے ہیں ؏

قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ

حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ کھانا تم لوگوں پر نازل کرنے والا ہوں پھر جو شخص تم میں سے اس کے بعد

مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا

ناحق شناسی کرے گا تو میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ سزا دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا اور

مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ

وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماویں گے کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تم نے ان

مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ

لوگوں سے کہدیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ خدا کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ

معبود قرار دے لو تو عیسیٰ عرض کریں گے کہ (توبہ توبہ) میں تو آپ کو (شریک سے)

مَا لَیْسَ لِیْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ

منزہ سمجھتا ہوں مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں اگر میں نے کہا ہوگا تو

مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

آپ کو اس کا علم ہوگا آپ تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں اور میں آپ کے علم میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا، تمام غیبوں کے جاننے والے آپ ہیں ؏

ع ۵

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی جو آپ نے مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا تھا کہ تم

رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ

اللہ کی بندگی اختیار کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا پھر جب آپ نے

فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ط

مجھ کو اٹھالیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں

وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ

اگر آپ ان کو سزا دیں تو یہ آپ کے بندے ہیں

عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾

اور اگر آپ ان کو معاف فرمادیں تو آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں

حق ناشناسی کا انجام مہلک ہوگا

حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے فرمایا کہ اپنی قوم سے کہہ دو کہ تیری درخواست پوری کرتا ہوں، مگر جس نے اس کے نزول اور اس میں سے کھانے کے بعد حق ناشناسی کرے گا، تو ایسی سزا دوں گا کہ ویسی سزا دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہ دوں گا، یعنی سور بنادوں گا۔

چنانچہ جب اس مائدہ کا نزول ہوگیا اور اس میں سے کھانا شروع کیا، تو اب اس کو جھوٹ اور جادو بتانے لگے، حضرت عیسیٰؑ نے عرض کیا پروردگار اگر ان کی ان باتوں پر جس کی بناء پر ہلاک کردینے کے مستحق ہیں، تو انکو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر ان سے درگذر فرمادے تو آپ عزیز اور حکیم ہیں۔

قیامت کے دن حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کفار نصاریٰ کو سنانے کے لئے یہ فرمائیں گے کہ اے عیسیٰ علیہ السلام کیا تو نے ان لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی خدا کے علاوہ معبود بنالو تو حضرت عیسیٰ عرض کریں گے کہ میں تو شرک سے آپ کو منزہ سمجھتا ہوں، میرے لئے تو کسی بھی صورت میں یہ زیبا نہیں تھا کہ میں ایسی بات کہتا۔

جو کچھ میں نے اوامر و نواہی ان کو کہے ہیں آپ تو اسے بخوبی جانتے ہیں، اور جو کچھ ان لوگوں کے حق میں رسوائی اور توفیق ہے، میں تو اس کو نہیں جانتا، میں نے تو ان سے دنیا میں صرف یہی کہا کہ اس ذات کی عبادت اور اطاعت کرو، جو

میرا بھی اور تمہارا بھی خدا ہے۔ اور جب تک ان میں رہا احکام کے پہنچانے پر باخبر رہا۔ اور جب ان کے درمیان سے آپ نے مجھے اُٹھا لیا تو آپ ہی ان کے احوال پر مطلع رہے، آپ تو میری باتوں اور ان کی باتوں سب ہی سے باخبر ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماویں گے کہ یہ وہ دن ہے کہ جو لوگ سچے تھے ان کا سچا ہونا ان کے کام آوے گا

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ؕ

ان کو باغ ملیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾

اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش اور یہ اللہ تعالیٰ سے راضی اور خوش ہیں یہ بڑی بھاری کامیابی ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى

اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی اور ان چیزوں کی جو ان میں موجود ہیں اور وہ ہر شے

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾

پر پوری قدرت رکھتے ہیں

آرام و آسائش میں رہنے والے

اور حق تعالیٰ فرمائیں گے یہ وہ دن ہے کہ مومنوں کو ان کا ایمان اور مبلغوں کو ان کی تبلیغ اور وعدوں میں سچے رہنے والوں کو ان کی سچائی کام آئے گی۔ ان حضرات کے لئے ایسے باغات ہوں گے جہاں درختوں اور محلات کے نیچے سے دودھ، شہد، پانی اور شراب کی نہریں بہتی ہوں گی، وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے، نہ وہاں ان کو موت آئے گی اور نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے۔ حق تعالیٰ ان کے ایمان اور عمل سے راضی و خوش اور یہ اس قدر ثواب و انعامات سے حق تعالیٰ سے خوش ہیں۔

یہ خلود فی الجنت اور رضوان بڑی بھاری کامیابی ہے کہ جنت مل گئی اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ ہوگئے آسمان و زمین کے تمام خزانے مثلاً بارش اور ہر قسم کے پھل اور تمام مخلوقات اور عجائب حق تعالیٰ ہی کی ملکیت میں داخل ہیں۔ اور اس کو آسمان و زمین کے پیدا کرنے اور ثواب و عذاب دینے پر پوری قدرت

حاصل ہے، لہٰذا اسی ذات کی حمد و ثناء بیان کرو جو کہ آسمان و زمین کا خالق ہے۔
تمت بالخیر فللہ الحمد اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً ؛

آیاتہا ۱۶۵ (۶) سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ مَکِّیَّۃٌ (۵۵) رکوعاتہا ۲۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو کہ نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے لائق ہیں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں کو اور

الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۵ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّہِمْ

نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ اپنے رب کے برابر قرار دیتے

یَعْدِلُوْنَ ① ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی

ہیں وہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر ایک وقت معین اور

اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ②

دوسرا معین وقت خاص اللہ ہی کے نزدیک ہے پھر بھی تم شک رکھتے ہو

وحدانیت کے منکر سورۂ انعام۔ پانچ آیتوں کے علاوہ یہ پوری سورت ایک ساتھ مکہ میں نازل ہوئی ہے۔ قل تعالوا اتل ما حرم ربکم سے اخیر تین آیتوں تک اور وما قدروا اللہ الخ اور آیت و من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا، یہ پانچ آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں۔ اس سورت میں (۱۶۵) آیتیں اور (۳۰۵۰) کلمات اور (۱۲۴۲۲) حروف ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ہمہ قسم کے شکر اور خدائی اس ذات کے لئے ہے، جس نے تمام آسمانوں کو اتوار اور پیر صرف دو دنوں میں اور اسی طرح تمام زمینوں کو منگل اور بدھ کے دو دنوں میں پیدا کیا ہے۔ اور کفر و ایمان یا رات اور دن کو پیدا کیا۔

اس کے باوجود یہ کفار مکہ بتوں کو عبادت میں خدا کا درجہ دیتے ہیں، اس ذات نے تمکو آدم سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا، دنیا کو پیدا کیا، اور اس کی مدت فنا بنائی، اور مخلوق کو پیدا کر کے انکی میعاد موت کو قرار دیا

اور آخرت کے آنے کی مدت حق تعالیٰ کو معلوم ہے، جس میں نہ موت ہے، اور نہ فنا۔ اس کے بعد اے مکہ والو! تم حق تعالیٰ کے بارے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے میں شک کرتے ہو؛

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۚ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ

اور وہی ہے معبود برحق آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی وہ تمہارے پورے پوشیدہ

وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿۳﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ

احوال کو بھی اور تمہارے ظاہر احوال کو بھی جانتے ہیں اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اس کو جانتے ہیں اور

اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴﴾

ان کے پاس کوئی نشانی بھی ان کے رب کی نشانیوں میں سے نہیں آتی مگر وہ اُس سے اعراض ہی کیا کرتے ہیں

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا

سو انہوں نے اس سچی کتاب کو بھی جھوٹا بتلایا جبکہ وہ ان کے پاس پہنچی سو جلدی ہی ان کو خبر

مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۵﴾

مل جاوے گی اس چیز کی جس کے ساتھ یہ لوگ استہزا کیا کرتے تھے

جھٹلانے کے عادی

اور وہی ہے معبود برحق آسمانوں میں اور وہ ہی معبود برحق زمینوں میں تمہاری ظاہری اور پوشیدہ سب باتوں کو اور جو تم نیکیاں اور برائیاں کرتے ہو، سب کو وہ جانتا ہے۔

اور ان اہل مکہ کے پاس جو بھی نشانیاں ان کے پروردگار کی طرف سے آتی ہیں، مثلاً سورج گہن ہونا، چاند کے دو ٹکڑے ہونا، اور تاروں کا ٹوٹ کر لگنا، مگر یہ ان سب باتوں کی تکذیب ہی کرتے ہیں۔

قرآن کریم اور اس کی کھلی ہوئی نشانیاں جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس لے کر آئے، ان اہل مکہ نے ان کی بھی تکذیب کی۔

اب حق تعالیٰ ان کو ڈرا رہے ہیں، چنانچہ ان کے استہزاء کا انجام بدر، اُحد اور احزاب کا دن ان کے سامنے آگیا۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ

کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جنکو ہم نے دنیا میں ایسی

فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ

قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی اور ہم نے ان پر خوب بارشیں برسائیں اور

مِّدْرَارًا ۖ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ

ہم نے ان کے نیچے سے نہریں جاری کیں پھر ہم نے ان کو اُنکے

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا

گناہوں کے سبب ہلاک کرڈالا اور ان کے بعد دوسری جماعتوں کو پیدا کردیا اور اگر

اٰخَرِیْنَ ۞ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ

ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ پر نازل فرماتے پھر اس کو یہ لوگ

بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞

اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تب بھی یہ کافر لوگ یہی کہتے کہ یہ کچھ بھی نہیں مگر صریح

وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِیَ

جادو ہے اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا اور اگر ہم کوئی فرشتہ

الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۞ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ

بھیجدیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا پھر ان کو ذرا مہلت نہ دی جاتی اور اگر ہم اس کو فرشتہ تجویز کرتے تو ہم

رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۞

اس کو آدمی ہی بناتے اور ہمارے اس فعل سے پھر ان پر وہی اشکال ہوتا جو اب اشکال کر رہے ہیں

ہٹ دھرم لوگ } ان اہل مکہ کو قرآن کریم کے ذریعہ سے یہ معلوم نہیں ہوا، کہ ہم نے ان سے پہلے کس قدر ایسی زبردست قوت والوں کو ہلاک کیا ہے، کہ ایسی قوت ان مکہ والوں کو نہیں دی گئی۔ اور پھر ہم نے ان پر خوب جب ان کو حاجت پیش آئی، بارشیں برسائیں، اور ان کے باغوں کھیتوں اور درختوں کے نیچے سے نہریں جاری کیں، مگر انبیاء کرام کی تکذیب کرنیکی وجہ سے

ان کو ہلاک کر دیا، اور ان کے بعد ان سے بہتر لوگوں کو پیدا کیا۔
اگر ہم جبریل امین کے ذریعہ سارا قرآن کریم کاغذ پر لکھا ہوا آپؐ پر نازل کر دیتے، جیسا کہ عبداللہ بن امیہ مخزومی اور اس کے ساتھیوں نے کہا تھا، اور پھر یہ اپنے ہاتھوں میں اسے لے کر پڑھ بھی لیتے مگر پھر یہ عبداللہ بن امیہ مخزومی اور اس کے ساتھی یہی کہتے یہ کھلا ہوا جادو ہے۔ اور یہ عبداللہ بن امیہ اور دیگر کافر یہ بھی کہتے ہیں، کہ آپ کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جاتا، جسے ہم دیکھیں اور اس کی باتیں بھی سنیں، تو اگر ان کی درخواست کے مطابق ہی ہوتا، تو ان پر عذاب نازل ہو جاتا، اور انکی روحیں قبض ہو جاتیں، اور ان کا خاتمہ ہی ہو جاتا، اور پھر ان کو مہلت بھی نہ دی جاتی، اور اگر ہم رسول کسی فرشتہ کو کر کے بھیجتے، تب بھی اسے شکل انسانی ہی پر بھیجتے، تاکہ لوگ اسکو دیکھ سکیں، تو پھر فرشتوں کے بارے میں بھی ان کو وہی اشکال اور اشتباہ ہوتا، جو ان کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی صفت کے بارے میں شبہ ہو رہا ہے ؛

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا
اور واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کے ساتھ بھی تمسخر کیا گیا ہے پھر جن لوگوں نے ان سے

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ
تمسخر کیا تھا ان کو اس عذاب نے آگھیرا جس کا تمسخر اڑاتے تھے آپ فرما دیجئے کہ ذرا زمین میں

ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّمَنْ
چلو پھرو پھر دیکھلو کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا آپ کہیے کہ جو کچھ

مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ
آسمانوں اور زمین میں موجود ہے یہ سب کس کی ملک ہے، آپ کہہ دیجئے کہ سب اللہ ہی کی ملک ہے،

الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ
اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمانا اپنے اوپر لازم فرما لیا ہے تم کو خدا تعالیٰ قیامت کے روز جمع کریں گے اسمیں کوئی شک نہیں

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَهٗ
جن لوگوں نے اپنے کو ضائع کر دیا ہے سو وہ ایمان نہ لاویں گے اور اللہ ہی کی

ع ۱

مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۗ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۳)

مالک ہے سب جو کچھ رات میں اور دن میں رہتے ہیں اور وہی ہے بڑا سننے والا بڑا جاننے والا

مالکِ کائنات اللہ ہے

اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بھی ان کی قوموں نے وہ ہی استہزاء اور تمسخر کیا ہے، جو آپ کی قوم آپ کے ساتھ کر رہی ہے، ان کے استہزاء اور تمسخر کے انجام میں آخر کار ان کافروں کو عذاب نے آگھیرا۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان اہل مکہ کو فرما دیجئے، کہ ذرا چلو پھرو، اور غور کر کے دیکھ لو، کہ حق تعالیٰ کے رسولوں کی تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان اہل مکہ سے سوال کیجئے کہ یہ تمام مخلوقات کس کی ملک ہے، اول تو وہ جواب دیں گے اور اگر وہ جواب نہ دے سکیں تو آپ فرما دیجئے کہ اس اللہ تعالیٰ کی ملک ہیں جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کی وجہ سے عذاب کو مؤخر کر کے حق تعالیٰ نے مہربانی فرمانا اپنے اوپر لازم فرما لیا ہے، اور یقیناً حق تعالیٰ ہی قیامت کے دن تم سب کو جمع کریں گے، جس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں۔ مگر جن لوگوں نے اپنی جسمانی منازل خدام اور بیبیوں کو ضائع و باطل کر دیا ہے، وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لائیں گے۔

اور کفار نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے دین کی طرف لوٹ آؤ، ہم تم کو مالدار کر دینگے اور تمہاری شادی بھی کرا دیں گے، اور تمہیں عزت دیں گے، اور اپنا بڑا بنائیں گے، اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں آپ کے وطن میں رات دن میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ ہی کی ملک ہے۔

اور کفار کی باتوں کو سننے والا اور ان کے انجام اور مخلوق کے روزی دینے کو جاننے والا ہے (کفار کے مذکورہ بالا قول پر حسب ذیل آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ عابد) :

قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

آپ کہیے کہ کیا اللہ کے سوا جو کہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے ہیں

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ

اور جو کہ کھانے کو دیتے ہیں اور ان کو کوئی کھانے کو نہیں دیتا کسی کو معبود قرار دوں، آپ فرما دیجئے

أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ (۱۴)

کہ مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام قبول کر دوں اور تم مشرکین میں سے ہرگز نہ ہونا

ارشادِ ربّانی

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرما دیجئے کیا ایسے خدا کے علاوہ کسی اور کو معبود بناؤں، جو کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے، اور وہ تمام مخلوق کو کھانے کو دیتے ہیں، اور ان کو کوئی بوجہ عدم احتیاج کھانے کو نہیں دیتا، یہ کہ مخلوق کو روزی دینے میں ان کو کسی سے مدد نہیں لینی پڑتی۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کفار مکہ سے یہ فرما دیجئے کہ مجھے یہ حکم ہوا ہے، کہ سب سے پہلے میں اسلام قبول کروں یا اپنے زمانہ والوں میں سب سے پہلے خلوص کے ساتھ حق تعالیٰ کی توحید اور عبادت بجالاؤں، اور مشرکین کے دین پر ہرگز نہ ہو۔

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾

آپ کہہ دیجئے کہ میں اگر اپنے رب کا کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں

مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ

جس شخص سے اس روز وہ عذاب ہٹا دیا جاوے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے بڑا رحم کیا اور یہ صریح

الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ

کامیابی ہے اور اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچا دیں تو اس کا دور کرنے والا سوا اللہ تعالیٰ کے اور

لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ

کوئی نہیں اور اگر تجھ کو کوئی نفع پہنچا دیں تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۷﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ

ہیں اور وہی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اوپر غالب ہیں برتر ہیں اور وہی بڑی حکمت والے

الْخَبِیْرُ ﴿۱۸﴾

اور پوری خبر رکھنے والے ہیں

لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ

آپ فرما دیجئے کہ اگر میں حق تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کروں اور تمہارے دین کی طرف لوٹ آؤں تو مجھے ایک بڑے دن کے بڑے

عذاب کا ڈر ہے، یا یہ کہ بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ..
اور قیامت کے دن جس شخص سے عذاب ہٹا دیا جائے گا، تو وہ محفوظ ہو جائے گا اور اس کی مغفرت ہو جائے گی، اور مغفرت بہت عظیم الشان کامیابی ہے۔ اور اگر حق تعالیٰ کسی سختی یا تنگی میں مبتلا کر دیں تو ان کے علاوہ کوئی اسے دور کرنے والا نہیں، اور اگر وہ کوئی نعمت یا غنا عطا کریں تو وہ سختی اور تنگی نعمت و مالداری پر قادر ہیں، اور حق تعالیٰ اپنے بندوں پر غالب ہیں، اور ان کے امور و قضا میں بڑی حکمت والے اور مخلوق اور ان کے اعمال کی پوری خبر رکھنے والے ہیں ؞

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۟ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ

آپ کہیے کہ سب سے بڑھ کر چیز گواہی دینے کے لئے کون ہے آپ کہیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ

وَبَیْنَكُمْ ۫ قف وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ

گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعہ سے تم کو

بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً

اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں کیا تم سچ مچ یہی گواہی دو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

کچھ اور معبود بھی ہیں آپ کہہ دیجیے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا آپ کہہ دیجیے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے

وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ⑲ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اور بے شک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ لوگ رسول کو

یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں جن لوگوں نے اپنے کو ضائع کر لیا ہے سو وہ ایمان

فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ⑳ ع

نہ لاویں گے

وقف لازم وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقف لازم باختلاف

سب سے بڑی شہادت

اب اگلی آیت کفار کے مقولہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا کہ اگر آپ نبی ہیں تو اپنی بنوت پر گواہ لائیں، حق تعٰ فرماتے ہیں کہ آپ ان سے فرمادیجئے کہ سب سے بڑھ کر اور پسندیدہ چیز گواہ کے لئے کونسی ہے؟ اگر یہ آپ کی بات کا جواب دیں تو خیر ورنہ ان سے فرمایئے کہ بس حق تعٰ اس بات کا گواہ ہے کہ میں اس کا رسول ہوں، اور قرآن کریم اس کا کلام ہے۔ اور جبریل امین کے ذریعہ یہ قرآن کریم مجھ پر نازل کیا گیا، تاکہ میں تم کو اور جس کو یہ قرآن کی خبر پہنچے، اس کو ڈراؤں۔

اے اہل مکہ کیا پھر بھی بتوں کے متعلق گواہی دوگے اور ان کو خدا کی العیاذ باللہ بیٹیاں کہوگے، اگر یہ لوگ پھر بھی اس کی گواہی دیں، تو آپ فرمادیجئے کہ میں تو اس چیز کی تمہارے ساتھ گواہی نہیں دیتا۔ آپ فرمادیجئے بے شک اللہ تعٰ ہی ایک معبود حقیقی ہے، اور تم جو ان بتوں کو پوجتے ہو، میں ان سے بری اور نفور ہوں۔

جن حضرات کو ہم نے توراۃ کا علم دیا ہے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی وہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اوصاف اور نعت کے ساتھ اپنے بیٹوں کی طرح جانتے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنی دنیا و آخرت کو برباد کردیا ہے جیسا کہ کعب بن اشرف اور اس کے ساتھی وہ قرآن کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے ۞

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَہَادَۃً الخ ابن اسحٰق اور ابن جریر نے سعید یا عکرمہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت نقل کی ہے کہ نحام بن زید اور قردم بن کعب اور بحری بن عمرو آئے، اور کہنے لگے، اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم نہیں جانتے کہ اللہ تعٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اسی چیز پر مبعوث کیا گیا، اور اسی کی طرف دعوت دیتا ہوں، تو حق تعالیٰ نے ان کے قول کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی، یعنی آپ فرمادیجئے کہ سب سے بڑھ کر گواہی کے لئے کونسی چیز ہے ۞

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ

اور اس سے زیادہ اور کون بے انصاف ہوگا جو اللہ تعٰ پر جھوٹ بہتان باندھے یا اللہ تعٰ کی آیات کو

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا

جھوٹا بتلاوے ایسے بے انصافوں کو رستگاری نہ ہوگی اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم

ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَیْنَ شُرَکَآؤُکُمُ الَّذِیْنَ

ان تمام خلائق کو جمع کریں گے پھر ہم مشرکین سے دبواسطہ یا بلا واسطہ توبیخ کے طور پر کہیں گے کہ (بتلاؤ) تمہارے

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ

وہ شرکاء جن کے معبود ہونے کا تم دعویٰ کرتے تھے کہاں گئے پھر ان کے شرک کا انجام اس کے سوا اور کچھ بھی نہ ہوگا

قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾

کہ وہ یوں کہیں گے کہ قسم اللہ کی اپنے پروردگار کی ہم مشرک نہ تھے۔

جرأت وجسارت کی انتہا

اور اس سے بڑھ کر جری کون ہوگا جو توحید خداوندی میں تراشیدہ بتوں کو شریک کرے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تکذیب کرے، یقیناً ظالموں اور مشرکوں کو عذاب الٰہی سے نجات نہیں ملے گی۔
اور قیامت کے دن ہم تمام لوگوں کو جمع کریں گے، پھر ان معبودان باطل کے پجاریوں سے کہیں گے کہ جن معبودوں کی تم عبادت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں وہ آج کہاں ہیں، پھر ان کا عذر اور جواب اپنی برأت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا:۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

ذرا دیکھو تو کس طرح جھوٹ بولا اپنی جانوں پر اور جن چیزوں کو وہ جھوٹ موٹ تراشا کرتے تھے وہ سب

يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا

غائب ہوگئے اور ان میں سے بعضے ایسے ہیں کہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور ہم نے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ

ان کے دلوں پر حجاب ڈال رکھے ہیں اس سے کہ وہ اس کو سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے

وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ

اور اگر وہ لوگ تمام دلائل کو دیکھ لیں ان پر کبھی ایمان نہ لاویں یہاں تک کہ جب یہ لوگ آپ کے پاس آتے

يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾

ہیں تو آپ سے خواہ مخواہ جھگڑتے ہیں یہ لوگ جو کافر ہیں یوں کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں صرف بے سند باتیں ہیں

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِنْ يُهْلِكُونَ

جو پہلوں سے چلی آرہی ہیں اور یہ لوگ اس سے اوروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور

إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾

رہتے ہیں اور یہ لوگ اپنے ہی کو تباہ کر رہے ہیں اور کچھ بھی خبر نہیں رکھتے

ان کے دل مسخ ہوگئے

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذرا دیکھئے تو یا یہ کہ فرشتو دیکھو تو سہی کس طرح ان لوگوں نے صریح جھوٹ بول کر اپنے اوپر خود سزا کو مسلط کر لیا۔ اور جن باطل چیزوں کی یہ عبادت کرتے تھے، ان کے نفس خود ان سے متنفر ہونگے، اور یا یہ کہ ان کی افترا پردازی کا خاتمہ ہوگیا۔

اور ان کفار مکہ میں سے بعض لوگ آپکے قرآن کریم کی تلاوت کو سننے کے لئے آپکی طرف کان لگاتے ہیں، جن میں سے ابوسفیان بن حرب، ولید بن مغیرہ، نضر بن حارث، عتبۃ بن ربیعہ، شیبۃ بن ربیعہ، امیۃ بن خلف، ابی بن خلف اور حارث بن عامر ہیں، مگر ہم نے ان کے دلوں پر حجاب ڈال دیئے، تاکہ آپ کے کلام کو نہ سمجھ سکیں، اور ان کے کانوں میں ڈاٹ، تاکہ حق اور ہدایت کی بات کو نہ سمجھ سکیں، اور ایک معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ راہ راست کے سمجھنے سے انکے کان بھاری ہوگئے،

حارث بن عامر نے آپ سے دلائل نبوت کا مطالبہ کیا، اس پر فرمان نازل ہوا کہ اگر یہ لوگ تمام دلائل کو بھی دیکھ لیں تب بھی ایمان نہ لائیں، اور یہ جب آپکے پاس آتے ہیں، تو قرآن کے نازل ہونے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ اور جب ان کو اس کی اطلاع کردی جاتی، تو خصوصاً نضر بن حارث کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بیان کرتے ہیں، یہ تو پہلے لوگوں کے جھوٹے افسانے ہیں، اور ابوجہل اور اس کے ساتھی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے رکتے اور دور رہتے ہیں، اور یہ بھی معنی بیان کئے گئے ہیں، کہ ابوطالب لوگوں کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچانے سے روکتے ہیں، مگر خود آپ کی اتباع نہیں کرتے، مگر یہ خود ہلاک ہورہے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ جن لوگوں کو آپکی اتباع سے روکتے ہیں، ان سب کا گناہ ان کے سر پر ہے :

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی۔ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ الخ امام حاکم وغیرہ نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ مشرکین کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچانے سے روکتے تھے اور خود آپکے دین کے قبول کرنے سے دور رہتے تھے، اور ابن ابی حاتمؒ نے سعید بن ابی ہلال سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچاؤں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ تعداد میں دس تھے علانیہ طور پر تو وہ آپکی مدد میں لوگوں کے اوپر بھاری تھے، مگر خفیہ طریقہ پر تمام لوگوں سے زیادہ آپ پہ سخت تھے :

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ

اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جبکہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے کئے جاویں گے تو کہیں ہائے کیا اچھی بات ہو کہ ہم پھر

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا

واپس بھیجدیئے جاویں اور اگر ایسا ہو جاوے تو ہم اپنے رب کی آیات کو جھوٹا نہ بتاویں اور ہم ایمان والوں سے ہو جاویں

كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا

بلکہ جس چیز کو اسکے قبل دبایا کرتے تھے وہ ان کے سامنے آگئی ہے اور اگر یہ لوگ پھر واپس بھی بھیجدیئے جاویں تب

عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

بھی یہ وہی کام کرینگے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور یقیناً یہ بالکل جھوٹے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جینا اور کہیں نہیں

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ

صرف یہی فی الحال کا جینا ہے اور ہم زندہ نہ کئے جاویں گے اور اگر آپ اس وقت دیکھیں جبکہ یہ اپنے رب کے سامنے

قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ

کھڑے کئے جاویں گے اور اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ کیا یہ امر واقعی نہیں ہے وہ کہیں گے بے شک قسم اپنے رب کی اللہ تعالیٰ

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

فرماوے گا تو اب اپنے کفر کے عوض عذاب چکھو

۳ع/۹

ذائقہ عذاب چکھنے والے اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو اس وقت دیکھیں جبکہ یہ دوزخ کے پاس کھڑے کئے جاویں گے، تو دنیا میں واپسی اور آسمانی کتابوں اور رسول کی نہ تکذیب کرنے کی تمنا کریں گے، اور ہر ایک طریقہ سے ایمان والوں کے ساتھ ہونے کی تمنا کریں گے۔ بلکہ دنیا میں جو کفر و شرک کو چھپایا کرتے تھے، اس کا انجام ظاہر ہو گیا اور اگر انکی تمنا کے مطابق ان کو دنیا میں لوٹا دیا جاتا تب بھی یہ کفر و شرک سے باز نہیں آئیں گے اور ہرگز ایمان قبول نہیں کریں گے، اور یہ کفار کہتے ہیں کہ زندگی تو صرف دنیا ہی کی زندگی ہے، بعث بعد الموت کچھ نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ ان کو اسوقت دیکھیں، جبکہ وہ اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے

اور حق تعالیٰ یا یہ کہ فرشتے ان سے کہیں گے کیا یہ عذاب اور مرنے کے بعد زندہ ہونا حق نہیں ہے یہ کہیں گے بیشک جیسا کہ رسول نے فرمایا یہ یقینی اور حق ہے، تو اب بعث بعد الموت کے انکار کے مزہ میں عذاب کا مزہ چکھو۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمُ

بے شک خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے ملنے کی تکذیب کی یہاں تک کہ جب وہ معین وقت ان پر دفعۃً

السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ

آپہنچے گا کہنے لگیں گے کہ ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو اس کے بارے میں ہوئی

وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا

اور حالت انکی یہ ہوگی کہ وہ اپنے بار اپنی کمر پر لادے ہونگے خوب سن لو کہ بُری ہی ہوگی وہ چیز جس کو لادیں گے

يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ

اور دنیاوی زندگانی تو کچھ بھی نہیں بجز لعب و لہو کے اور پچھلا گھر

وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

متقیوں کے لئے بہتر ہے کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں

فرو گذاشت پر پچھتاوا بعث بعد الموت کے منکروں پر جب اچانک عذاب آئے گا، تو بولیں گے ہائے افسوس، اور ہائے ہماری کمبختی کہ دنیا میں ہم سے ایمان لانے اور توبہ کرنے میں فرو گذاشت ہوگئی، اور وہ اپنے گناہوں کا بوجھ لادے ہوں گے، اور ان کا یہ بھی بوجھ بہت ہی برا ہوگا، اور دنیاوی زندگی میں جو بھی کچھ عیش و عشرت ہے، وہ ایک جھوٹی خوشی ہے، اور جنت کفر و شرک اور فواحش سے بچنے والوں کے لئے بہتر ہے، یہ پھر بھی نہیں سمجھتے کہ دنیا فانی اور جنت باقی ہے۔

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ

ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کو ان کے اقوال مغموم کرتے ہیں سو یہ لوگ آپ کو جھوٹا

لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾

نہیں کہتے لیکن یہ ظالم تو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى

اور بہت سے پیغمبر جو آپ سے پہلے ہوئے ہیں ان کی بھی تکذیب کی جاچکی ہے سو انہوں نے اس پر صبر ہی کیا کہ

مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ

ان کی تکذیب کی گئی اور ان کو ایذائیں پہنچائی گئیں کہ ہماری امداد ان کو پہنچی اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کا کوئی بدلنے والا

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

نہیں اور آپ کے پاس بعض پیغمبروں کے بعض قصص پہنچ چکے ہیں

تکذیب کا قدیمی دستور

اور حارث بن عامر اور اس کے ساتھیوں کی طعن و تکذیب اور دلائل نبوت کا مطالبہ آپ کو مغموم کرتا ہے، اور یہ براہ راست آپ کی تکذیب نہیں کرتے۔ لیکن یہ مشرکین آیات خداوندی کا عمداً انکار کرتے ہیں، اور جیسا کہ آپکی قوم آپکی تکذیب کرتی ہے، اسی طرح اور قوموں نے اپنے رسولوں کی تکذیب کی، چنانچہ انہوں نے اپنی قوم کی تکذیب اور ان کی تکلیف پر صبر کیا، تا آنکہ انکی قوم کی ہلاکت کا وقت آگیا۔

اور حق تعالیٰ کی باتوں کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں کہ وہ اپنے خاص بندوں کی انکے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد فرماتے ہیں، اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپکے پاس پیغمبروں کے واقعات قرآن کریم میں پہنچ چکے کہ جیسا کہ آپکی قوم نے آپ کی تکذیب کی، اسی طرح انکی قوموں نے انکی تکذیب کی، اور اس پر انہوں نے صبر کیا۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ

اور اگر آپ کو ان کا اعراض گراں گزرتا ہے تو اگر آپ کو یہ قدرت ہے کہ زمین میں

اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِى الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا

کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی ڈھونڈ لو

فِى السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ

پھر کوئی معجزہ لے آؤ تو کرو اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا

عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾

تو ان سب کو راہ پر جمع کر دیتا سو آپ نادانوں میں سے نہ ہو جیے

تکوینی امر

اگرچہ ان کی یہ تکذیب آپ پر گراں گذرتی ہے۔ اور اگر آپ میں یہ قدرت ہے کہ زمین میں جانے کے لئے کوئی سرنگ یا آسمان پر چڑھنے کے لئے کوئی راستہ یا اور کوئی سبب تلاش کر کے پھر ایسا معجزہ لے کر آؤ جس کا یہ لوگ مطالبہ کر رہے ہیں تو پھر ایسا کرو، مگر امر تکوینی یہی ان کے کرتوتوں کے بدولت ان کے لئے کفر ہی لکھا ہوا ہے، ایمان تو وہی حضرات لاتے ہیں، جو امر حق کی تصدیق کرتے ہیں یا یہ کہ نصیحت آمیز باتوں کو سمجھتے ہیں۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان خداوندی قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الخ امام ترمذی اور حاکم نے حضرت علی رضؓ سے نقل کیا ہے کہ ابوجہل نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا، کہ ہم آپکی تکذیب نہیں کرتے، بلکہ اس چیز کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ لے کر آتے ہیں، اس پر حق تعؔ نے یہ آیت نازل فرمائی، فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ، یہ ظالم آپ کو جھوٹا نہیں کہتے لیکن یہ ظالم اللہ تعؔ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ؀

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ

وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور مردوں کو اللہ تعؔ زندہ کر کے

ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ

اٹھادیں گے پھر سب اللہ ہی کی طرف لائے جاویں گے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان پر کوئی معجزہ کیوں

رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ

نہیں نازل کیا گیا آپ فرمادیجیے کہ اللہ تعؔ کو بیشک پوری قدرت ہے اس پر کہ وہ معجزہ نازل

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ

فرمادیں لیکن ان میں اکثر بے خبر ہیں اور جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور

وَلَا طٰۤئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ

جتنے قسم کے پرند جانور ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں ان میں کوئی قسم ایسی نہیں

مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

جو کہ تمہاری ہی طرح گروہ نہ ہوں ہم نے دفتر (لوح محفوظ) میں کوئی چیز نہیں چھوڑی (سب کو لکھ لیا ہے)

وقف غفران ۔ وقف منزل عند المتقدمین لیستمعون ۱۲

سنت یہ ہے کہ وہ پہلی رکعت ... کا ہاتھ کم ...

حشر سب کا ضروری ہے } غزوہ بدر احد احزاب میں جو لوگ مرے یا یہ کہ ان کے دل مردہ ہیں، وہ سب مرنے کے بعد میدان حشر میں پیش کئے جائیں گے، پھران کے اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

حارث بن عامر اور اس کے ساتھی اور ابو جہل ولید بن مغیرہ، امیۃ بن خلف، ابی بن خلف، نضر بن حارث یہ لوگ کہتے ہیں۔ آپ کے پروردگار کی طرف آپ کی نبوت کے لئے کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا۔ آپ ان سے فرما دیجئے کہ تمہارے مطالبہ کے مطابق ایسا ہی ہو جاتا، مگر اکثر ان میں سے اس کے نزول کے انجام سے بے خبر ہیں۔ آسمان و زمین میں جتنے بھی بندے اور مخلوقات ہیں، وہ کھانے اور تقاضۂ بشری کے پورا کرنے میں تمہارے جیسے ہیں۔ ان میں سے بھی ایک ایک کی بات کو سمجھتا ہے جیسا کہ تم میں ایک دوسرے کے کلام کو سمجھتا ہے اس سے بڑھ کر تم لوگوں کے لئے اور کیا دلیل و معجزہ ہوگا۔

لوح محفوظ میں جو بھی ہم نے ثبت کیا ہے، ان میں سے ہر ایک چیز کا قرآن کریم میں (اشارۃً یا صراحتہً اصولاً یا فروعاً) ذکر کر دیا ہے، اور پھر یہ پرندے اور تمام جانور تمام مخلوقات کے ساتھ قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جمع کئے جائیں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ

اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں تو وہ بہرے اور گونگے ہو رہے ہیں طرح طرح کی ظلمتوں میں

يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي

ہیں اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں بے راہ کر دیں اور وہ جس کو چاہیں سیدھی راہ پر

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (٣٩)

لگا دیں

با اختیار ذات } اور جو لوگ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تکذیب کر رہے ہیں، وہ اپنے دلوں سے یا حق بات کے سننے سے بہرے اور حق اور ہدایت کی بات کہنے سے گونگے ہو رہے ہیں۔ کفر میں گرفتار ہیں، وہ ذات جس کو چاہے کفر پر موت دے اور جس کو چاہیں اپنے پسندیدہ راستہ پر استقامت عطا کریں، یا یہ کہ جس کو چاہیں ذلیل و رسوا کریں، اور جس کو چاہیں ہدایت اور صراط مستقیم پر چلنے یعنی دین اسلام کی توفیق عطا فرما دیں۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ

آپ کہیے کہ اپنا حال تو بتاؤ کہ اگر تم پر خدا کا کوئی عذاب آ پڑے یا تم پر قیامت ہی آ پہنچے تو

السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۴۰)

کیا خدا کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم سچے ہو بلکہ اسی کو پکارنے لگو

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ

پھر جس کے لئے تم پکارو اگر وہ چاہے تو اس کو ہٹا بھی دے اور جن جن کو تم

شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ (۴۱) ع

شریک ٹھہراتے ہو ان سب کو بھول بھول جاؤ

ع ۴ / ۱۱

مشرکین سے سوال

اہل مکہ اپنی حالت تو بتاؤ کہ اگر تم کو مثلاً بدر، احد، احزاب کا سامنا کرنا پڑ جائے یا قیامت ہی کا عذاب تم پر آ پہنچے، تو کیا حق تم کے علاوہ اور کوئی اس عذاب کو ٹال دے گا، اگر تم اپنے قول میں کہ یہ بت سفارشی اور خدا کی خدائی میں شریک ہیں سچے ہو تو جواب دو۔

بلکہ تم تو اسوقت خاص حق تم ہی کو پکارو گے، تاکہ عذاب دور ہو، اور ہرگز ان کو نہیں پکارو گے، لہٰذا جن بتوں کو تم شریک ٹھہراتے ہو، ان سب کو بھول بھال جاؤ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ

اور ہم نے اور امتوں کی طرف بھی جو کہ آپ سے پہلے ہو چکے ہیں پیغمبر بھیجے تھے سو ہم نے

بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ (۴۲) فَلَوْلَآ اِذْ

ان کو تنگدستی اور بیماری سے پکڑا تاکہ وہ ڈھیلے پڑ جاویں سو جب ان کو ہماری

جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

سزا پہنچی تھی وہ ڈھیلے کیوں نہ پڑے لیکن ان کے قلوب تو سخت رہے اور

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا

شیطان ان کے اعمال کو ان کے خیال میں آراستہ کرکے دکھلاتا رہا پھر جب وہ

نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ط

لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے

حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ

دروازے کشادہ کر دیئے یہاں تک کہ جب ان چیزوں پر جو کہ ان کو ملی تھیں وہ خوب اترا گئے

مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ

ہم نے ان کو دفعتہً پکڑ لیا پھر تو وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے پھر ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور اللہ کا

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾

شکر ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے

پچھلی اُمتوں کے حالات

جیسا کہ آپ کو آپکی قوم کی طرف ہم نے بھیجا، چنانچہ جو ایمان نہیں لائے تو ان میں سے بعض کو بعض کا خوف دلا کر اور مصیبتوں اور سختیوں اور بیماریوں تکالیف اور دردوں میں مبتلا کیا تاکہ وہ دعا کریں اور ایمان لائیں کہ پھر ان سے عذاب کو دور کیا جائے، تو پھر کیوں نہیں وہ ہمارے عذاب پر ایمان قبول کرتے، لیکن ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دل سخت ہوگئے، دنیا کی حالت یہی ہے کبھی سختی تو پھر خوشحالی۔ چنانچہ جب انہوں نے ان تمام احکام کو جن کا کتاب میں حکم دیا گیا تھا، چھوڑ دیا گیا، تو ان پر عیش و عشرت کے سامان فراخ ہوگئے، جب وہ اس عیش و عشرت اور ہر قسم کی نعمتوں میں مست ہوگئے۔ اسوقت ان کو عذاب نے آگھیرا، اور وہ بھلائی سے قطعاً مایوس ہو چکے تھے!

نتیجہ یہ ہوا، کہ مشرک قوم کو نیست و نابود کر دیا گیا، آپ ان کے نیست و نابود ہونے پر حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کیجئے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ

آپ کہیئے کہ یہ بتلاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری شنوائی اور بینائی بالکل لے لے اور تمہارے

وَخَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ

دلوں پر مہر کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود ہے کہ یہ تم کو پھر دیدے

اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ

آپ دیکھیے تو ہم کس طرح دلائل کو مختلف پہلوؤں سے پیش کر رہے ہیں پھر بھی یہ اعراض کرتے ہیں

اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً

آپ کہیے کہ یہ بتلاؤ اگر تم پر اللہ کا عذاب آپڑے خواہ بے خبری میں یا خبرداری میں تو کیا بجز

هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

ظالم لوگوں کے اور بھی کوئی ہلاک کیا جاوے گا

راہِ ہدایت پر لانے کی کوشش

مکہ والو بتلاؤ تو سہی کہ اگر تم نصیحت اور ہدایت کی بات کو نہ سن سکو، اور حق کے راستہ کو نہ دیکھ سکو، اور حق و ہدایت کے سمجھنے کی بھی تم میں قوت نہ رہے، تو کیا تمہارے رب بجز حق تعالیٰ کی یہ لی ہوئی نعمتیں تم کو دے دیں گے، محمد صلے اللہ علیہ وسلم دیکھیے، تو احکام قرآن کریم کو کس طرح ہم ان کے لیے واضح کرکے بیان کرتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود یہ اعراض کرکے آیات خداوندی کی تکذیب کرتے رہتے ہیں، مکہ والو بتلاؤ تو کہ اگر بے خبری یا تمہاری خبرداری میں عذاب الٰہی آپڑے، تو کیا گنہگاروں یا مشرکوں کے علاوہ اور کوئی ہلاک ہوگا؟

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ

اور ہم پیغمبروں کو صرف اس واسطے بھیجا کرتے ہیں کہ وہ بشارت دیں اور ڈرا دیں پھر جو شخص

اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾

ایمان لے آوے اور درستی کرے سو ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں اور نہ وہ مغموم ہوں گے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلا دیں ان کو عذاب لگتا ہے بوجہ اس کے کہ وہ دائرہ سے

يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ

نکلتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا تعالیٰ کے خزانے ہیں

وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ

اور نہ میں تمام غیبوں کو جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ

اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ

میرے پاس وحی آتی ہے اسکا اتباع کرلیتا ہوں آپ کہئے کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہو سکتا ہے

اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

سو کیا تم غور نہیں کرتے

مقصدِ رسالت و نبوت

اور انبیاء کرام مؤمنین کو جنت کی بشارت دینے والے اور کافروں کو دوزخ سے ڈرانے والے ہیں، لہٰذا جو شخص رسولوں اور کتابوں پر ایمان لایا، اور حقوق اللہ کو ادا کیا تو جس وقت دوزخ والوں کو ڈرایا جائے گا اور غمگین ہوں گے، تو ان پر خوف و حزن نہیں ہوگا، اور جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا انکار کرتے ہیں، تو ان کے اس انکار کی وجہ سے عذاب آگھیر لے گا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ مکہ والوں سے فرما دیجئے، کہ نہ میرے پاس سبزیوں، پھلوں، بارشوں اور عذاب الٰہی کے خزانے کی کنجیاں ہیں، اور نہ میں عذاب کے نزول کے وقت سے باخبر ہوں، اور نہ میں فرشتہ ہوں، میں تو صرف وہی کرتا یا کہتا ہوں جس کا مجھے بذریعہ وحی حکم دیا جاتا ہے۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ مکہ والوں سے یہ بھی فرما دیجئے، کیا مومن و کافر ثواب اور انعام میں برابر ہیں، پھر بھی امثال قرآنی میں یہ غور نہیں کرتے، قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ یہ آیت کریمہ یہاں تک ابو جہل اور حارث و عیینہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ

اور ایسے لوگوں کو ڈرایئے جو اس بات کا اندیشہ رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس ایسی

لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾

حالت سے جمع کئے جائیں کہ جتنے غیر اللہ ہیں نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ کوئی شفیع ہوگا اس امید پر

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ

اور ان لوگوں کو نہ نکالئے جو صبح شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں جس سے خاص اُنکی

یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ

رضا ہی کا قصد رکھتے ہیں ان کا حساب ذرا بھی آپ کے متعلق نہیں اور آپ کا حساب

وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ

ذرا بھی اُن کے متعلق نہیں کہ آپ اُن کو نکال دیں اور آپ نامناسب کام

فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾

کرنے والوں میں ہو جائیں گے

ناقابل سماعت درخواست

یہ آیتیں مسلمان غلاموں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں یعنی ایسے لوگوں کو جو جانتے ہیں، یا بعث بعد الموت کا یقین رکھتے ہیں، جن میں حضرت بلال رضؓ بن رباح، صہیب بن سنان رضؓ، مہجع بن صالح رضؓ، عمار بن یاسر رضؓ، سلمان فارسی رضؓ، عامر بن فہیرہ رضؓ، خباب بن ارت رضؓ، سالم مولی حذیفہ رضؓ ہیں، قرآن کریم یا اللہ تعالیٰ سے ڈرائیے، اور اس بات کا یہ اندیشہ رکھتے ہیں کہ ان کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی محافظ نہ ہوگا، اور نہ کوئی ایسا شفیع ہوگا، کہ حق تعالیٰ کے علاوہ ان کو عذاب سے نجات دلائے، تاکہ یہ گناہوں سے بچیں اور نیکیوں کی طرف مائل ہوں۔

عیینہ بن حصن فزاری نے حضور صلعم سے کہا کہ ان غرباء کو اپنے پاس سے علیحدہ کیجئے، تاکہ آپکے پاس آپکی قوم کے شرفاء آئیں اور آپ کے کلام کو سنیں اور آپ پر ایمان لائیں، اور اس نے حضرت عمر رضؓ سے بھی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہدیں کہ ایک دن ہماری مجلس کے لئے خاص کرلیں، اور ایک دن ان لوگوں کے لئے حق تعالیٰ کو یہ چیز پسند نہیں آئی، اور اس کی ممانعت فرمادی کہ سلمان فارسی اور ان کے دوسرے ساتھیوں کو جو پانچوں وقت محض حق تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لئے نمازیں پڑھتے ہیں، ان لوگوں کو اپنی مجلس سے علیحدہ نہ کیجئے، اور ان کے باطن کا حساب آپ کے سپرد نہیں، لہٰذا ان کو نکال کر آپ نامناسب کام کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

شانِ نزول: وَلَا تَطْرُدِ الخ ابن حبان اور حاکم نے سعد بن ابی وقاص سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم چھ آدمیوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے، ایک میں دوسرے عبد اللہ بن مسعود رضؓ اور چار اور ہیں، ان کفار نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ان لوگوں کو اپنے پاس سے علیحدہ کیجئے، کیونکہ ہم کو ان کی طرف آپکے تابع

ہوتے ہوئے شرم آتی ہے، سو حق تعالیٰ نے چاہا وہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں آئی، اس پر حق تعالیٰ نے وَلَا تَطْرُدِ سے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ تک یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

امام احمد، طبرانی اور ابن ابی حاتم نے ابن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے کہ قریش کی ایک جماعت کا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذر ہوا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبابؓ بن ارت، صہیبؓ، بلال رضؓ، عمار بن یاسر رضؓ بیٹھے ہوئے تھے، یہ دیکھ کر قریش کی ٹولی بولی، محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں سے راضی ہیں، کیا ان ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے منتخب کرکے فضل فرمایا ہے، اگر آپ ان کو اپنے پاس سے ہٹا دیں، تو ہم آپ کی اتباع کرلیں، حق تعالیٰ نے اس پر ان لوگوں کے بارے میں قرآن کریم وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ سے سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ تک نازل فرما دیا۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ

اور اسی طور پر ہم نے ایک کو دوسرے کے ذریعے آزمائش میں ڈال رکھا ہے تاکہ یہ لوگ کہا کریں

عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

کہ کیا یہ لوگ ہیں کہ ہم سب میں سے ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ حق شناسوں

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

کو خوب جانتا ہے اور یہ لوگ جب آپ کے پاس آویں جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے کہ جو شخص تم میں سے کوئی برا کام کر بیٹھے

سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ

جہالت سے پھر وہ اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح رکھے تو اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ بڑے

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ

مغفرت کرنے والے ہیں بڑی رحمت والے ہیں اور اسی طرح ہم آیات کو تفصیل کرتے رہتے ہیں اور تاکہ

سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع

مجرمین کا طریقہ ظاہر ہو جاوے

قرآن کریم کی وضاحت کا مقصد

اور اسی طریقہ سے ہم نے عرب کو غیر عرب کے ساتھ اور شریف کو غیر شریف کے ساتھ سابقہ ڈال کر آزمائش میں ڈال رکھا ہے، یہ آیت کریمہ عیینہ بن حصن فزاری، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیۃ بن خلف، ولید بن مغیرہ ابی جہل، سہیل بن عمرو وغیرہ رؤساء قریش کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان لوگوں کو غلام دے کر آزمائش میں ڈال رکھا تھا، تاکہ یہ عیینہ بن حصن وغیرہ کہیں کہ کیا سلمان فارسی رض اور ان کے ساتھیوں کو تو حق تعالیٰ نے دولت ایمان سے بہرہ ور کیا ہے، اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو خوب جانتا ہے۔

جب حضرت عمر فاروق رض ہماری کتاب اور ہمارے رسول پر ایمان لانے کے لئے آئیں، تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرما دیجئے کہ حق تعالیٰ نے تمہاری توبہ اور تمہارے عذر کو قبول فرمالیا، کیونکہ جس شخص نے انجام گناہ سے ناواقف ہو کر کوئی گناہ کر لیا، اور پھر توبہ کی اور حقوق اللہ کو بھی ادا کیا، تو حق تعالیٰ توبہ کرنے والے کو معاف فرماتے ہیں، ہم قرآن کریم میں اوامر و نواہی اور ان لوگوں کی حالت بیان کرتے ہیں، تاکہ عیینہ وغیرہ مشرک لوگوں کا طریقہ واضح ہو جائے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

اور ابن جریر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ شیبہ، مطعم بن عدی، حارث بن نوفل، عبد مناف کے شرفاء ابو طالب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اگر تمہارا بھتیجا اپنے پاس سے ان غلاموں کو ہٹا دے تو وہ ہمارے دلوں میں بہت باعظمت ہے اور ہم اس کی خوشی اور اطاعت کے بہت قریب ہیں، ابو طالب نے اس چیز کا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا، اس پر عمر فاروق رض بولے اگر آپ ایسا کرلیں تو پھر دیکھئے کیا برتاؤ آپکے ساتھ کریں گے، اس پر حق تعالیٰ نے وَ اَنۡذِرۡ بِهِ الخ بِاَعۡلَمَ بِالشّٰكِرِیۡنَ تک قرآن کریم کی آیتیں نازل فرمائیں، اور یہ مسلمان غلام حضرت بلال رض، عمار بن یاسر رض، سالم مولیٰ ابی حذیفہ رض، صالح رض مولی اسید، ابن مسعود رض مقداد بن عبد اللہ رض اور واقد رض بن عبد اللہ وغیرہ تھے، اس کے بعد پھر عمر فاروق رض حاضر ہوئے اور انہوں نے قول سے معذرت طلب کی، تو ان کے بارے میں قرآن کریم کی یہ آیت وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ نازل ہوئی۔

اور ابن جریر، ابن ابی حاتم وغیرہ نے خباب رض سے نقل کیا ہے کہ اقرع بن حابس، اور عیینہ بن حصن دونوں آئے، انہوں نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت صہیب رض، بلال رض، عمار بن یاسر رض، خباب رض اور دیگر کمزور مؤمنوں کے ساتھ بیٹھا ہوا پایا، جب ان لوگوں نے ان حضرات صحابہ کرام کو حضور ﷺ کے گرد اگرد دیکھا، تو انکو حقارت کی نظر سے دیکھا، چنانچہ یہ دونوں حضور ﷺ کی خدمت میں آئے، اور آپ سے تنہائی میں گفتگو کی، اور بولے کہ ہم یہ چاہتے ہیں، کہ آپ ہمارے لئے ایک علیحدہ مجلس کا وقت مقرر کر دیجئے، جس سے دیگر عرب ہماری فضیلت کو سمجھیں۔ کیونکہ وفود عرب آپکی خدمت میں آتے ہیں تو ہمیں شرم آتی ہے، کہ عرب ہم کو ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھیں، لہذا جب ہم آیا کریں آپ ان کو اپنے پاس سے ہٹا دیا کیجئے، اور جب ہم چلے جائیں تو پھر اگر آپ چاہیں تو ان کو بلا لیا کریں، آپ نے فرمایا اچھا، اس پر حق تعالیٰ نے وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِیۡنَ الخ یہ آیت نازل فرمائی، اور اس کے اگلی آیت وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا میں

اقرع اور اس کے ساتھی کا ذکر کیا، حضرت خبابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ بیٹھے رہتے تھے، اور جب آپ جانا چاہتے تو ہمیں چھوڑ کر چلے جایا کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ۔

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، کیونکہ یہ آیت مکی ہے، اقرع اور عیینہ ہجرت کے ایک زمانہ بعد اسلام لائے ہیں۔

اور فریابی اور ابن ابی حاتم نے ماہان سے نقل کیا کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے بڑے بڑے گناہ سرزد ہو گئے، آپ نے ان کا کوئی جواب نہیں دیا، تا آنکہ حق تعالیٰ نے وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ الخ یہ آیت نازل فرمائی۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کی گئی ہے کہ ان کی عبادت کروں جن کی تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت

قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ

کرتے ہو، آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہارے خیالات کا اتباع نہ کروں گا کیونکہ اس حالت میں تو میں بے راہ

الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ

ہو جاؤں گا اور راہ پر چلنے والوں میں نہ رہوں گا آپ کہہ دیجئے کہ میرے پاس تو ایک دلیل ہے میرے رب کی

بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ

طرف سے اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو جس چیز کا تم تقاضا کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں حکم کسی کا نہیں

يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾

بجز اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ واقعی بات کو بتلا دیتا ہے اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا وہی ہے

مشرکین کو صاف جواب

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ عیینہ اور اس کے ساتھیوں سے فرما دیجئے کہ قرآن کریم میں مجھے بتوں کی عبادت کی ممانعت کی گئی ہے، آپ ان سے یہ بھی فرما دیجئے کہ بتوں کی عبادت اور مسلمان اور ان کے ساتھیوں کو اپنے پاس سے ہٹا دینے میں میں تمہاری پیروی نہیں کروں گا، کیونکہ اگر میں نے ایسا کیا تو اپنے عمل میں راہ پر نہ رہوں گا۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ نضر بن حارث اور اس کے ساتھیوں سے فرما دیجئے کہ میرے رب کے پاس سے مجھے تو میرے اور میرے حکم پر ایک کافی دلیل ملی ہے اور تم بلاوجہ قرآن کریم اور توحید کی تکذیب کرتے ہو، نزول عذاب کے بارے میں حکم حق تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے، وہ ہی سب سے بڑھ کر عدل کے ساتھ فیصلہ فرماتا اور حق کا حکم دیتا ہے ۔

قُل لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ

آپ کہہ دیجئے کہ اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کا تم تقاضا کر رہے ہو تو میرا اور تمہارا باہمی قصّہ

بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ

فیصل ہوچکا ہوتا اور ظالموں کو اللہ تم خوب جانتا ہے اور اللہ ہی کے

مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا

پاس ہیں خزانے تمام مخفی اشیاء کے ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے

فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا

جو کچھ خشکی میں ہیں اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی

وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ

دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور خشک چیز گرتی ہے

اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾

مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں

قادر مطلق خدا ہے

اور یہ بھی فرما دیجئے کہ اگر عذاب میرے ہاتھ میں ہوتا، تو تم اب تک ہلاک ہو چکے ہوتے وہ ذات برحق نضر اور اس کے ساتھی مشرک لوگوں کی سزا سے بخوبی واقف ہے، چنانچہ نضر جیسا کہ یہ عذاب چاہتا تھا اسی طریقہ پر غزوہ بدر میں مارا گیا۔

غیب کے تمام خزانے مثلاً بارشوں کا نازل ہونا، پھلوں اور سبزیوں کا اُگنا، اور اس کا عذاب نازل ہونا جس کا تم مطالبہ کرتے ہو۔ یہ سب حق تعالیٰ ہی کے پاس ہیں۔

تمام مخلوقات اور مخفی چیزیں اور کون خشکی میں ہلاک ہوگا اور کس کی موت سمندر میں آئے گی، اور درخت سے کونسا پتہ کب جھڑا ہے اور سب سے نچلی زمین پتھر کے نیچے گیا ہے، سب کو وہ جانتا ہے، تر اور خشک چیزیں سب کی مقدار اور وقت لوح محفوظ میں مکتوب ہے ؏

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ

اور وہ ایسا ہے کہ رات میں تمہاری روح کو ایک گونہ قبض کر دیتا ہے اور جو کچھ تم

ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ

دن میں کرتے ہو اس کو جانتا ہے پھر جگا اٹھاتا ہے تاکہ میعاد معین تمام کر دی جاوے پھر اسی کی طرف

مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ ع

تم کو جانا ہے پھر تم کو بتلا دے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً

اور وہ ہی اپنے بندوں کے اوپر غالب ہیں برتر ہیں اور تم پر نگہداشت رکھنے والے

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا

بھیجتے ہیں یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو موت آپہنچتی ہے اس کی روح ہمارے بھیجے

وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾

ہوئے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے

رتی رتی کا حساب ہوگا

وہ رات میں تمہاری روحوں کو قبض کر لیتا ہے اور پھر دن میں تمہاری روحوں کو واپس کر دیتا ہے، تاکہ اپنی مدت اور روزی پورا کر لیں، اور مرنے کے بعد اسی کے سامنے حاضر ہوتا ہے اور تم کو تمہاری نیکی اور بدی سب سے آگاہ کر دیگا وہی اپنے بندوں پر غالب ہیں اور وہ ہر ایک شخص کے لئے دو فرشتے رات کو اور دو دن کو تمہاری نیکیاں اور برائیاں لکھنے کے لئے بھیجتے ہیں، جب موت کا وقت آئے گا تو ملک الموت اور اس کے ساتھی روح قبض کر لیں گے، اور وہ آنکھ جھپکنے کے بقدر بھی تاخیر نہیں کریں گے ؏

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ

پھر سب اپنے مالک حقیقی کے پاس لائے جائیں گے خوب خوب سن لو کہ فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا

اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ

اور وہ بہت جلد حساب لے لے گا آپ کہیے کہ وہ کون ہے جو تم کو خشکی اور دریا کی ظلمات

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا

سے اس حالت میں نجات دے دیتا ہے کہ تم اس کو پکارتے ہو تذلل ظاہر کر کے اور چپکے چپکے کہ اگر آپ

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ

ہم کو ان سے نجات دیدیں تو ہم ضرور حق شناس والوں سے ہو جاویں آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی

مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾

تم کو اُن سے نجات دیتا ہے اور ہر غم سے تم پھر بھی شرک کرنے لگتے ہو

بندوں پر رحمت خداوندی } پھر قیامت کے دن ان کا مولی عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ فرمائیگا یا یہ کہ ان کا معبود حقیقی مگر انہوں نے جیسا کہ معبود حقیقی کی عبادت کا حق تھا اس کی عبادت نہیں کی، اور حق تعالیٰ کے علاوہ جو بھی جس کے معبود ہیں، وہ سب باطل ہیں، قیامت کے دن بندوں کے درمیان وہ ہی فیصلہ فرمائے گا، جس وقت وہ حساب لینا شروع فرمائے گا، تو اس کا حساب بہت جلدی ہو جائے گا۔

اے محمد صلی اللہ علیہ آپ کفار مکہ سے فرمایئے، کہ خشکی اور دریا کی سختیوں اور مصیبتوں سے کون نجات دیتا ہے جس کو تم زبان ودل سے یا یہ کہ آہ وزاری اور تذلل کے ساتھ پکارتے ہو، کہ اللہ اگر آپ ان شدائد اور آفتوں سے ہمیں نجات دیدیں تو ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ

آپ کہیے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیجدے یا تمہارے

اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ

پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھادے

بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

آپ دیکھئے تو سہی ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں

لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

شاید وہ سمجھ جاویں

ذکرِ واقعات کا منشاء

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرما دیجئے کہ خشکی اور دریائی سختیوں اور ہر ایک آفت وغم سے اللہ ہی نجات دیتا ہے۔ مگر مکہ والو ان احسانات کے باوجود تم بتوں کو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو، اے محمد صلے اللہ وسلم آپ ان سے فرما دیجئے کہ وہ تم پر عذاب نازل کردینے پر جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر نازل کیا ہے، اور تمہیں زمین میں دھنسا دینے پر جیسا کہ قارون کو دھنسایا یا تم کو اغراض کے اختلاف سے مختلف کرکے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد بنی اسرائیل کو کیا ہے آپس میں بھڑا دینے پر قادر ہے، محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہم قرآن کریم میں گذشتہ قوموں کے واقعات اور ان کی کارگذاریاں کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ احکام خداوندی اور توحید خداوندی کو سمجھیں ؂

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓی اَنْ یَّبْعَثَ الخ ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی، کہ آپ فرما دیجئے کہ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیجدے الخ تو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کافر مت بن جانا کہ تلواروں سے ایک دوسرے کی گردنیں اُڑانا شروع کردو۔ صحابہ کرام نے کہا، ہم تو اس بات کی گواہی دیتے ہیں، کہ حق تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور آپ اس کے رسول ہیں، تو بعض حضرات بولے کہ یہ شان ہمیشہ باقی نہیں رہ سکتی، بلکہ ہم مسلمان ہونے کے باوجود ایک دوسرے کی گردنیں اڑائیں گے۔ اس پر حق تعالیٰ نے آیت کا اگلا حصہ نازل فرمایا، یعنی آپ دیکھئے تو سہی ہم کس طرح دلائل کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ لوگ سمجھ جائیں الخ ؂

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾

اور آپ کی قوم اس کی تکذیب کرتی ہے حالانکہ وہ یقینی ہے آپ کہدیجئے کہ میں تم پر

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِذَا

تعینات نہیں کیا گیا ہوں ہر خبر کے وقوع کا ایک وقت ہے اور جلدی ہی تم کو معلوم ہوجاویگا اور جب تو

دَ اَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى

ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جا یہاں تک

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ

کہ وہ کوئی اور بات میں لگ جاویں اور اگر تجھ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾

پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ اور جو لوگ

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ

احتیاط رکھتے ہیں اُن پر اُن کی باز پرس کا کوئی اثر نہ پہنچے گا و لیکن ان کے ذمہ

ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

نصیحت کر دینا ہے شاید وہ بھی احتیاط کرنے لگیں

بس سے باہر بات } مگر قریش نے قرآن کریم کی تکذیب کی، آپ فرما دیجئے کہ میں تمہارے اوپر تعینات نہیں کیا گیا، کہ تم کو مسلمان ہی بنا کر چھوڑوں۔

ہر خبر کے مدلول کے وقوع کا ایک وقت علم الٰہی میں متعین ہے خواہ وہ اللہ کی جانب سے ہو یا میری طرف سے خواہ اوامر ہوں یا نواہی وعدے ہوں یا وعیدیں مدد کی خوشخبری ہو یا عذاب سے ڈرانا ہو، ان کی حقیقت ہے بعض کا ان میں سے دنیا میں ظہور ہو جائے گا، اور بعض کا آخرت میں، اور دنیا و آخرت میں تمہیں اس کا علم ہو جائے گا۔ یا یہ مطلب ہے کہ تمہارے ہر ایک قول و فعل کی ایک حقیقت ہے، جس کا مستقر قلب ہے، بہت جلدی تم کو تمہارے افعال کے متعلق علم ہو جائے گا۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ

اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہ جنہوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا ہے اور

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ڰ

دنیوی زندگی نے ان کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتا رہ

لَیْسَ لَہَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ ج وَاِنْ تَعْدِلْ

تاکہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب اس طرح نہ پھنس جاوے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو

کُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْہَا ط اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا

اور نہ سفارشی ہو اور یہ کیفیت ہو کہ اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے ڈالے تب بھی اس سے نہ لیا جاوے

کَسَبُوْا ج لَہُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌ

یہ ایسے ہی ہیں کہ اپنے کردار کے سبب پھنس گئے ان کے لئے نہایت تیز پانی پینے کے لئے ہوگا

بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

اور دردناک سزا ہوگی اپنے کفر کے سبب

استہزاء سے گریز کی راہ

جو آپ کے ساتھ اور قرآن کریم کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں، انکی مجالس کو چھوڑ دیجئے، تاکہ ان کا استہزاء اور انکی عیب جوئی قرآن کریم اور آپکے علاوہ دوسری چیزوں میں ہو،

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ میں تھے تب حق تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا تو آپکے بعض اصحاب رض کو یہ چیز شاق گذری تو پھر حق تعالیٰ نے بغرض وعظ و نصیحت ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت دیدی چنانچہ فرمادیا کہ جو لوگ کفر و شرک فواحش اور استہزاء سے بچتے ہیں، ان پر ان کے استہزاء اور ان کے گناہ اور کفر و شرک کا کوئی اثر نہیں پڑے گا، لیکن ان کے ذمہ قرآن کریم کے ذریعہ نصیحت کر دینا ہے، تاکہ ایسے لوگ کفر و شرک فواحش اور قرآن کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے استہزاء سے بچیں :

آپ عیینہ اور اس کے ساتھیوں سے فرمادیجئے کہ تم ہم کو حق تعالیٰ کے سوا ایسوں کی عبادت کا حکم دیتے ہو کہ اگر ہم ان کی عبادت کریں، تو وہ دنیا و آخرت میں کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور نہ عبادت کریں تو وہ دنیا و آخرت میں ہمیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور کیا ہم پھر شرک اختیار کرلیں باوجودیکہ اس ذات نے ہمیں اپنی عبادت کا شرف عطا کیا ہے۔

تو پھر ہماری مثال اس شخص کی طرح ہو جائے جو صحیح راستہ سے بے راہ ہو گیا، اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیینہ کو دین اسلام اور اطاعت خداوندی کی طرف بلاتے ہیں، اور وہ انھیں شرک کی دعوت دیتا ہے :

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا

آپ کہہ دیجئے کہ کیا ہم اللہ کے سوا ایسی چیز کی عبادت کریں کہ وہ نہ ہم کو نفع پہنچا دے اور نہ وہ ہم کو

وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ

نقصان پہنچاوے اور کیا ہم اُلٹے پھر جاویں بعد اس کے کہ ہم کو خدا تعالیٰ نے ہدایت کردی ہے جیسے کوئی

الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ

شخص ہو کہ اسکو شیطانوں نے کہیں جنگل میں بے راہ کر دیا ہو اور وہ بھٹکتا پھرتا ہو اسکے کچھ ساتھی بھی تھے کہ وہ

اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ

اس کو ٹھیک راستہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ ہمارے پاس آ، آپ کہہ دیجئے کہ یقینی بات ہے کہ راہ راست

وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾

وہ خاص اللہ ہی کی راہ ہے اور ہم کو یہ حکم ہوا ہے کہ ہم پورے مطیع ہو جاویں پروردگار عالم کے۔

کھلا فرق

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور ان کے لڑکے عبدالرحمان کے بارے میں نازل ہوئی ہے وہ ابھی تک مشرف باسلام نہیں ہوئے تھے، اپنے والدین کو اپنے دین کی طرف دعوت دیتے تھے۔

تو حق تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے فرمادیں، کہ وہ اپنے لڑکے عبدالرحمٰن سے کہیں کہ کیا تم حق تعالیٰ کے علاوہ ایسی چیزوں کی عبادت کی دعوت دیتے ہو جو ہمیں دنیاوی زندگی روزی و معاش کے اندر کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ اور اگر ہم ان کی عبادت کریں تو آخرت میں بھی ہمیں کسی قسم کا نفع نہیں پہنچا سکتے، اور اور اگر ہم ان کی عبادت نہ کریں، تو ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔

تو کیا پھر سابقہ دین کی طرف اُلٹے پھر جائیں، باوجودیکہ حق تعالیٰ نے ہمیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف ہدایت کردی ہے، تو ہماری مثال عبدالرحمان کے مقابلہ میں ایسی ہے، جیسا کہ شیطان نے کسی کو دین الٰہی سے بھٹکا دیا، اور زمین میں حیران اور صحیح راستہ سے بے راہ ہو کر گردش کھاتا پھر رہا ہے۔ عبدالرحمٰن کو اسکے والدین یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور انکی ماں ہدایت یعنی دین اسلام اور کفر و شرک سے توبہ کی طرف بلاتے ہیں، اور وہ اپنے والدین کو شرک کی دعوت دیتا ہے۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے کہ دین الٰہی وہ اسلام ہے۔ اور ہمارا قبلہ کعبہ ہے اور ہم اس بات پر مامور ہیں کہ عبادت اور توحید میں پروردگار عالم کے پورے مطیع و فرمانبردار ہو جائیں۔



وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾

اور یہ کہ نماز کی پابندی کرو اور اس سے ڈرو اور وہی ہے جس کے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ

اور وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو با فائدہ پیدا کیا اور جس وقت اللہ تعالیٰ

يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

اتنا کہدے گا کہ (حشر) تو ہو جا بس وہ ہو پڑے گا اس کا کہنا با اثر ہے اور جبکہ صور میں پھونک

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

ماری جاویگی ساری حکومت خاص اسی کی ہو گی وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا

الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا

اور وہی ہے بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا اور وہ وقت بھی یاد کرنے کے قابل ہے جب ابراہیمؑ

اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ

نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کہ کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے بیشک میں تجھ کو اور تیری ساری قوم کو صریح غلطی میں

نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

دیکھتا ہوں اور ہم نے ایسی ہی طور پر ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی مخلوقات دکھلائیں تاکہ وہ

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾

عارف ہو جائیں اور تاکہ کامل یقین کرنے والوں سے ہو جاویں،

الثلثة

قیامت کا پس منظر

اور پانچوں نمازوں کی پابندی کریں، اور اسی کی اطاعت کریں، اور مرنے کے بعد اسی کے سامنے تم سب پیش کئے جاؤ گے، وہ تمہارے اعمال کا بدلہ دیگا۔

اور اسی نے زمین و آسمان کو حق و باطل کے ظاہر کرنے یا فنا و زوال کے لئے پیدا کیا ہے، اور جس دن وہ صور سے کہیگا جو کہ سینگ کی طرح ہوگا، ہو جا تو تمام آسمان ختم ہو جائیں گے، اور دوسرا آسمان تبدیل ہوگا یا یہ کہ جس دن وہ قیامت قائم ہونے کا حکم دے گا تو قیامت قائم ہو جائے گی، اور بعث بعد الموت حق ہے وہ ہی بندوں کے درمیان

فیصلہ فرمائے گا، اور وہ ہر ایک ظاہر اور پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے، اور وہ اپنے حکم اور فیصلہ میں بڑی حکمتوں والا ہے، اور تمام مخلوق اور ان کے اعمال کی پوری خبر رکھنے والا ہے۔

یعنی تارح بن ناحور سے فرمایا کہ کیا تم مختلف قسم کے بتوں کی جو کہ چھوٹے بڑے نر اور مادہ ہیں عبادت کرتے ہو تم تو ان کی پرستش کی وجہ سے علانیہ کفر اور ظاہری گمراہی میں مبتلا ہو۔

اور اسی طرح ہم نے حضرت ابراہیم ؑ کو آسمان و زمین کی تمام مخلوقات مثلاً چاند، سورج، ستارے بچشم معرفت دکھلائے تاکہ وہ اس بات پر کامل یقین رکھنے والے ہو جائیں، کہ حق تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے، وہی تمام آسمان و زمین کا اور جو کچھ ان میں مخلوقات ہیں، اس کا خالق ہے، یا یہ کہ جس رات ان کو آسمان پر بلایا، اس رات ساتویں آسمان پہ سے تمام چیزیں دکھائیں، حتیٰ کہ ساتویں زمین تک کی انہوں نے ساری چیزوں کو دیکھا، تاکہ ان کو خطرات پہ یقین کلی حاصل ہو جائے۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ج قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ج فَلَمَّآ اَفَلَ

پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے سو جب وہ

قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا

غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں سے محبت نہیں رکھتا، پھر جب چاند کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا

رَبِّيْ ج فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ

کہ یہ میرا رب ہے، سو جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھ کو میرا رب ہدایت نہ کرتا رہے تو میں گمراہ

مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً

لوگوں میں شامل ہو جاؤں پھر جب آفتاب کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا کہ یہ میرا

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ج فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ

رب ہے یہ تو سب میں بڑا ہے سو جب وہ غروب ہو گیا آپ نے فرمایا اے قوم

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

بیشک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں میں اپنا رخ اسکی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں کو

لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (۷۹)

اور زمین کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں

حضرت ابراہیمؑ کا طریقہ و تعلیم توحید

جب رات کی تاریکی چھا گئی تو انہوں نے ایک چمکتا ہوا ستارہ دیکھا، تو قوم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تمہارے زعم میں یہ میرا خدا ہو سکتا ہے، اور جب وہ غروب ہو گیا، اور اس کی حالت تبدیل ہو گئی، تو فرمایا کہ یہ تو خدا ہو ہی نہیں سکتا جسے بقاء نہ ہو (کیونکہ یہ خود دوسرے کا محتاج ہے)۔ جب چاند پر نظر پڑی تو بولے کیا یہ خدا بن سکتا ہے، یہ تو پہلے سے بڑا ہے، جب وہ غائب ہو گیا، تو فرمایا کہ اگر مجھے میرا رب حقیقی ہدایت نہ کرتا، جیسا کہ اب تک ہدایت کرتا رہتا ہے، تو میں بھی تم لوگوں کی طرح بے راہ ہو جاتا۔ جب سورج کی روشنی نے آب و تاب دکھائی تو بولے یہ تو پہلے دونوں سے بڑا ہے، تمہارے خیال میں کیا یہ خدا بن سکتا ہے جب اس میں بھی تبدیلی شروع ہوئی اور وہ بھی غروب ہو گیا، تو حضرت ابراہیم ؑ نے قوم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں ایسے غروب ہونے والوں سے محبت نہیں رکھتا (اور محبت، لوازم، اعتقاد ربوبیت سے یہ حاصل ہوا، کہ میں ان چیزوں کو رب نہیں سمجھتا) اور جس کو خود ہی ایک حالت پر بقاء نہ ہو (بلکہ فناء و زوال اس پر آتی رہتی ہو تو وہ فانی چیز) خدا کیسے ہو سکتی ہے۔ اگر مجھ کو میرا رب حقیقی ہدایت نہ کرتا تو میں بھی تم لوگوں کی طرح بے راہ ہو جاتا۔

حضرت ابراہیم ؑ نے اپنی قوم سے کہا یہ میرا رب ہے بطور استہزاء کے فرمایا، کیونکہ انکی قوم چاند، سورج، اور ستاروں کی پرستش کیا کرتی تھی، تو اپنی قوم کی تردید کی، اور بطور مذاق کے ان سے پوچھا، کہ کیا یہ چیزیں تمہارے رب ہیں۔

غار سے آپ سترہ سال کی عمر میں آئے تھے، آپ نے آسمان و زمین کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ میرا پروردگار تو وہی ہے کہ جس نے ان کو پیدا کیا، پھر اپنی قوم کے پاس گذر ہوا، تو وہ بتوں کی پرستاری میں مصروف تھے، تو ان سے فرمایا کہ علی الاعلان میں تمہارے شرک سے برأت ظاہر کرتا ہوں، قوم نے کہا تو پھر ابراہیمؑ تم کس کی عبادت کرتے ہو فرمایا میں اپنے اعتقاد اور عمل کو خالص اسی ذات کے لئے کرتا ہوں، جو کہ آسمان و زمین کا خالق ہے، اور تمہارے شرک سے بیزار ہوں ؂

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ

اور ان سے ان کی قوم نے حجت کرنا شروع کی آپ نے فرمایا کیا تم اللہ کے معاملہ میں مجھ سے حجت کرتے ہو

وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِکُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْــًٔا ؕ

حالانکہ اس نے مجھ کو طریقہ بتلا دیا ہے اور میں ان چیزوں سے جن کو تم اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہو نہیں ڈرتا۔

وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾

ہاں لیکن اگر میرا پروردگار ہی کوئی امر چاہے میرا پروردگار ہر چیز کو اپنے علم میں گھیرے ہوئے ہے۔

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ

کیا تم پھر خیال نہیں کرتے اور میں ان چیزوں سے کیسے ڈروں جن کو تم نے شریک بنایا ہے حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۗ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ

کہ تم نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرایا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی

اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سو ان دو جماعتوں میں سے امن کا زیادہ مستحق کون ہے اگر تم خبر رکھتے ہو جو لوگ ایمان رکھتے ہیں

وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ

اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے ایسوں ہی کیلئے امن ہے اور وہی

وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾

راہ پر چل رہے ہیں

حضرت ابراہیمؑ کا مناظرہ

انکی قوم نے ان سے بیہودہ حجت کرنا شروع کی، اور ان معبودانِ باطل سے ڈرایا، تاکہ حضرت ابراہیمؑ دینِ الٰہی کو چھوڑ دیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کیا تم اپنے بتوں کی وجہ سے توحید خداوندی میں مجھ باطل حجت کرتے ہو، اور مجھے ان بتوں سے ڈراتے ہو کہ میں دینِ الٰہی کو چھوڑ دوں، حالانکہ میرے پروردگار نے مجھے صحیح راستہ بتلا دیا ہے، البتہ اگر حق تعالیٰ میرے دل سے اپنی معرفت نکال لے تب تو میں تمہارے ان بتوں سے ڈروں، میرا پروردگار اس سے بھی بخوبی واقف ہے، کہ تم حق پر نہیں ہو، کیا سننے کے بعد بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے، تو پھر میں ان معبودانِ باطل سے کیا ڈروں، حالانکہ تم تو حق تعالیٰ سے بھی نہیں ڈرتے حضرت ابراہیمؑ کی قوم انکو اپنے معبودانِ باطل کے انکار پر ڈراتی تھی، کہ کہیں یہ تم کو کسی آفت میں نہ پھنسا دیں، اسی بناء پر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا، کہ میں ان سے کیوں ڈروں، ان دونوں جماعتوں میں سے یعنی میرے اور تمہارے میں سے اپنے معبود کی جانب سے امن کا کون زیادہ مستحق ہے۔ اگر خبر رکھتے ہو تو بتلاؤ مگر وہ کچھ بھی نہ بتلا سکے،

تو حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی طرف سے امن والی جماعت کو بیان فرمادیا کہ جو اپنے ایمان کو شرک و نفاق کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے وہ ہی اپنے معبود کی جانب سے امن والے ہیں، یا وہ ہی لوگ قیامت کے دن امن والے ہوں گے، اور ان ہی کو صحیح محبت کی طرف راہنمائی حاصل ہوگئی ؛

لباب النقول فی اسباب النزول } ارشاد خداوندی اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا الخ ابن ابی حاتم نے بواسطہ عبداللہ بن زجر، بکر بن سوادہ رضؓ سے نقل کیا ہے، کہ دشمنوں کے ایک شخص نے مسلمانوں پر حملہ کیا، اور ان میں سے ایک کو شہید کردیا، اور پھر دوبارہ حملہ کرکے دوسرے کو شہید کردیا، اور سہ بارہ حملہ کیا تو تیسرے شخص کو بھی شہید کردیا، اسکے بعد وہ بولا کہ ان افعال کے بعد اب کیا ایمان مجھے سودمند ہوگا، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں فائدہ دے گا، تو اس نے اپنے گھوڑے کو مار ڈالا، اور اس کے بعد اپنے ساتھیوں پر حملہ کرکے یکے بعد دیگرے تین آدمیوں کو ان میں سے تہ تیغ کردیا، اور پھر خود بھی شہید ہوگئے، راوی کہتے ہیں، سب کا یہی خیال ہے کہ یہ آیت اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ الخ ان ہی کے بارے میں نازل ہوئی ہے ؛

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ

اور یہ ہماری حجت تھی وہ ہم نے ابراہیم کو ان کی قوم کے مقابلہ میں دی تھی ہم جس کو چاہتے

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾

ہیں مرتبوں میں بڑھادیتے ہیں بیشک آپ کا رب بڑا علم والا بڑا حکمت والا ہے

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ

اور ہم نے ان کو ایک بیٹا اسحٰق دیا اور (ایک پوتا یعقوب (دیا) ہر ایک کو (طریق حق کی) ہم نے

وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ

ہدایت کی اور (ابراہیمؑ سے) پہلے زمانہ میں ہم نے نوحؑ کو ہدایت کی اور ان (ابراہیمؑ) کی اولاد میں سے

سُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ

داؤدؑ کو اور سلیمانؑ کو اور ایوبؑ کو اور یوسفؑ کو اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو (طریق حق

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى

کی ہدایت کی) اور اسی طرح نیک کام کرنیوالوں کو جزا دیا کرتے ہیں اور نیز زکریاؑ کو اور یحییٰؑ کو

وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ؕ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِیْلَ

اور عیسیٰؑ کو اور الیاسؑ کو (اور یہ سب (حضرات) بڑے شائستہ لوگوں میں تھے اور نیز ہم نے

وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی

طریق حق کی ہدایت کی اسمٰعیلؑ کو اور یسعؑ کو اور یونسؑ کو اور لوطؑ کو اور (ان میں سے) ہر ایک کو

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِہِمْ وَذُرِّیّٰتِہِمْ وَاِخْوَانِہِمْ ۚ

(اُن زمانوں کے) تمام جہان والوں پر (نبوت سے) ہم نے فضیلت دی اور نیز ان کے کچھ باپ دادوں کو اور

وَاجْتَبَیْنٰہُمْ وَھَدَیْنٰہُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۸۷﴾

کچھ اولاد کو اور کچھ بھائیوں کو (طریق حق کی ہم نے ہدایت کی) اور ہم نے ان (سب) کو مقبول بنایا اور ہم نے انکو راہ راست کی ہدایت کی

احسان کے لائق گروہ

یہ ہماری حجت تھی جو غیبی طور پر ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو دی جس کے ذریعہ انہوں نے اپنی قوم سے مناظرہ کیا، اور ہم تو قدرت منزلت اور حجت اور علم توحید جو اس کا اہل ہوتا ہے، اسے یہ فضائل عطا کردیتے ہیں، آپ کا پروردگار اپنے اولیاء کو حجت کا الفاظ فرمانے میں حکیم اور اپنے اولیاء کی حجت اور اپنے دشمنوں کی عقوبت کے بارے میں علیم ہے۔

اور حضرت ابراہیمؑ کو ہم نے لڑکا اور پوتا دیا، اور ابراہیمؑ و اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو نبوت واسلام کے ساتھ اعزاز عطا کیا، اور ابراہیمؑ سے پہلے نوحؑ کو بھی نبوت واسلام کے ذریعہ اعزاز عطا کیا، اور ان کی اولاد میں سے بھی یا یہ کہ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے بھی اخیر تک۔ اور داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ یوسفؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ سب کو ہم نے نبوت واسلام عطا کیا، اسی طرح قول و فعل کے ساتھ ہم محسنین یا یہ کہ موحدین کو بدلا دیتے ہیں، اور زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ، الیاسؑ، سب ہی کو نبوت واسلام کی دولت عطا کی، اور سب حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے تھے، اور سب ہی رسول تھے۔ اور ان انبیاء کرام میں سے ہر ایک کو ہم نے تمام جہان والوں پر خواہ مسلمان ہوں یا کافر، نبوت واسلام کے ذریعہ فضیلت عطا کی ہے۔

اور ہم نے حضرت آدمؑ، شیثؑ، ادریسؑ، ہودؑ، نوحؑ، صالحؑ اور حضرت یعقوبؑ کی اولاد اور حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کو نبوت واسلام کے ذریعہ فضیلت عطا کی ہے، اور ہم نے ان کو مقبول بنایا، اور صراط مستقیم پر ثابت قدمی عطا کی۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

اللہ کی ہدایت وہ یہی (دین) ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کی ہدایت کرتا ہے اور اگر

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کیا کرتے تھے ان سے سب اکارت ہوجاتے یہ ایسے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ

تھے کہ ہم نے ان (کے مجموعہ) کو کتاب (آسمانی) اور حکمت (کے علوم) اور نبوت عطا کی تھی

فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا

سو اگر یہ لوگ نبوت کا انکار کریں تو ہم نے اس کے لئے ایسے بہت لوگ مقرر کر دیئے ہیں

بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ

جو اسکے منکر نہیں ہیں یہ حضرات ایسے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے (صبر کی) ہدایت کی تھی

اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا

سو آپ بھی ان ہی کے طریق پر چلیے آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس (تبلیغ قرآن) پر کچھ

ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع

معاوضہ نہیں چاہتا یہ (قرآن) تو صرف تمام جہان والوں کے واسطے ایک نصیحت ہے۔

ع ۸/۱۷ ۱۰

صراطِ مستقیم کے حقدار: یہ صراطِ مستقیم دینِ الٰہی ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے اس کو وہ عطا کرتا ہے، اور اگر بالفرض یہ حضرات انبیاء ع شرک کرتے تو ان کی تمام طاعتیں اکارت ہوجائیں،

جن انبیاء کرام کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ ایسے تھے کہ بذریعہ جبریل امین آسمان سے ان پر کتاب نازل کی، اور علم و فہم اور نبوت عطا کی۔

اس کے باوجود بھی یہ اہل مکہ اگر آپ کے دین اور نبوت کا انکار کریں تو ہم نے مدینہ منورہ میں ایسے لوگ مقرر کر دیئے ہیں جن کو انبیاء کرام ع کے دین اور ان کے راستہ کی توفیق عطا فرمائی ہے، اور وہ اسکے

منکر نہیں، ان انبیاء کرامؑ کو حق تعالیٰ نے اخلاق حسنہ کی ہدایت کی تھی، تو ان اخلاق حسنہ یعنی صبر و استقلال، رضا و قناعت وغیرہ پر آپ بھی چلئے۔
اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ اہل مکہ سے فرما دیجئے کہ میں توحید اور قرآن کریم پر تم سے کسی قسم کی اجرت کا مطالبہ نہیں کرتا یہ قرآن کریم تو جن و انس کے لئے صرف ایک نصیحت ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى

اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی قدر پہچاننا واجب تھی ویسی قدر نہ پہچانی جبکہ یوں کہدیا کہ

بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ

اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کوئی چیز بھی نازل نہیں کی، آپ کہیئے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جس کو موسیٰؑ لائے

مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ

تھے جس کی یہ کیفیت ہے کہ وہ نور ہے اور لوگوں کے لئے وہ ہدایت ہے جس کو تم نے متفرق اوراق میں

تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ

رکھ چھوڑا ہے جن کو ظاہر کر دیتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو اور تم کو بہت سی ایسی

تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ

باتیں تعلیم کی گئیں جن کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے بڑے، آپ کہدیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے

فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ (۹۱)

پھر ان کو ان کے مشغلہ میں بیہودگی کے ساتھ لگا رہنے دیجئے

منکرین حق کی جسارت

ان منکر لوگوں نے جیسا کہ حق تعالیٰ کی قدر پہچاننا واجب تھی ویسی قدر نہ پہچانی، اور منہ بھر کر کہدیا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ میں سے کسی پر کوئی کتاب نازل نہیں کی یہ آیت مالک بن صیف یہودی کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اس نے کہا تھا کہ حق تعالیٰ نے کسی بشر پر کوئی کتاب نازل نہیں کی۔
محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ مالک سے فرمایئے، یہ تو بتا کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جسکو موسیٰؑ لائے تھے

جو خود بھی نور اور روشنی ہے اور لوگوں کی ہدایت کا باعث ہے جس کو تم نے اپنی اغراض کے ماتحت مختلف اوراق میں لکھ چھوڑا ہے، ان میں سے بہت سی باتوں کو جن میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت نہیں ہے، ظاہر کرتے ہو، اور بہت سی ان باتوں کو جن میں آپ کی نعت وصفت ہے چھپاتے ہو۔ اور کتاب میں بہت سی ایسی باتوں کی تعلیم دی گئی، مثلاً احکام وحدود حلال وحرام اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت وصفت جن کی اس سے پہلے تم کو اور تمہارے بڑوں کو کچھ بھی خبر نہیں تھی، سو اگر یہ آپکو جواب میں کہیں کہ حق تعٰ نے نازل کی ہے تو خیر ورنہ آپ ان سے فرما دیجیے کہ حق تعٰ نے نازل کی ہے اور اس کے بعد ان کو ان کے بیہودہ مشغلہ تکذیب وگمراہی میں لگا رہنے دیجیے :

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ الخ ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر رضہ سے نقل کیا ہے کہ مالک بن صیف نامی ایک یہودی نے آکر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مخاصمہ کرنا شروع کر دیا، رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میں تجھے اس ذات کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں جس نے توریت حضرت موسٰی عہ پر نازل کی ہے، کیا تو توریت میں یہ پاتا ہے کہ حق تعٰ موٹے آدمی سے بغض فرماتے ہیں، اور وہ خود موٹا تھا یہ سنکر غصہ میں بھر گیا، اور بولا حق تعٰ نے کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی تو اس سے اس کے ساتھیوں نے کہا کہ تیرا منہ کالا ہو اور نہ حضرت موسٰی عہ پر کوئی کتاب نازل ہوئی، تب حق تعٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، کہ ان منکروں نے حق تعالیٰ کی جیسی قدر پہچاننا واجب تھی ویسی قدر نہیں پہچانی، یہ روایت مرسل ہے۔

اور ابن جریر نے اسی طرح عکرمہ رضہ سے روایت نقل کی ہے، اور دوسری حدیث سورہ نساء میں گذر چکی ہے اور ابن جریر نے ابن ابی طلحہ رضہ کے طریق سے ابن عباس رضہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہودی کہنے لگے خدا کی قسم حق تعٰ نے آسمان سے کوئی کتاب نازل نہیں کی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی :

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ

اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے اور جو بڑی برکت والی ہے اور اپنے سے پہلی

یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ

کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور تاکہ آپ مکہ والوں کو اور آس پاس والوں کو ڈرا دیں اور جو لوگ

یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر مدامت رکھتے ہیں

بابرکت کتاب

اور یہ قرآن کریم بذریعہ جبریل امین ہم نے نازل کیا ہے، جو مومن کے لئے رحمت و مغفرت کا باعث ہے، اور توریت، انجیل، زبور اور تمام کتب سماویہ کا بیان اور توحید اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و صفت میں موافقت کرنے والا ہے، تاکہ آپ اس قرآن کریم کے ذریعہ خصوصیت کے ساتھ مکہ والوں اور تمام شہر والوں کو ڈرائیں مکہ کو ام القریٰ اس کی عظمت کی بنا پر بولا جاتا ہے، یا یہ کہ تمام زمین اس کے نیچے سے بچھائی گئی ہے، اسواسطے اس کو ام القریٰ کہتے ہیں۔

اور جو لوگ بعث بعد الموت اور جنت کی نعمتوں پر ایمان رکھتے ہیں وہ ایسے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لے آتے ہیں، اور پانچوں نمازوں کے اوقات کی مداومت کرتے ہیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ

اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی

اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ

آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی اور جو شخص کہ یوں کہے جیسا کہ

مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ

کلام اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اسی طرح کا میں بھی لاتا ہوں اور اگر آپ اسی وقت دیکھیں جبکہ یہ ظالم لوگ

غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ

موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے

اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

ہاں اپنی جانیں نکالو آج تم کو ذلت کی سزا دی جاوے گی اس

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ

سبب سے کہ تم اللہ کے ذمہ جھوٹی باتیں بکتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی آیات سے

اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

تکبر کرتے تھے

بڑے درجہ کے افتراپرداز

اس شخص سے زیادہ سرکش اور دلیر کون ہوگا، جو حق تعالیٰ پر افتراء پردازی کرے، جیسا کہ مالک بن صیف کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی، یا یہ کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے، حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آتی۔ جیساکہ مسیلمہ کذاب، اور اسی طرح عبداللہ بن سعد بن ابی سرح جو یہ کہتا ہے، کہ میں بھی عنقریب وہ ہی باتیں بیان کروں گا، جو کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں، محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ بدر کے دن ان منافقوں اور مشرکوں کو دیکھیں، جب کہ یہ موت کی سختیوں اور نزع کے عالم میں گرفتار ہوں گے، اور فرشتے اپنے ہاتھوں کو ان کی ارواح پر مارتے اور کہتے ہوں گے کہ اپنی روحوں کو نکالو۔

بدر کے دن یا قیامت کے دن تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی، اس لئے کہ تم دنیا میں جھوٹی باتیں بناتے تھے، اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے تکبر کرتے تھے ؛

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا الخ ابن جریر نے عکرمہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت مسیلمہ کذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اور وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ الخ یہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی ہے، یہ شخص رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لکھا کرتا تھا، آپ اس کو "عزیز" "حکیم" فرماتے تو یہ اس کے بجائے "غفور" "رحیم" لکھتا تھا، پھر آپ کو پڑھکر سُناتا اور کہتا سب صحیح ہے، اس کے بعد یہ اسلام سے مرتد ہوگیا، اور قریش کے ساتھ جا کر مل گیا۔

نیز سدی سے بھی اسی طرح روایت نقل کی ہے باقی اس میں اتنی زیادتی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی آتی ہے، تو میرے پاس بھی وحی آتی ہے، اور اگر حق تعالیٰ آپ پر کتاب نازل کرتا ہے تو میرے پاس بھی ویسی ہی کتاب نازل ہوتی ہے۔

اور اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم "سمیع" "علیم" کہیں گے، تو میں "علیم" "حکیم" کہوں گا ؛

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ

اور تم ہمارے پاس تنہا تنہا آگئے جس طرح ہم نے اول بار تم کو پیدا کیا تھا اور جو کچھ ہم نے

مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ

تم کو دیا تھا اس کو اپنے پیچھے ہی چھوڑ آئے اور ہم تو تمہارے ہمراہ تمہارے ان شفاعت کرنے والوں

الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ

کو نہیں دیکھتے جن کی نسبت تم دعوٰی رکھتے تھے کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں واقعی تمہارے

بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾ إِنَّ

آپس میں تو قطع تعلق ہو گیا اور وہ تمہارا دعویٰ سب تم سے گیا گذرا ہوا بے شک اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

پھاڑنے والا ہے دانہ کو اور گٹھلیوں کو وہ جاندار (چیز) کو بے جان (چیز) سے نکال لاتا ہے

وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى

(جیسے نطفہ سے آدمی پیدا ہوتا ہے) اور وہ بے جان (چیز) کو جاندار (چیز) سے نکالنے والا ہے

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ

(جیسے آدمی کے بدن سے نطفہ ظاہر ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ یہ ہے (جس کی ایسی قدرت ہے) سو تم کہاں

سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ

اُلٹے چلے جا رہے ہو وہ (اللہ تعالیٰ) صبح کا نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو راحت کی چیز بنائی ہے

الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾

اور سورج اور چاند (کی رفتار) کو حساب سے رکھا ہے یہ ٹھہرائی ہوئی بات ہے ایسی ذات کی جو کہ قادر ہے بڑے علم والا ہے۔

موت کا نقشہ بغیر مال و اولاد کے خالی ہاتھ آ گئے، جیسا کہ دنیا میں بغیر مال و اولاد کے تم کو پیدا کیا تھا۔ اور جو ہم نے تم کو دیا تھا، اسے دنیا ہی میں پیچھے چھوڑ آئے، اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے بتوں کو نہیں دیکھتے جن کو تم سفارشی اور ہمارے شریک جانتے تھے۔ واقعتہً تمہاری دوستی اور محبت کا خاتمہ ہو گیا اور تمہارے وہ معبود جن کی تم پرستش کرتے تھے، اور ان کے سفارشی ہونے کا دعویٰ کرتے تھے، وہ سب تم سے گئے گذرے۔

یعنی حق تعالیٰ دانوں کا پیدا کرنے والا ہے، یا یہ کہ ان چیزوں کا خالق ہے، جو دانوں اور گٹھلیوں میں ہے، وہ گوشت کے لوتھڑے اور جانوروں کو نطفہ سے پیدا کرتا ہے، یا یہ کہ پرندوں کو انڈے سے، یا یہ کہ پھلوں اور بالوں کی گٹھلی اور دانہ سے جس کو ان تمام باتوں پر قدرت ہے وہ ہی خدا ہے، چند خدا ایسا نہیں کرتے تو پھر تم کہاں کی افترا پردازی کرتے ہو۔

وہ صبح صادق کا پیدا کرنے والا ہے، اس نے رات کو تمام مخلوق کی راحت کے لئے بنایا ہے۔ اور سورج اور

چاند کو اپنے منازل میں حساب کے ساتھ رکھا ہے، یا یہ کہ وہ دونوں آسمان و زمین کے درمیان معلق ہیں، دائروں میں گردش کرتے رہتے ہیں، یہ تدبیر اس ذات کی ہے، جو اس پر ایمان نہ لائے وہ اسے سزا دینے پر قادر ہے، اور وہ اپنی ٹھہرائی ہوئی چیزوں اور مومن و کافر کو بخوبی جاننے والا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول فرمان خداوندی وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادٰى الخ ابن جریر وغیرہ نے عکرمہ سے نقل کیا ہے، کہ نضر بن حارث نے کہا کہ عنقریب لات، وعزیٰ سفارش کریں گے، اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادٰى الخ کہ تم ہمارے پاس تنہا تنہا آ گئے۔

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِىْ

اور وہ (اللہ) ایسا ہے جس نے تمہارے (فائدہ کے) لئے ستاروں کو پیدا کیا تاکہ تم ان کے ذریعہ سے اندھیروں

ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

میں خشکی میں بھی اور دریا میں بھی رستہ معلوم کر سکو بیشک ہم نے دیے) دلائل خوب کھول کھول کر

يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَهُوَ الَّذِىْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

بیان کر دیئے ہیں ان لوگوں کے لئے جو خبر رکھتے ہیں اور وہ (اللہ) ایسا ہے جس نے تم (سب) کو (اصل میں)

فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

ایک شخص سے پیدا کیا پھر ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہے اور ایک جگہ چندے رہنے کی، بیشک ہم نے یہ دلائل

يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾

(یعنی توحید و انعام کے) خوب کھول کھول کر بیان کر دیئے۔

دلائل قدرت اور جب تم خشکی یا تری میں سفر کرو، تو اس نے تمہاری آسانی کے لئے تاکہ تم پریشان نہ ہو اور تاریک راستہ معلوم کر سکو، ستاروں کو پیدا کیا ہے۔

ہم نے قرآن اور دلائل توحید مومنین کے لئے بیان کئے ہیں، جو اس بات کا کامل یقین رکھتے ہیں کہ یہ سب حق تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

اور اسی ذات نے تمہیں نفس آدم علیہ السلام سے پیدا کیا، اس کے بعد رحموں میں زیادہ دیر تک اور باپ کی پشت میں کم وقفہ تک یا اس کے برعکس ٹھہرایا، ہم ان دلائل کو کھول کھول کر ان لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں، جو حکم خداوندی اور توحید خداوندی کو سمجھتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ

ان لوگوں کے لئے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور وہ (اللہ) ایسا ہے جس نے آسمان (کی طرف) سے پانی

كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا

برسایا پھر ہم نے اسکے ذریعہ سے ہر قسم کی نباتات کو نکالا پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ اس سے ہم

مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ

اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گچھے میں سے خوشے ہیں جو (مارے بوجھ کے)

وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا

نیچے کو لٹکے جاتے ہیں اور اسی پانی سے ہم نے انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار (کے درخت پیدا کئے)

وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ؕ

جو کہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہوتے (ذرا) ہر ایک پھل کو

اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ

تو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور (پھر) اس کے پکنے کو دیکھو ان میں بھی دلائل (توحید کے موجود) ہیں

شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِیْنَ

ان لوگوں کے لئے جو ایمان (لانے کی فکر) رکھتے ہیں اور لوگوں نے شیاطین کو اللہ کا شریک قرار

وَبَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

دے رکھا ہے حالانکہ ان لوگوں کو خدا نے پیدا کیا ہے اور ان لوگوں نے اللہ کے حق میں بیٹے اور بیٹیاں محض

یَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع ۱۲ ۱۸

بلا سند تراش رکھی ہیں وہ پاک اور برتر ہے ان باتوں سے جن کو یہ لوگ بیان کرتے ہیں

خالق اشیاء اسی ذات نے بارش برسا کر مختلف قسم کے دانے نکالے اور پھر بارش ہی کے ذریعہ زمین سے سبز شاخ نکالی جس سے اُوپر تلے چڑھے ہوئے وہ دانے نکالتی ہے۔

اور وہ کھجور کے گچھوں میں سے خوشے نکالتی ہے، جو بوجھ کی وجہ سے نیچے لٹک جاتے ہیں کہ کھڑا اور بیٹھا ہوا ہر ایک اس میں سے توڑ سکتا ہے۔

اور اسی پانی سے انگوروں کے باغ اور زیتون و انار کے درخت پیدا کئے جو رنگت میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں، مگر مزے میں مختلف ہوتے ہیں۔ ہر ایک پھل کے نکلنے اور اس کے پکنے کو دیکھو ان رنگتوں کے اختلاف میں ایسی قوم کے لئے دلائل توحید ہیں، جو اس کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔

زنادقہ بکواس کرتے ہیں کہ العیاذ باللہ حق تعالیٰ اور ابلیس لعین دونوں خدائی میں شریک ہیں، حق تعالیٰ انسانوں جانوروں اور چوپایوں کا خالق ہے۔

اور شیطان سانپ، بچھو اور درندوں کو پیدا کرتا ہے، یہی آتش پرست کہتے ہیں، حالانکہ ان سب کو خود خدا ہی نے پیدا کیا ہے اور ان کو توحید کا حکم دیا ہے، اور ان مشرکین میں سے یہود و نصاریٰ حق تعالیٰ کے بیٹے اور مشرکین عرب فرشتوں اور بتوں کو حق تعالیٰ کی بیٹیاں بتاتے ہیں، حالانکہ اسکے لئے نہ ان کے پاس کچھ علم ہے۔ اور نہ کوئی دلیل و حجت ہے۔ اس کی ذات شریک اور ولد سے پاک، اور بیٹوں اور بیٹیوں سے منزہ ہے۔

بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ

وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اللہ کے اولاد کہاں ہو سکتی ہے حالانکہ اس کے

وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ

کوئی بی بی تو ہے نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ

وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ

ہر چیز کو خوب جانتا ہے یہ ہے اللہ تمہارا رب اس کے سوا

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ

کوئی عبادت کے لائق نہیں ہر چیز کا پیدا کرنے والا تو تم لوگ اسکی عبادت کرو

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ ز

اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے اس کو تو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہوسکتی

وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ ج وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۰۳﴾

اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے اور وہی بڑا باریک بیں باخبر ہے

قَدْ جَآءَکُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ ج فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ج

اب بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے حق بینی کے ذرائع پہنچ چکے ہیں سو جو

وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ط وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿۱۰۴﴾

شخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کریگا اور جو شخص اندھا رہے گا وہ اپنا نقصان کریگا اور میں تمہارا نگراں نہیں ہوں۔

اللہ الصمد لم یلد ولم یولد کی وہ ذات تو آسمان و زمین کی موجد ہے، اللہ کے اولاد کہاں ہوسکتی ہے، حالانکہ اس کے کوئی بی بی تو ہے نہیں، تمہارا پروردگار یہ ہے جو ان تمام چیزوں کا خالق ہے، اور وحدہٗ لاشریک ہے۔

اسی کی توحید بیان کرو، اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک مت کرو، وہ تمام مخلوق کا کارساز ہے، یا یہ کہ ان کی روزیوں کا کارساز ہے۔

اس کو تو کسی کی نگاہ دنیا میں از روئے رویت اور آخرت میں باعتبار کیفیت کے محیط نہیں ہوسکتی اور نگاہوں کی پرواز وہاں تک نہیں ہوسکتی، اور وہ دنیا و آخرت میں سب نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے۔ اس پر مخلوق کی کوئی چیز بھی خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ مخفی نہیں، وہ اپنے افعال میں بڑا باریک بین ہے اسکا علم اس کی مخلوقات پر نافذ ہے، اور اپنی مخلوق اور ان کے اعمال سے بڑا باخبر ہے، (اور یہی تھا تفرد فی کمال العلم) جو ثابت ہو گیا۔

قرآن کریم اور اس کا بیان تمہارے پاس پہنچ چکا ہے، اب جو اس کا اقرار کرے گا، اس کا ثواب اسی کو ملے گا، اور جو انکار کرے گا، اس کی سزا اسی کو ملے گی، اور میں تمہارا نگراں نہیں ہوں۔

وَکَذٰلِکَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَیِّنَهٗ

اور ہم اس طور پر دلائل کو مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں (تاکہ سب کو پہنچا دیں) اور

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ

تاکہ یہ یوں کہیں کہ آپ نے کسی سے پڑھ لیا ہے اور تاکہ ہم اس کو دانشمندوں کے لئے خوب ظاہر کردیں آپ خود

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوْ

اس طریقہ پر چلتے رہیئے جسکی وحی آپ کے رب کی طرف سے آپکے پاس آئی ہے اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور

شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

مشرکین کی طرف خیال نہ کیجئے اور اگر اللہ تعو کو منظور ہوتا تو یہ شرک نہ کرتے اور ہم نے آپ کو

حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا

انکا نگراں نہیں بنایا اور نہ آپ ان پر مختار ہیں اور دشنام مت دو ان کو جن کی یہ لوگ

تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ

خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں پھر وہ براہ جہل حد سے گذر کر اللہ تعو کی شان میں گستاخی کریں گے

عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ

ہم نے اسی طرح ہر طریقہ والوں کو ان کا عمل مرغوب بنا رکھا ہے

عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ

پھر اپنے رب ہی کے پاس ان کو جانا ہے سو وہ ان کو جتلا دے گا

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے

یکتا خالق و رازق

ہم ان لوگوں کے لئے توحید کے دلائل طریقہ سے بیان کرتے ہیں تاکہ یہ منکرین یہ کہہ سکیں کہ آپ نے کسی سے پڑھ لیا ہے، یا یہ کہ یہ منکرین یہ نہ کہہ سکیں کہ ان باتوں کو آپ نے خود بنا لیا ہے، یا ابی فکیہتہ مولیٰ قریش سے پڑھ لیا ہے، یا یہ کہ یہ منکر یہ نہ کہہ سکیں کہ جبر و یسار مولیٰ قریش سے انہوں نے سیکھ لیا ہے، اور اگر درست

تاء کے سکون کے ساتھ پڑھا جائے، تو مطلب یہ ہوگا، کہ یہ دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں اور تاکہ ہم ان دلائل کو ان حضرات کے لیے جو منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کرتے ہیں خوب ظاہر کر دیں آپ اس طریقہ پر چلتے رہیے، جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا ہے، یعنی قرآن کریم کے حلال حرام پر عمل کرتے رہیے۔ حق تعٰ کے علاوہ نہ کوئی خالق ہے اور نہ رازق ہے۔ اور ان استہزاء کرنے والوں کی طرف خیال نہ کیجیے، ان میں ولید بن مغیرہ عاص بن وائل، اسود بن عبدیغوث اسود بن حارث، اور حارث بن قیس اور اگر اللہ تعٰ کو منظور ہوتا تو یہ شرک نہ کرتے، اور آپ ان کے نگراں اور مختار نہیں ہیں۔

کیونکہ یہ لوگ براہ جہل حد سے گذر کر غصہ میں آکر حق تعٰ کی شان میں گستاخی کریں گے، اس سے قبل ان مشرکوں سے کہہ دیا گیا تھا کہ تم اور تمہارے معبودانِ باطل سب دوزخ کا ایندھن ہیں، مگر اس حکم کو آیت قتال نے منسوخ کر دیا، جیسا کہ ہم نے ان لوگوں کو ان کا دین وعمل مرغوب بنا رکھا ہے اسی طرح ہر ایک طریقہ والے کو ان کا عمل اور طریقہ مرغوب بنا رکھا ہے، مرنے کے بعد حق تعالیٰ ان کو جتلا دیگا جو کچھ یہ کیا کرتے تھے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

حکم خداوندی وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ الخ حافظ عبد الرزاق نے بواسطہ معمر، قتادہ رض سے نقل کیا ہے کہ مسلمان کفار کے بتوں کو برا بھلا کہتے تھے، تو کفار غصہ میں آکر حق تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کہ دشنام مت دو، ان کو جن کی یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ

اور ان (منکر) لوگوں نے قسموں میں بڑا زور لگا کر اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے

اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ

(یعنی ہمارے) پاس کوئی نشانی آجاوے تو وہ (یعنی ہم) ضرور ہی اس پر ایمان لے آوینگے

وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

آپ (جواب میں) کہہ دیجیے کہ نشانیاں سب خدا تعٰ کے قبضہ میں ہیں اور تم کو اسکی کیا خبر (بلکہ ہم کو خبر

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ

ہے) کہ وہ نشان جس وقت آجاویں گے یہ لوگ جب بھی ایمان نہ لاویں گے اور ہم بھی انکے دلوں اور انکی

يُؤْمِنُوا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ

نگاہوں کو پھیر دیں گے جیسا یہ لوگ اس پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے اور ہم ان کو انکی

يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع

سرکشی میں حیران رہنے دیں گے

مشرکین کے دعوے

ان مشرکوں میں سے جب بھی کوئی قسم کھاتا ہے تو بڑا زور لگا کر قسم کھاتا ہے، کہ اگر ہماری فرمائشی نشانی میں سے کوئی نشانی آجائے تو ہم اس پر ضرور ایمان لے آئیں گے،

محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان استہزاء کرنے والوں سے فرما دیجئے، کہ سب نشانیاں حق تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں۔

اور اے ایمان والو! تم کو حقیقت کی کیا خبر، ہمیں خبر ہے جب ان کی فرمائشی نشانی بھی آجائے گی، تب بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور ہم بھی ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے ان کے دلوں اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے، جیسا کہ یہ قرآن کریم پر جو کہ پہلا عظیم الشان معجزہ ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے خبر دینے پر بھی ایمان نہیں لائے، اور ہم ان کو ان کے کفر اور گمراہی میں اندھے سرگرداں رہنے دیں گے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

شان نزول: وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ الخ

ابن جریر نے محمد بن کعب قرظیؒ سے نقل کیا ہے کہ قریش نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی، اور بولے اے محمدؐ بتلایئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس عصا تھا، جس سے وہ پتھر پر مارتے تھے، اور حضرت عیسیٰؑ مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے، اور قوم ثمود کے پاس اونٹنی تھی، لہٰذا آپ بھی ہمارے پاس کوئی نشانی لے کر آیئے، تاکہ ہم آپ کی تصدیق کریں۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کونسی چیز تم پسند کرتے ہو، جسے میں تمہارے پاس لے کر آؤں، وہ بولے اس صفا پہاڑی کو سونے کا کر دیجئے، آپ نے فرمایا اگر میں نے اس کو سونے کا کر دیا، تو تم میری تصدیق کر دو گے، قریش نے کہا، ہاں! خدا کی قسم۔

چنانچہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، آپ کے پاس جبریل امین تشریف لائے، اور عرض کیا کہ اگر آپ چاہیں تو صفا پہاڑی کو سونے کا کر دیں، لیکن انہوں نے اس کے باوجود بھی تصدیق نہیں کی تو ہم ان کو عذاب دیں گے۔

اور اگر آپ چاہیں تو چھوڑ دیں جس کو توبہ کرنا ہو وہ کرے، اس پر حق تعالیٰ نے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ سے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ یَجْھَلُوْنَ تک یہ آیتیں نازل فرمائیں۔



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تفسیر

اِبْنِ عَبَّاسؓ کا پارہ

وَاِذَا سَمِعُوْا

ختم ہوا



کتبہ حسنین فاروقی ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۹۳ھ

مسائل حاضرہ

انجکشن کی اولاد کا شرعی حکم

از نمائندہ فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند





الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں علمائے دین وشرع متین۔

ملک میں ڈاکٹروں نے ایک انجکشن ایجاد کیا ہے اسکا تجربہ اولاً جانوروں پر کیا گیا کہ جانوروں کو انجکشن لگایا گیا اور بغیر نر کی وطی کے صحیح وقت پر بچہ پیدا ہوا بعد اسکے عورتوں پر تجربتہً انجکشن لگایا تو عورتوں کو بھی بغیر وطی مرد کے صحیح وقت پر بچہ پیدا ہوا حکومت ملایا چونکہ مسلمان ہے اسلئے علماء سے فتویٰ طلب کیا ہے کہ یہ فعل جائز ہے یا ناجائز اور یہ بچہ جائز ہے یا ناجائز ہے جو شق بھی جائز یا ناجائز کی ہو مع دلیل شرعی کے جواب دیں) لیکن علماء ملایا ایک ماہ سے زائد گذر گیا صحیح جواب دینے سے قاصر ومتحیر ہیں میرے بھی ایک عزیز جو مولوی اور دیوبندی ہیں ملایا میں ہیں اُن سے بھی فتویٰ طلب ہے اُن کا خط آیا ہے اسلئے حضرت والا کو تکلیف دے رہا ہوں کہ اس فتویٰ کا جو حکم جواز عدم جواز کا ہو مع دلیل شرعی جواب باصواب سے ممنون فرمائیں۔

(محمد ناظر مانی کلاں جونپور۔ ۱۴؍ ستمبر ۱۹۵۱ء)

الجواب ۔ حامداً ومصلیاً

تحقیق تفتیش سے اس انجکشن کے دو مقصد معلوم ہوئے اول توانا اور خوبصورت بچے حاصل کرنا دوم آزادی اور درحقیقت مقصد اول بھی مقصد دوم ہی کا ایک شعبہ ہے دیر سے عورتوں کا مطالبہ ہے کہ ہم کو مردوں کے دوش بدوش کر دیا جائے مردوں کی ایک بڑی تعداد نے اس میں انکی حمایت بھی کی ہے چنانچہ تعلیمی کالجوں، ملازمتی دفتروں، صنعتی فیکٹریوں اور دوسرے بیشمار صیغوں میں عورتوں کا بے روک ٹوک مردوں کی طرح داخلہ شروع ہوگیا۔ الیکشنوں میں اُمیدوار بنکر سامنے آگئیں۔ اور بہت سے مقامات پر اپنے مقابل مردوں کو پچھاڑ دیا۔ بہت سے شعبوں میں ہار جیت کا معیار عورتوں کی ہمدردی قرار پاگئی۔

آگے بڑھکر مردوں کی قید سے آزادی حاصل کی گئی حقوق متعین کر لئے گئے کہ اُن کے ادا ہو جانے کے بعد مردوں کو کسی چیز کی باز پرس کرنے کا اختیار نہیں ۔۔۔۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی نکاح بھی ہے اس میں آزادی حاصل ہوئی کہ عورتوں کا دل چاہے تو نکاح کریں۔ نہ چاہے تو نہ کریں خواہ نابالغہ ہی کیوں نہ ہوں۔ جسکا حاصل یہ نکلا کہ ولی شرعی کی ولایت ختم پھر نکاح کرنے میں بھی آزادی حاصل ہوئی کہ جس سے دل چاہے نکاح کر لیں خواہ مذہب اس کو جائز قرار دے یا ناجائز جس کا حاصل یہ نکلا کہ قرآنی قانون کا باب المحرمات والکفاءۃ ختم، سول میرج بھی اسی آزادی کی ایک لعنت ہے۔

پھر ایک قدم اور بڑھا کہ جب تک دل چاہے قید نکاح میں رہیں، جب دل چاہے علیحدہ ہو جائیں۔ شوہر علیحدگی پر رضامند ہو یا نہو۔ جس کا حاصل یہ نکلا کہ خدائی قانون نے شوہر کو جو طلاق کا اختیار دیا تھا وہ ختم۔

بعض انسان صورت خنزیروں نے اپنی بیویوں کو اپنے احباب کے سامنے کر کے خود رضامندی ظاہر کردی کہ جس سے دل چاہے اپنی خواہش پوری کر لیں جس سے ان کی انسانیت ہی جل کر خاکستر ہوگئی۔

نکاح نہ کرنے یا شوہر سے تعلقات نہ رہنے پر بھی بچے پیدا ہونے شروع ہوتے تو بعض غیرتمند خاندانوں میں روپوشی اور خودکشی وغیرہ کے ناگوار حادثات پیش آئے۔ اس کی روک تھام کے لئے ایسی دوائیں ایجاد ہوئیں جن سے حمل ضائع ہو جائے

مگر اس میں بھی زحمت نظر آئی تو ایسے آلات ایجاد ہوئے کہ استقرار ہی نہ ہونے پائے ..... اس پر ایک شور برپا ہوا، کہ مادہ تولید ضائع ہو جاتا ہے تو اس کو محفوظ کرنے کے لئے مستقل محکمہ بنا چنانچہ مختلف عمر والوں کے مادے جداگانہ بھی مخلوط بھی محفوظ کر کے تجربات شروع ہوئے .... اولاً جانوروں پر آزمائش کی گئی .... پھر حیوانی کی خواہشیں پوری کرنے کے لئے آزادی طلب عورتوں کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کیا گیا۔

آپ کسی عورت کی شادی نہ کرنے پر بھی اولاد پیدا ہو تو وہ بڑی جرأت کے ساتھ کہہ سکتی ہے کہ انجکشن کی اولاد ہے سرکاری دفتروں میں اسکو ابنِ انجکشن لکھا جائے .... یہاں تک بھی معاملہ ڈاکٹروں کے دست تصرف میں رہا عورتوں کی حرّیت پسند بلکہ حرّیت پرست طبائع اس قید کو بھی نہ برداشت کر سکیں تو اب ضابطہ عمل یہ بنا کہ جو عورت جس کا نطفہ پسند کرے خرید لے، اگرچہ مذہب اس کو بیع باطل ہی قرار دے۔ اس ضابطہ عمل کی بدولت ڈاکٹروں کی قید سے بھی چھٹکارہ ہوا۔ خریداری کا معاملہ طرفین کی رضامندی پر ہے بعض جگہ اس کی بھی پابندی نہیں کہ ڈاکٹروں ہی کے تجویز کردہ طریق پر مادہ حاصل اور داخل کیا جائے۔ لہٰذا اس انجکشن کی آڑ میں عام زناکاری کا دروازہ کھل گیا۔ اور عورتوں کے دونوں مقصد حاصل ہو گئے ..... نہ مانع آلاتِ حمل کی ضرورت کہ بیش قیمت مادہ ضائع ہو۔ نہ استقرار کے بعد حمل ضائع کرنے کی ضرورت کہ خواہ مخواہ کی زحمت مول لی جائے نہ والدین یا دیگر غیور اہلِ خاندان کی روپوشی، وطن سے فرار، خودکشی کی ضرورت کیونکہ یہ اولاد لڑکی نے انتہائی عصمت و عفت کے ساتھ انجکشن سے حاصل کی ہے حرامکاری کے قصد سے کبھی کسی غیر مرد کی صورت بھی نہیں دیکھی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نہ نکاح کی کوئی حیثیت نہ شوہر کی متبوعیت نہ عورت کی تابعیت نہ اولاد کے حلالی ہونے کی کوئی شناخت نہ باپ کی اولاد پر شفقت نہ تربیت نہ ولایت نہ اولاد کی باپ کی تعظیم نہ اطاعت نہ خدمت نہ نفقہ نہ وراثت نہ حرمت مصاہرہ کی روک تھام نہ خاندانی معاشرہ نہ تدبیر المنزل کی کوئی صورت۔ غرض انسان اشرف المخلوقات ہو کر زمرۂ حیوانات میں داخل ہو گیا۔

یورپ کے بعض محققین اس کے قائل تھے کہ انسان پہلے جانور تھا ترقی پا کر انسان بنا۔ شعر:۔

ڈارون صاحب حقیقت سے نہایت دور تھے
میں نہ مانوں گا کہ مورث آپ کے لنگور تھے

(اکبر رح)

اب پھر ایسی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں کہ جوہر انسانیت ختم کر کے پھر جانور بن جائے۔ اور ثم رددناہ اسفل سافلین کا ایک نقشہ سامنے آجائے۔ ممکن ہے ان دو مقصدوں کے علاوہ کوئی اور بھی نیک مقصد ہو لیکن جو عمل اتنے مفاسد پر مشتمل ہو اور اس سے احکامِ الٰہیہ اور نصوص شرعیہ کی مخالفت ہوتی ہو خواہ وہ کتنی ہی نیک نیتی سے کیا جائے وہ کسی طرح حدِ جواز میں نہیں آ سکتا۔ واللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد

(مولانا) محمود عفی عنہ۔ مدرسہ
جامع العلوم
کانپور

سات سو برس کی عظیم تالیف

یعنی

ریاض الصالحین (مترجم اردو)

۴۲۳ آیاتِ قرآنی اور ۱۸۹۱ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیش بہا ذخیرہ، جسکو

امام نووی رح شارح مسلم شریف متوفی ۶۷۶ھ نے ریاض الصالحین کے نام سے بڑی تحقیق و جستجو سے مرتب فرمایا ہے

● دُنیا میں سارے صلاح و فلاح اور امن و سکون کی بنیاد کتاب اللہ اور سُنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قائم ہے۔ دُنیا جسقدر ان سے دُور ہوتی جائیگی مصائب و آلام اور فتنہ و فساد میں مبتلا ہوتی جائیگی۔

● یہ مجموعہ احادیث اپنی ترتیب کے لحاظ سے ایسا ہے کہ اسکا مطالعہ موجودہ دور میں سکونِ قلب کی حیثیت رکھتا ہے؛ ● درسِ حدیث کا انداز یہ ہے کہ مصنف رح (۱) سب سے پہلے باب قائم فرماتے ہیں (۲) اس باب کے مطابق آیات قرآنی لاتے ہیں (۳) پھر آیاتِ قرآنی کے مطابق حدیث رسول ص پیش فرماتے ہیں (۴) حل لغات کے ساتھ باب کے آخر میں تشریح بھی فرماتے ہیں، سب سے اہم بات یہ ہے کہ حدیث کو صحاح ستہ کے حوالے سے پیش فرماتے ہیں آپ مطالعہ کرتے وقت محسوس کرینگے کہ پیارے نبی ص کی پیاری باتیں دل میں پیوست ہوتی جارہی ہیں۔ ریاض الصالحین مترجم اردو، ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے جسکو ادارہ دس قسطوں میں شائع کر رہا ہے۔ ہر قسط کا ھدیہ 5/- پانچ روپے۔

اشاعت حدیث کے اس ڈوماہی پروگرام میں حصہ لیجیے۔ خود ممبر بنیے اور دوسرونکو ممبر بنائیے۔ دس قسطیں دو جلدوں میں ساٹھ روپے 60/- محصولڈاک بذمہ ادارہ۔

پتہ

ادارہ درسِ حدیث مسجد قاضی دیوبند (یو پی)

قرآنی مراسلاتی کورس

بذریعہ خط و کتابت

ترجمۂ قرآن سیکھئے

کم وقت، کم خرچ اور کم محنت کیساتھ کامیاب اور آزمودہ اسکیم

ترجمۂ قرآن کیلئے وقت کا سہل ترین اور قابلِ اعتماد طریقہ

● قرآن کریم کے کُل الفاظ اسّی ہزار ہیں لیکن اصلی اور بنیادی لفظ صرف دو ہزار (۲۰۰۰) بنتے ہیں جو بار بار اور مختلف صورتوں میں آنیکی بناء پر اسّی ہزار شمار کئے جاتے ہیں ● قرآن کریم کے ان دو ہزار بنیادی الفاظ میں پانسو وہ ہیں جو اُردو زبان میں بولے اور سمجھے جاتے ہیں ● اوسطاً ہر پارے میں پچاس ساٹھ نئے لفظ آتے ہیں جنکا یاد کرنا کچھ مشکل نہیں ہے ● بلاشبہ روزانہ پندرہ منٹ سے لیکر آدھے گھنٹے تک کا وقت اگر آپ اس کام کیلئے فارغ کرلیں تو انشاء اللہ ایک قلیل مدت میں آپ قرآن کریم کا ترجمہ سمجھنے پر قادر ہوسکتے ہیں ● ہم یہ بات اپنے تجربے کے بعد یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ طریقہ قرآن کریم کا ترجمہ سمجھنے میں آپکا بہترین معاون بن سکتا ہے۔

خط و کتابت کا طریقہ

ابتدائی اسباق اور لٹریچر بذریعہ وی پی مبلغ 5/- روپے طلب فرمایئے اسکے بعد ہر وی پی سہ ماہی مبلغ 5/- روپے ہوگا کُل آٹھ قسطوں میں یہ مفید قرآنی نصاب مکمل ہوجائیگا ● اسطرح آپ بڑی آسانی کیساتھ اپنے بچوں، بچیوں کو قرآن فہمی کی دولت سے بخوبی فیضیاب کرسکیں گے، خود ممبر بنئے اور دوسروں کو ممبر بنا کر یہ اہم قرآنی خدمت انجام دیجئے۔

پتہ

ادارہ درسِ قرآن (شعبۂ قرآنی مراسلاتی کورس) دیوبند (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: اَللّٰھُمَّ عَلِّمْهُ الْکِتَابَ (صحیح بخاری)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! ابن عباس رض کو قرآن کریم (کی تفسیر) کا علم عطا فرما"

تفسیر ابنِ عباس رض

کامل اردو



جلیل القدر صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

امام المفسرین ترجمان القرآن

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مشہور و مقبول تفسیر!

تنویر المقیاس من تفسیر ابن عباس رض کا

سلیس و شگفتہ ترجمہ

مع ترجمہ

لباب النقول فی اسباب النزول از علامہ جلال الدین سیوطی رح (م سنہ ۹۱۱ھ)



ترجمہ قرآن
حکیم الامت حضرت مولانا
اشرف علی تھانوی

ترجمہ تفسیر
مولانا عابد الرحمٰن
صدیقی

ناشر

ادارۂ درس قرآن (رجسٹرڈ) دیوبند۔ یوپی

قرآن شریف کی قدیم ترین اور جامع تفسیر

جس کی صحت پر دنیائے اسلام کے تمام علماء کا اتفاق ہے۔

تنویر المقباس من تفسیر ابن عباسؓ جامع مجد الدین ابوطاہر محمدؐ بن یعقوب شیرازیؒ

مترجم ۔۔۔۔۔۔ حضرت مولانا عابد الرحمٰن صدیقی

تفسیری عنوانات ۔۔۔۔۔۔ مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاط عثمانی فاضل دیوبند

پیشکش مجلس درس قرآن دیوبند

سرپرست:۔ فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند

بانتظام:۔ قاری اخلاق احمد صدیقی ناظم ادارہ درس قرآن دیوبند

معاونین

- مولانا سید عبدالرؤف عالی مرتب معارف المشکوٰۃ۔
- مولانا اظہار احمد قاسمی فاضل دارالعلوم دیوبند
- مولانا وقار احمد قاسمی فاضل دارالعلوم دیوبند
- قاری دلشاد احمد صدیقی

- دو ماہی پروگرام۔ بابت ماہ ۱۹۷۵ء
- ممبران کے لئے محصولڈاک بذمہ ادارہ

ھدیہ فی پارہ چار روپے (۴/-)

مطبوعہ ۔ پریس دیوبند۔

ناشر

ادارہ:۔ درس قرآن رجسٹرڈ دیوبند۔ یوپی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن ۔ قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن



تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پارہ ولو اننا ۸

ناشر

اخلاق احمد صدیقی ناظم ادارہ درس قرآن (رجسٹرڈ)

مسجد قاضی دیوبند۔ یوپی

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى

اور اگر ہم ان کے پاس فرشتوں کو بھیج دیتے اور ان سے مردے باتیں کرنے لگتے اور ہم

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ

تمام موجودات (غیبیہ) کو ان کے پاس ان کی آنکھوں کے روبرو لاکر جمع کر دیتے تب بھی یہ

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ

لوگ ایمان نہ لانے ہاں اگر خدا ہی چاہے تو اور بات ہے لیکن ان میں زیادہ لوگ جہالت کی باتیں کرتے ہیں اور اسی طرح

جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ

ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کئے کچھ آدمی اور کچھ جن جن میں سے

يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ط

بعضے دوسرے بعضوں کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈالدیں

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کر سکتے سو ان لوگوں کو اور جو کچھ یہ افترا پردازی کر رہے ہیں اسکو آپ رہنے دیجئے

یقین نہ کرنے والے

اور اگر ہم ان منکرین کے پاس ان کے مطالبہ کے تحت فرشتوں کو بھیج دیتے اور قبروں سے مردے نکل کر ان سے کہنے لگتے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اور قرآن کریم اس کا کلام ہے، اور تمام چرندوں اور پرندوں کو ان کے روبرو لاکر کھڑا کر دیتے اور جس بات کے یہ منکر ہیں، اس کی حقانیت کی گواہی دیتے، مگر اس کے باوجود بھی یہ لوگ ایمان نہ لاتے، البتہ حق تعالیٰ ہی چاہتا تو خیر۔

اور جیسا کہ ابو جہل اور دوسرے مشرکین آپکے دشمن ہیں، یہ کوئی نئی بات نہیں، بلکہ ہر ایک نبی کے دشمن بہت سے شیاطین پیدا کئے تھے، جن میں سے کچھ آدمی تھے اور کچھ جن، جن میں سے بعضے یعنی ابلیس دوسرے بعض کافروں کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے، تاکہ انسانوں کو دھوکہ میں ڈال دیں، لہٰذا آپ بھی ان استہزار کرنے والوں اور ان کی چکنی چپڑی باتوں کو رہنے دیجئے :

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

اور تاکہ اسکی طرف ان لوگوں کے قلوب مائل ہو جاویں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور تاکہ

وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

اس کو پسند کر لیں اور تاکہ مرتکب ہو جاویں ان امور کے جنکے وہ مرتکب ہوتے تھے تو کیا اللہ کے

اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا

سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں حالانکہ وہ ایسا ہے کہ اس نے ایک کتاب کامل تمہارے

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ

پاس بھیجدی ہے، اس کی حالت یہ ہے کہ اس کے مضامین خوب صاف صاف بیان کئے گئے ہیں اور

رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس بات کو یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ یہ (قرآن) آپکے ربکی طرف سے واقعیت کیساتھ

اعراض کا حکم

تاکہ ان چکنی چپڑی باتوں کی طرف ان لوگوں کے دل مائل ہو جائیں، جو بعث بعد الموت پر ایمان نہیں رکھتے، اور شیاطین سے وہ ان باتوں کو قبول کر لیں اور جو گناہ وہ کما رہے ہیں اس کو یہ بھی حاصل کر لیں۔

جو مقدمۂ رسالت میں اختلاف ہے تو کیا اس میں خدا کے فیصلہ کے علاوہ اور کسی کا فیصلہ تلاش کروں، حالانکہ اس نے تمہارے نبی پر ایک کامل کتاب جو حلال و حرام کو بیان کرنے والی ہے، اور ایک ایک آیت جدا جدا ہے نازل کر دی ہے۔

اور جن حضرات کو ہم نے توریت کا علم دیا ہے، وہ اپنی کتاب میں اس بات کو یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ یہ قرآن کریم آپ کے پروردگار کی طرف سے اوامر و نواہی کے ساتھ نازل کیا گیا ہے، یا یہ کہ بذریعہ جبریل امین آپکے پروردگار کی طرف سے آپ پر قرآن کریم واقعیت کے ساتھ بھیجا گیا ہے، سو آپ اس چیز کا شک نہ کریں کہ یہ اس کی حقانیت کو نہیں جانتے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ

سو آپ شبہ کرنے والوں میں نہ ہوں اور آپ کے رب کا کلام واقعیت اور اعتدال کے اعتبار سے کامل ہے اس کے

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١١٥﴾ وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ

کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں، اور وہ خوب سُن رہے ہیں خوب جان رہے ہیں اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر

فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ

آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں وہ محض بے اصل خیالات پر

إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿١١٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں بالیقین آپ کا رب ان کو خوب

أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١١٧﴾

جانتا ہے جو اس کی راہ سے بے راہ ہو جاتا ہے اور وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اسکی راہ پر چلتے ہیں۔

تبدیلی کے شائبہ سے دور } قرآن کریم اور اوامر و نواہی واقعیت اور اعتدال کے اعتبار سے کامل ہیں، اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کا شائبہ نہیں

یا یہ کہ آپ کے پروردگار کی مدد اس کے اولیاء کے ساتھ ضروری ہے، بایں طور کہ ان کے اقوال میں سچائی اور افعال میں استدلال ہوگا۔ اور اس نصرت خداوندی کو جو اس کے اولیاء کے لئے کوئی تبدیل کرنے والا نہیں، یا یہ کہ آپ کے پروردگار کا دین بندوں سے اس بات کی سچائی کے ساتھ ظاہر ہو گیا ہے، کہ وہ دین الٰہی ہے، اور حق تعالیٰ کی طرف عدل سے یعنی اس کے حکم سے ظاہر ہو گیا، اس کے دین میں کوئی کسی قسم کی تبدیلی کرنے والا نہیں، اور وہ سب کی باتیں سننے والا، اور سب کے افعال سے باخبر ہے۔

رؤساء اہل مکہ جن میں سے ابو الاحوص، مالک بن عوف، بدیل بن ورقاء اور جلیس بن ورقاء ایسے ہیں کہ اگر آپ ان لوگوں کا کہنا مان لیں تو دین الٰہی سے حرم میں بے راہ کر دیں، وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور مسلمانوں سے قیاسی باتیں کرتے ہیں کہ مثلاً تم جو اپنی چھریوں سے جانور ذبح کرتے ہو، اس سے خود تمہارا ذبح کردہ بہتر ہے، حق تعالیٰ راہ سے بے راہ ہو جانے والوں کو اور راہ پر چلنے والوں یعنی اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخوبی جانتا ہے۔

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ

سو جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اس میں سے کھاؤ اگر تم اس کے احکام پر ایمان

بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ

رکھتے ہو اور تم کو کون امر اس کا باعث ہو سکتا ہے کہ تم ایسے جانور میں سے

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ

نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اُن سب جانوروں کی تفصیل

اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

بتلادی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جاوے تو حلال ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ بہت سے

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ

آدمی اپنے غلط خیالات پر بلا کسی سند کے گمراہ کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو خوب جانتا ہے

وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ

اور تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ کو بھی چھوڑ دو بلاشبہ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں ان کو ان کے کئے کی عنقریب

بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ

سزا ملے گی اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ

لیا گیا ہو اور یہ امر بے حکمی ہے اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کو تعلیم کر رہے

اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ

ہیں تاکہ یہ تم سے (بیکار) جدال کریں اور اگر (خدانخواستہ) تم ان لوگوں کی اطاعت

لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع

(عقائد و اعمال میں) کرنے لگو تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ۔

حرام وحلال کی تفصیل } حالانکہ حق تعالیٰ نے ان تمام جانوروں کی تفصیل بتلادی، جن کو تم پر

حرام کیا ہے جیسا کہ مردار خون اور سور کا گوشت وغیرہ مگر مردار کھانے کی بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے
اور ابو الاحوص اور اس کے ساتھی بغیر علم اور حجت کے لوگوں کو مردار کھانے کی دعوت دیتے ہیں، تم ظاہری زنا اور
اجنبیہ کے ساتھ خلوت کو بھی چھوڑ دو، کیونکہ زانیوں کو دنیا میں کوڑے اور آخرت میں ان کے افعال زنا کی وجہ سے
عذاب ملے گا۔

جن جانوروں پر عمداً اللہ کا نام نہ لیا جائے، ان کو بغیر سخت حاجت کے کھانا معصیت اور انکار تنزیل کے
ساتھ ایسے جانوروں کو حلال سمجھنا کفر ہے۔ اور شیاطین اپنے یاروں ابو الاحوص اور اس کے ساتھیوں کو یہ
شبہات تعلیم کر رہے ہیں، تاکہ وہ اکل میتۃ اور شرک وغیرہ میں تم سے جھگڑیں، سو اگر تم نے شرک اور میتۃ کو
غیر اضطراری حالت میں حلال سمجھ لیا، تو یقیناً تم بھی مشرک ہو جاؤ گے

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی فَكُلُوْا الخ امام ابو داؤدؒ و ترمذیؒ نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے کہ کچھ لوگ رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم ان جانوروں کو
کھالیں، جن کو ہم خود ذبح کرتے ہیں، اور ان کو نہ کھائیں، جن کو حق تعالیٰ مار ڈالتا ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی فَكُلُوْا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ الخ سے اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ تک۔

ابو داؤد اور حاکم وغیرہ نے فرمان الٰہی وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ الخ کے بارے میں ابن عباس رضؓ سے یہ نقل
کیا ہے، کہ شیاطین یہ وساوس پیدا کرتے تھے، کہ جو حق تعالیٰ ذبح کر دے، اسے مت کھاؤ، اور جو تم ذبح کرو اس کو
کھالو، تب یہ آیت نازل ہوئی۔

امام طبرانی وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب یہ آیت وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ الخ نازل ہوئی، تو فارس والوں نے قریش کے پاس کہلا بھیجا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ کرو اور کہو
کہ جس جانور کو تم چھری سے ذبح کرو وہ تو حلال ہے، اور جس کو اللہ تعالیٰ سونے کے چاقو سے ذبح کرے یعنی مردار وہ حرام
ہے، تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی، وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ، شیاطین فارس والے ہیں، اور
ان کے اولیاء قریش ہیں ؛

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ

ایسا شخص جو کہ پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ بنا دیا اور ہم نے

فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ط

اس کو ایک ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے کیا ایسا شخص اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے

كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ

جسکی حالت یہ ہو کہ وہ تاریکیوں میں سے ان سے نکلنے ہی نہیں پاتا اسی طرح کافروں کو ان کے اعمال مستحسن معلوم ہوا کرتے ہیں

جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ط

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں وہاں کے رئیسوں ہی کو جرائم کا مرتکب بنایا تاکہ وہ لوگ وہاں شرارتیں کیا کریں اور وہ

وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

لوگ اپنے ہی ساتھ شرارت کر رہے ہیں اور ان کو ذرا خبر نہیں

مؤمن و کافر میں کھلا فرق

یہ آیت عمار بن یاسر رضؓ اور ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی ہے یعنی حضرت عمار پہلے کافر تھے، پھر ہم نے ان کو ایمان کی بدولت عزت عطا کی، اور ہم نے ان کو ایسی معرفت عطا فرمائی، جس کی بدولت وہ لوگوں میں چلتے پھرتے ہیں، یا یہ کہ ہم ان کو پل صراط پر نور عطا فرمائیں گے، جس کی وجہ سے وہ لوگوں کے درمیان سے اس پر سے گزر جائیں گے۔ تو کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے، جو دنیا میں کفر کی تاریکیوں میں گرفتار ہے، اور قیامت کے دن جہنم کے اندھیروں میں پڑا ہوگا، وہ ابوجہل ہے، اور دنیا میں کفر کی تاریکیوں اور جہنم کے اندھیروں سے وہ نکلنے ہی نہیں پاتا، جیسا کہ ابوجہل کو اپنے اعمال و کردار اچھے معلوم ہوتے ہیں، اسی طرح تمام کفار کو اپنے اعمال مستحسن معلوم ہوا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اہل مکہ میں ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو استہزاء کرنے والا بنایا ہے، اسی طرح ہم ہر بستی میں ان کے سرداروں اور مالداروں کو اولاً مجرم بناتے ہیں، تاکہ وہ وہاں معاصی اور فساد برپا کریں، یا یہ کہ وہ انبیاء کرام کی تکذیب کریں اور جو کچھ وہ معاصی اور فساد برپا کرتے ہیں، اس کا وبال ان ہی کی جانوں پر پڑتا ہے:

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمان الٰہی اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا الخ۔ ابوالشیخ نے ابن عباس رضؓ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا یعنی ہے، کہ یہ آیت حضرت عمر فاروق رضؓ اور ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ نیز ابن جریر نے ضحاک سے اسی طرح نقل کیا ہے

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ

اور جب ان کو کوئی آیت پہنچتی ہے تو یوں کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لاویں گے جب تک کہ ہم کو بھی ایسی ہی چیز

اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ ط اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ط

نہ دی جاوے جو اللہ کے رسولوں کو دی جاتی ہے اس موقع کو تو خدا ہی خوب جانتا ہے جہاں اپنا پیغام بھیجتا ہے

وقف لازم

وقف منزل

سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ وَعَذَابٌ

عنقریب اُن لوگوں کو جنہوں نے یہ جرم کیا ہے خدا کے پاس پہنچکر ذلت پہنچے گی اور سزائے سخت

شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ﴿۱۲۴﴾

ان کی شرارتوں کے مقابلہ میں

ذلیل و رسوا ہونیوالے } اور جب وقت ولید بن مغیرہ، عبد یا لیل، ابی مسعود ثقفی کے پاس کوئی آسمانی نشانی ان کے افعال کی خبر دہی کے لئے پہنچتی ہے، تو وہ کہتے ہیں ہم اس نشانی پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے، تاوقتیکہ جیسا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کتاب دی گئی ہے ہمیں بھی کتاب نہ دی جائے، اس موقع کو تو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے، جہاں بذریعہ جبریل امین رسالت بھیجتا ہے عنقریب یہ مشرکین یعنی ولید اور اس کے ساتھی تکذیب رسل کی وجہ سے ذلیل و رسوا ہوں گے ؟

فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ج

سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستہ پر ڈالنا چاہتے ہیں اس کے سینہ کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتے ہیں

وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا

اور جس کو بے راہ رکھنا چاہتے ہیں اس کے سینہ کو تنگ بہت تنگ کر دیتے ہیں جیسے

يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ط كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ

کوئی آسمان میں چڑھتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لانے والوں پر پھٹکار ڈالتا ہے

عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۲۵﴾ وَهَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ط

اور یہی تیرے رب کا سیدھا رستہ ہے

قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ﴿۱۲۶﴾

ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں کے واسطے ان آیتوں کو صاف صاف بیان کر دیا

فضلِ ربّ کی علامت } جس شخص کو حق تعالیٰ اپنے دین کی دولت عطا کرنا چاہتے ہیں تو اسکا سینہ

قبول اسلام کے لئے کشادہ کردیتے ہیں تاکہ وہ اسلام قبول کرلے۔ اور جس کو گمراہ کافر ہی رکھنا چاہتے ہیں، تو اس کے سینہ کو تنگ اور بہت ہی تنگ کردیتے ہیں، کہ اس کے دل میں نفوذ اور مجاز کے اعتبار سے بھی نور ایمانی کا کوئی شائبہ نہیں رہتا، جیسا کہ کسی کو آسمان پر چڑھنے کے لئے مجبور کیا جائے، اسی طرح اس شخص کا سینہ اسلام کی طرف راہنمائی نہیں کرتا، اسی طرح حق تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں میں جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لاتے، تکذیب ڈال دیتا ہے۔ پھر اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو ان کو عذاب دیتا ہے۔ اور یہ آپ کے پروردگار کا فیصلہ عدل والا ہے، یا یہ کہ یہی آپ کے پروردگار کا صحیح راستہ اسلام ہے، یا یہ کہ یہی آپ کے رب کا صحیح اور سیدھا دین ہے، جس کو وہ پسند کرتا ہے یعنی دین اسلام۔

ہم نے بذریعہ قرآن کریم اوامر و نواہی اور اہانت و کرامت کو ایسے لوگوں کے لئے بیان کردیا ہے، جو نصیحت حاصل کرکے ایمان لائیں، کہا گیا ہے فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ الخ یہ آیت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوجہل کے موازنہ میں نازل ہوئی ہے، یا یہ کہ حضرت عمار بن یاسر رضؓ اور ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی ۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا

ان لوگوں کے واسطے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ج يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ

انکے اعمال کی وجہ سے اور جس روز اللہ تعالیٰ تمام خلائق کو جمع کریں گے اے جماعت جنات کی تم نے

قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ج وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ

انسانوں (کے گمراہ کرنے) میں بڑا حصہ لیا اور جو انسان انکے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے

رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ

وہ (اقراراً) کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم میں ایک نے دوسرے سے فائدہ حاصل کیا تھا

اَجَّلْتَ لَنَا ط قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ط

اور ہم اپنی اس معین میعاد تک آپہنچے جو آپ نے ہمارے لئے معین فرمائی (یعنی قیامت) اللہ تعالیٰ

اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ

(سب کفار جن وانس سے) فرمائینگے تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہوگے ہاں اگر خدا ہی کو منظور ہو تو دوسری بات ہے

بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٢٩﴾ ع

بیشک آپ کا رب بڑی حکمت والا اور بڑا علم والا ہے اور اسی طرح بعض کفار کو بعض کے قریب رکھیں گے انکے اعمال کے سبب

سلامتی وسکون کا گھر

اور ان مومنین کے لئے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے سلام حق تعالیٰ کا نام ہے اور گھر سے مراد جنت ہے۔ اور یہ حضرات دنیا میں جو نیکیاں کیا کرتے تھے، اس کے صلہ میں حق تعالیٰ ان کو ثواب اور اعزاز عطا فرماتے گا، یعنی تمام جن وانس کو جمع کر کے جنات سے کہیں گے، کہ تم نے بہت سے انسانوں کو گمراہ کیا ہے اور جنات سے تعلق رکھنے والے لوگ جو کہ بڑے جنوں سے جب کسی وادی میں اترتے تھے، یا کسی مقام پر شکار کھیلتے تھے، وہاں کے سرکش جنوں سے پناہ چاہتے تھے، جس سے وہ امن کے ساتھ وہ اپنا کام کر لیتے تھے، کہیں گے ہمارے پروردگار ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کیا تھا، اور ہم کو موت آ پہنچی۔

انسانوں کا نفع تو جنات سے مطمئن ہونا اور جنات کا نفع ان کی قوم پر شرافت و بزرگی کا حاصل ہونا ہے۔

حق تعالیٰ ان سے فرمائیگا اے گروہ جن وانس تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے، جس میں ہمیشہ رہوگے۔ آپ کا پروردگار حکیم ہے کہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے کا فیصلہ فرمایا، اور ان لوگوں کی سزا سے بخوبی واقف ہے۔

اور اسی طرح ہم مشرکین کو دنیا و آخرت میں بعض کو بعض کے قریب رکھیں گے، ان کے اعمال و اقوال شرکیہ کی وجہ سے یا یہ کہ ان مشرکوں میں سے ایک کو ایک پر غلبہ دیں گے۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ

اے جماعت جنات اور انسان کی کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آتے تھے جو تم سے میرے احکام بیان کیا کرتے

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا

تھے اور تم کو اس آج کے دن کی خبر دیا کرتے تھے وہ سب عرض کریں گے کہ ہم اپنے اوپر جرم کا

شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا

اقرار کرتے ہیں اور ان کو دنیوی زندگانی نے بھول میں ڈال رکھا ہے اور یہ لوگ مقر ہوں گے کہ

عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿١٣٠﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ

وہ کافر تھے یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کا رب کسی بستی والوں کو کفر کے سبب

يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

ایسی حالت میں ہلاک نہیں کرتا کہ اس بستی کے رہنے والے بے خبر ہوں

بعثتِ انبیاء تم لوگوں کے پاس کیا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء گرام نہیں آئے، اور جنات کے پاس بالخصوص وہ نوحضرات نہیں آئے جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، اور پھر اپنی قوم کو عذاب الٰہی سے ڈرانے کے لئے آگئے تھے، اور یہ بھی کہا گیا کہ جنات کی طرف بھی ایک نبی یوسف عہ بھیجے گئے ہیں، جو تم کو پڑھکر میرے اوامر و نواہی سناتے تھے، اور اس دن کے عذاب سے تم کو ڈراتے تھے، جن وانس جواب دیں گے بیشک ان حضرات نے آپ کے احکامات پہنچا دیئے۔ مگر ہم نے ان کا انکار کیا، اور ان کو دنیاوی سازو سامان نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے، اور یہ لوگ آخرت میں مقر ہوں گے کہ دنیا میں وہ کافر تھے۔

اور یہ رسولوں کے بھیجنے کا سلسلہ اس وجہ سے کہ آپ کا پروردگار کسی بستی والوں کو شرک و گناہ اور ظلم کی بناء پر اس حالت میں ہلاک نہیں کرتا کہ وہ اوامر و نواہی اور تبلیغ رسل سے بے خبر ہوں ؛

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا

اور ہر ایک کے لئے درجے ملیں گے ان کے اعمال کے سبب اور آپ کا رب انکے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

اعمال سے بے خبر نہیں ہے اور آپ کا رب بالکل غنی ہے رحمت والا ہے اگر وہ

وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ

چاہے تو تم سب کو اٹھا لیوے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہاری جگہ آباد کرے جیسا تم کو ایک

قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ

دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ بیشک آنیوالی چیز ہے اور

بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

تم عاجز نہیں کر سکتے

کیے کا پھل ملے گا

جن وانس میں سے ہر ایک مؤمن کو ان کے اعمال خیر کی وجہ سے جنت میں درجات ملیں گے۔ اور کافروں کو ان کی برائیوں کے باعث سزائیں دی جائیں گی، اور خیر و شر سے آپ کا پروردگار غافل نہیں، یا یہ کہ جو معاصی کرتے ہیں، اس پر سزا اور گرفت کو وہ چھوڑنے والا نہیں۔

آپ کا پروردگار ان کے ایمان سے غنی ہے، اور جو ایمان لائے اس سے عذاب کو مؤخر کر کے رحمت فرماتا ہے مکہ والو! اگر وہ چاہے تو تم سب کو ہلاک کر دے، اور تمہارے بعد دوسری قوم کو آباد کر دے، عذاب یقیناً آنے والا ہے، اس سے تم چوک کر کہیں نہیں جا سکتے، جہاں بھی تم ہو گے وہ تمہیں پکڑ لے گا۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ

آپ یہ فرما دیجئے کہ اے میری قوم تم اپنی حالت پر عمل کرتے رہو میں بھی عمل کر رہا ہوں سو

تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

اب جلدی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ اس عالم کا انجام کار کس کے لئے نافع ہوگا یہ یقینی بات ہے کہ حق تلفی

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ

کرنیوالوں کو کبھی فلاح نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیتی اور مواشی پیدا کئے ہیں ان لوگوں نے ان میں سے کچھ

وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا

حصہ اللہ کا مقرر کیا اور بزعم خود کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا ہے اور یہ ہمارے معبودوں کا ہے

لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ

پھر جو چیز ان کے معبودوں کی ہوتی ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں پہنچتی

وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا

اور جو چیزیں اللہ کی ہوتی ہیں وہ ان کے معبودوں کی طرف پہنچ جاتی ہیں انہوں نے کیا

يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

بری تجویز نکال رکھی ہے اور اسی طرح بہت سے مشرکین کے خیال میں ان کے معبودوں نے

قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا

اپنی اولاد کے قتل کرنے کو مستحسن بنا رکھا ہے تاکہ وہ

عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ط

ان کو برباد کریں اور تاکہ ان کے طریقہ کو مخبوط کر دیں

شیطان کے حربے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ مکہ کے کافروں سے فرما دیجیے کہ تم اپنے گھروں میں اپنے دین پر رہ کر میری ہلاکت کی تدابیر کرتے رہو، میں بھی عمل کر رہا ہوں، عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ جنت کس کو ملے گی، مشرک تو عذاب الٰہی سے کسی بھی صورت میں نجات نہیں پا سکتے۔

ان اونٹ گائے اور کھیتی میں سے ان لوگوں نے کچھ حصہ اللہ کے نام کا اور کچھ حصہ اپنے بتوں کے نام کا مقرر کیا ہے، پھر جو چیز ان کے بتوں کی ہوتی ہے، وہ اس حصہ کی طرف نہیں پہنچتی، جو ان کے زعم میں اللہ کا ہے، اور جو اللہ کا حصہ ہوتا ہے، وہ ان کے معبودوں کی طرف پہنچ جاتا ہے، اپنے لیے انہوں نے کیا ہی بدترین تجویز نکال رکھی ہے جیسا کہ ان کے قول و فعل کو مستحسن بنا رکھا ہے، اسی طرح شیاطین نے ان کی لڑکیوں کے قتل کرنے کو مستحسن بنا دیا ہے، تاکہ وہ ان کو برباد کرے، اور ان پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کے دین کو مخلوط کر دے۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو یہ ایسا کام نہ کرتے تو آپ انکو اور جو کچھ یہ غلط باتیں بنا

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ

رہے ہیں یوں ہی رہنے دیجیے اور وہ اپنے خیال (باطل) پر یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ (مخصوص) مواشی ہیں اور (مخصوص)

اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا

کھیت ہیں جن کا استعمال ہر شخص کو جائز نہیں ان کو کوئی نہیں کھا سکتا سوا ان کے جن کو ہم چاہیں اور کہتے ہیں کہ یہ

وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً

(مخصوص) مواشی ہیں جن پر سواری یا بار برداری حرام کر دی گئی ہے اور (مخصوص) مواشی ہیں جن پر یہ لوگ اللہ کا نام نہیں لیتے

عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

(سب باتیں) محض اللہ پر افتراء باندھنے کے طور پر (کہتے ہیں) ابھی اللہ تعالیٰ انکو انکے افتراء کی سزا دیئے دیتا ہے۔

خودساختہ اصول

اور اگر حق تعالیٰ چاہتا تو ان کو اپنا یہ طریقہ مستحسن نہ معلوم ہوتا، اور نہ اس طرح یہ اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے، آپ ان کو اور جو کچھ غلط باتیں بناتے ہیں، کہ معاذ اللہ حق تعالیٰ نے لڑکیوں کے دفن کرنے کا حکم دیا ہے، یوں ہی رہنے دیجیے، اور یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مخصوص مواشی مثلاً بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کو ان کا گوشت عورتوں کو کھانا حرام ہے، ان کو صرف مرد ہی کھا سکتے ہیں، اور ان کے زعم میں حام پر سواری حرام، اور بحیرہ پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا، نہ باربرداری کرتے وقت، اور نہ سوار ہوتے وقت، یہ انہوں نے حق تعالیٰ پر افتراء پردازی کر رکھی ہے، کہ اس نے ہمیں ان باتوں کا حکم دیا ہے۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا

اور وہ (یوں بھی) کہتے ہیں کہ جو چیز ان مواشی کے پیٹ میں (سے نکلتی) ہے وہ خالص ہمارے مردوں کیلئے

وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ

ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ اور اگر وہ (پیٹ کا نکلا ہوا بچہ) مردہ ہے تو اس (سے منتفع ہونے کے جواز) میں

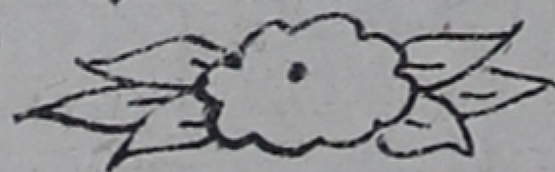
شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾

(مرد و عورت) سب برابر ہیں ابھی اللہ تعالیٰ ان کو ان کی غلط بیانی کی سزا دیئے دیتا ہے بلاشبہ وہ حکمت والا ہی وہ بڑا علم والا ہے

لغویات سے باخبر

اور کہتے ہیں کہ بحیرہ، اور وصیلہ کے پیٹ میں سے جو کچھ نکلے وہ صرف مردوں کے لیے حلال ہے اور عورتوں پر حرام ہے۔

اور اگر وہ بچہ مردہ جنے، یا جننے کے بعد مر جائے، تو پھر اس کے کھانے میں مرد و عورت سب شریک ہیں، عنقریب حق تعالیٰ ان کو ان کی تجویز کی سزا دیتا ہے، یا یہ کہ عمرو بن لحی نے جو تجویز ان کے لیے کی ہے، اس کو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دوزخ میں دیکھا کہ لکڑیوں کا اپنے پیچھے ایک گٹھا لادے ہوئے گھسیٹ رہا ہے، یہ ان کے سامنے یہ تجاویز پیش کیا کرتا تھا، حق تعالیٰ حکیم ہے، اس نے تمہارے لیے حلال کو حلال کیا ہے، اور ان لغویات سے وہ باخبر ہے۔



قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوٓا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ

واقعی خرابی میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو محض براہ حماقت بلا کسی سند کے قتل

وَّحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ

کر ڈالا اور جو (حلال) چیزیں ان کو اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے کو دی تھیں ان کو حرام کر لیا محض اللہ پر افتراء

ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٤٠﴾ ع

باندھنے کے طور پر بیشک یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے اور کبھی راہ پر چلنے والے نہیں ہوئے۔

ٹوٹے میں رہنے والے } وہ لوگ خرابی میں پڑ گئے، جنہوں نے اپنی لڑکیوں کو براہ حماقت بلا کسی سند کے زندہ دفن کر ڈالا، یہ آیت ربیعہ و مضر وعرب کے بڑے قبیلوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ اپنی لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے، مگر بنی کنانہ والے یہ بدتمیزی نہیں کرتے تھے۔

اور جن جانوروں اور کھیتوں کو حق تعالیٰ نے ان پر حلال کیا تھا، انہوں نے اپنی عورتوں پر ان کو حرام کر دیا، محض اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھنے کے طور پر اپنی باتوں سے گمراہی میں پڑ گئے، اور ان باتوں کی وجہ سے کبھی راہ پر چلنے والے نہیں ہوئے:

وَهُوَ الَّذِيٓ أَنْشَأَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوشٰتٍ

اور وہی (اللہ پاک) ہے جس نے باغات پیدا کئے وہ بھی جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں (جیسے انگور)

وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ

اور وہ بھی جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانے کی چیزیں مختلف طور کی

وَالرُّمَّانَ مُتَشٰبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشٰبِهٍ ؕ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهٖٓ

ہوتی ہیں اور زیتون کو اور انار جو (انار انار) باہم (اور زیتون باہم) ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور کبھی ایک

إِذَآ أَثْمَرَ وَاٰتُوا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ؕ

دوسرے کے مشابہ نہیں بھی ہوتے ان سب کی پیداوار کھاؤ جب وہ نکل آئے اور اسمیں جو حق (شرع سے) واجب ہے وہ اسکے

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾ وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً

کاٹنے (توڑنے) کے دن (مسکینوں کو) دیا کرو اور حد سے مت گذرو یقیناً وہ حد سے گذرنے والوں کو ناپسند

وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ

کرتے ہیں اور مواشی میں اونچے قد کے اور چھوٹے قد کے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے کھاؤ اور شیطان کے قدم

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿١٤٢﴾

بقدم مت چلو۔ بلاشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

قدرت کی کاریگری

جس نے باغات پیدا کئے وہ بھی جو بغیر تنوں کے ٹیٹوں پر پھیلائے جاتے ہیں، جیسا کہ انگور وغیرہ، اور وہ بھی جو خود تنوں پر کھڑے ہوتے ہیں یا یہ کہ ایسے باغات پیدا کئے، جن کو زمین میں گاڑا جاتا ہے، اور جن کو زمین میں نہیں گاڑا جاتا، جن میں کھانے کی چیزیں مٹھاس اور کھٹاس کے اعتبار سے مختلف طور کی ہوتی ہیں۔

اور زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے، جو رنگت اور منظر میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں، اور مزے میں مختلف ہوتے ہیں۔

کھجور کے پھل جب پک جائیں تو اسے کھاؤ، اور اس کے ناپنے کے دن جو حقِ شرع ہو یا یہ کہ کاٹنے کے دن حقِ شرع کو ادا کرو، اور حق تعالیٰ کی نافرمانی میں مت خرچ کرو، اور اپنے اموال کو اطاعتِ خداوندی سے مت روکو، یا یہ کہ بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، اور حام کو حرام مت سمجھو، جو حق تعالیٰ کی نافرمانی میں اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں، یا یہ کہ جو مشرک ہیں، ان کو حق تعالیٰ پسند نہیں کرتا، کہا گیا ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس کے بارے میں نازل ہوئی، انہوں نے اپنے ہاتھ سے پانچسو کھجوروں کے درخت لگائے تھے، اور سب کو تقسیم کر دیا، اور اپنے گھر والوں کے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑا، اور اس نے کچھ ایسے مواشی پیدا کئے جن سے باربرداری کا کام نکالا جاتا ہے، جیسے اونٹ اور بیل اور کچھ مواشی ایسے پیدا کئے جو باربرداری کے کام نہیں آتے جیسے بکری وغیرہ، سو کھیتی اور مواشی میں سے کھاؤ اور شیطانی وساوس سے کھیتی اور مواشی کو اپنے اوپر مت حرام کرو، وہ تمہارا صریح دشمن ہے، کھیتی اور مواشی کے حرام کرنے کی تم کو ترغیب کرتا ہے۔

لباب النقول فی اسباب النزول

فرمانِ الٰہی وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا الخ ابن جریر نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ لوگ زکوٰۃ کے علاوہ کچھ دیا کرتے تھے، اور پھر اس میں اسراف کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی

نیز ابن جریج رحہ سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس بن شماس کے بارے میں نازل ہوئی، وہ کھجوروں کا تین شام تک لوگوں کو کھلاتے رہے، تا آنکہ کچھ نہ باقی چھوڑا :

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ

(اور یہ مواشی) آٹھ نر و مادہ (پیدا کئے) یعنی بھیڑ (اور دُنبہ) میں دو قسم (نر و مادہ) اور بکری میں دو قسم

قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ

(نر و مادہ) آپ (ان سے) کہیئے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کہا ہے یا دونوں مادہ کو یا اس (بچہ) کو

اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِىْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

جس کو دونوں مادہ (اپنے) پیٹ میں لئے ہوتے ہیں تم مجھ کو کسی دلیل سے تو بتلاؤ اگر تم سچے ہو اور

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ

اونٹ میں دو قسم اور گائے (بھینس) میں دو قسم آپ کہیئے کہ کیا اللہ تعالیٰ

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

نے ان دونوں نروں کو حرام کہا ہے یا دونوں مادہ کو یا اس (بچہ) کو جس کو دونوں مادہ (اپنے) پیٹ میں لئے ہوئے

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ

ہوں کیا تم (اس وقت) حاضر تھے جس وقت اللہ تعالیٰ نے تم کو اس (تحریم و تحلیل) کا حکم دیا

مصلحت شناس ذاتؐ

اور یہ جانور جن میں تم تحریم و تحلیل کر رہے ہو، آٹھ نر و مادہ پیدا کئے۔ بھیڑ اور دنبہ میں دو قسم ایک نر دوسری مادہ اور اسی طرح بکری میں دو قسم نر و مادہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ مالک سے کہیئے کہ یہ تو بتلاؤ بحیرہ اور وصیلہ کو حرام کیا ہے تو نروں کے پانی کی وجہ سے ان کو حرام کیا ہے، یا دونوں مادہ کی وجہ سے یا اس بچہ پر دونوں مادہ کے اجتماع کی وجہ سے اسے حرام کیا ہے، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ حق تعالیٰ نے ان کو حرام کیا ہے تو مجھے کسی دلیل سے تو بتلاؤ۔

اور اسی طرح اونٹ میں دو قسم نر و مادہ اور گائے میں دو قسم نر و مادہ پیدا کئے، آپ مالک سے دریافت کیجیئے کہ بحیرہ اور وصیلہ کی حرمت دو نروں کے پانی کی وجہ سے ہوئی ہے یا دو مادہ کی بناء پر یا جس بچہ پر دونوں دہ کا

اجماع ہو گیا ہے۔

اور ایک توجیہ یہ ہے کہ کیا اس کی حرمت اس وجہ سے ہے کہ یہ نر کا بچہ ہے، یا اس وجہ سے کہ مادہ کا بچہ ہے، کیا تم اس وقت حاضر تھے کہ بقول تمہارے جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس تحریم و تحلیل کا حکم دیا۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ

تو اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر بلا دلیل جھوٹ تہمت لگائے تاکہ لوگوں کو

النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (۱۴۴)

گمراہ کرے یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو (جنت) کا راستہ (آخرت میں) نہ دکھلاویں گے

مسلمہ بات اس شخص سے زیادہ دلیر اور ظالم کون ہوگا جو لوگوں کو اطاعت خداوندی سے بے راہ کرنے کے لئے حق تعالیٰ پر افترا پردازی کرتا ہے، یقیناً حق تعالیٰ مشرکین کو اپنے دین اور حجت کی راہنمائی نہیں کرتے، یعنی مالک بن عوف یہ سنکر وہ خاموش ہوگیا اور سمجھ گیا۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ

آپ کہہ دیجئے کہ جو احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام غذا پاتا

اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ

نہیں کسی کھانے والے کیلئے جو اس کو کھاوے مگر یہ کہ وہ مردار (جانور) ہو یا یہ کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا

فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

گوشت ہو کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو (جانور) شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۴۵)

ہو پھر جو شخص بیتاب ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو (قدر ضرورت سے) تو واقعی آپکا رب غفور رحیم ہے۔

مضطر کا حکم اس کے بعد مالک بن عوف بولا، کہ آپ ہی بتایئے پھر ہمارے آباؤ اجداد نے ان کو کیوں حرام کیا ہے، اور آپ کی بات کو میں سنتا ہوں، تو حق تعالیٰ نے فرمایا

آپ فرما دیجئے کہ میں قرآن کریم میں تو کسی کھانے والے کے لئے کوئی حرام غذا نہیں پاتا، البتہ مردار کا گوشت اور بہتا ہوا خون وغیرہ یہ بالکل حرام ہیں یا جو جانور وغیرہ شرک کا ذریعہ ہو کہ بقصد تقرب عمداً غیر اللہ کے نام زد کیا گیا ہو۔

پھر بھی جو شخص مردار کے کھانے کے لئے بھوک سے بیتاب ہو جائے، اور طالب لذت نہ ہو، اور بغیر سخت ضرورت کے مردار کے گوشت کو حلال نہ سمجھتا ہو، اور نہ قاطع طریق ہو اور نہ جان کر بغیر سخت حاجت کے مردار کا گوشت کھانا چاہتا ہو، تو ان سخت مجبوریوں میں وہ سیر ہو کر کھائے گا تو حق تعالیٰ غفور ہے، اور بقدر حاجت کھائے گا تو وہ رحیم، باقی ایسی سخت ——— مجبوری میں بھی سیر ہو کر نہ کھانا چاہیے اور اگر کھائے گا تو حق تعالیٰ معاف فرمائے گا۔

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ

اور یہود پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے اور گائے اور بکری (کے اجزاء)

وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا

میں سے ان دونوں کی چربیاں ان پر ہم نے حرام کر دی تھیں مگر وہ جو ان کی پشت پر

أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم

یا انتڑیوں میں لگی ہو یا جو ہڈی سے لگی ہو ان کی شرارت کے سبب ہم نے ان کو یہ

بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿١٤٦﴾ فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل

سزا دی تھی اور ہم یقیناً سچے ہیں پھر اگر یہ آپ کو کاذب کہیں تو آپ فرما دیجئے

رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ

کہ تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٧﴾

مجرم لوگوں سے نہ ٹلے گا

یہود کے لئے خاص احکام } اور یہود پر تمام شکاری پرندے اور درندے حرام کر دیئے تھے،

یا یہ کہ تمام ناخن والے جانور حرام کردیئے تھے، جیسا کہ اونٹ، بطخ، مرغابی، خرگوش وغیرہ۔ اور گائے، بکری کی چربی ان پر حرام کردی تھی، بجز اس چربی کے جو ان کی پشت پر یا انتڑیوں پر ہو، یا ہڈی سے لگی ہو، وہ ان پر حلال تھی ان کے گناہوں کی وجہ سے بطور سزا کے ہم نے ان پر یہ حرام کردی تھی۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحریم و تحلیل کے متعلق جو کچھ آپ نے ان سے بیان کیا ہے، اگر آپ کی وہ تکذیب کریں تو فرمادیجئے کہ تمہارا رب رحمت والا ہے، نیک و بد سے عذاب کو مؤخر کرتا ہے، باقی اس کا عذاب مشرکوں سے نہیں ٹلے گا۔

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا

یہ مشرک یوں کہتے کو ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو نہ ہم شرک کرتے

آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ

اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کہہ سکتے۔ اسی طرح جو (کافر) لوگ ان سے

مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ

پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی (رسولوں کی) تکذیب کی تھی یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا

مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ

آپ کہیئے کہ کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو اس کو ہمارے روبرو ظاہر کرو تم لوگ محض خیالی باتوں پر چلتے ہو

وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ

اور تم بالکل اٹکل سے باتیں بناتے ہو آپ کہیئے کہ بس پوری حجت اللہ

الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ

ہی کی رہی پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ پر لے آتا آپ کہیئے کہ

هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ

اپنے گواہوں کو لاؤ جو اس بات پر (باقاعدہ) شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان (مذکورہ)

هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا

چیزوں کو حرام کر دیا ہے پھر اگر وہ گواہی دیدیں تو آپ اس شہادت کی سماعت نہ فرمایئے اور (اے مخاطب)

تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ

ایسے لوگوں کے باطل خیالات کا اتباع مت کرنا جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اور جو آخرت پر

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ع

ایمان نہیں رکھتے اور وہ اپنے رب کے برابر دوسروں کو ٹھہراتے ہیں

ع ۵

بلا دلیل دعویٰ } یہ تو اس بات کے مدعی ہیں کہ کھیتی اور مواشی کی حرمت کا ہمیں حکم دیا گیا، اور ہم پر یہ چیزیں حرام کی گئی ہیں، جیساکہ آپ کی قوم نے آپ کی تکذیب کی، اسی طرح اور رسولوں کی تکذیب کی گئی، تاآنکہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا، اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرمایئے، کہ اس تحریم کے تم جو دعویدار ہو اس پر کوئی دلیل ہو تو ہمارے سامنے ظاہر کرو، تم لوگ، تو کھیتی اور مواشی کی حرمت میں محض خیالی باتوں پر چلتے ہو، اور تم جھوٹ ہی بکتے ہو،

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرما دیجیے کہ اگر تمہارے پاس تمہارے دعوے کے لیے کوئی دلیل نہیں تو پھر پوری اور معتمد حجت اللہ ہی کی رہی - آپ فرمایئے کہ اپنے دعوے کے ثبوت کے لئے گواہ لاؤ سو اگر وہ ان چیزوں کی حرمت پر جھوٹی گواہی دیں، تو آپ اس کی سماعت نہ فرمایئے، اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ اپنے رب کے ساتھ بتوں کو شریک ٹھہراتے ہیں ؛

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا

آپ (ان سے) کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمایا ہے وہ یہ کہ (۱)

بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ (۲) اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو (۳) اور اپنی اولاد کو افلاس کے

مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ

سبب قتل مت کیا کرو ہم ان کو اور تم کو رزق (مقدر) دیں گے (۴) اور بیحیائی کے جتنے طریقے ہیں انکے پاس بھی مت جاؤ

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ج

خواہ وہ علانیہ ہو اور خواہ پوشیدہ ہو

قرآنی احکام

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ مالک بن عوف اور اس کے ساتھیوں سے فرمایئے آؤ میں تم کو وہ کتاب پڑھ کر سناؤں جو مجھ پر نازل کی گئی ہے، جس میں حرام چیزوں کا ذکر ہے، ان میں سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے ساتھ بتوں میں سے کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، اور والدین کے ساتھ احسان کرو، اور فاقہ اور ذلت کے خوف سے اپنی لڑکیوں کو مت مارو، ہم تمہاری اور تمہاری اولاد کے بھی رازق ہیں، اور زنا اور کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت مت کرو۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ذٰلِكُمْ

(۵) اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو مگر حق پر اس کا تم کو

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۱۵۱) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ

تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو (۶) اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے

اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ج وَاَوْفُوا الْكَيْلَ

طریقہ سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاوے (۷) اور ناپ اور

وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ج لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ج

تول پوری پوری کیا کرو انصاف کے ساتھ ہم کسی شخص کو اس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ج وَبِعَهْدِ اللّٰهِ

(۸) اور جب تم بات کیا کرو تو انصاف رکھا کرو گو وہ شخص قرابتدار ہی ہو (۹) اور اللہ تعالیٰ سے جو

اَوْفُوْا ط ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (۱۵۲) ع ۱

عہد کیا کرو اس کو پورا کیا کرو ان (سب) کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو (اور عمل کرو)۔

ناحق قتل کی ممانعت اور بجز قصاص رجم اور ارتداد کے کسی کو ناحق قتل مت کرو،

یہ وہ باتیں ہیں، جن کا تم کو کتاب خداوندی میں حکم دیا گیا ہے، تاکہ تم اس کے حکم اور اس کی توحید کو سمجھو، اور یتیم کے مال کے قریب مت جاؤ، مگر اس کی حفاظت اور نفع کے لئے تاوقتیکہ وہ سن بلوغ اور رشد و عقل کو نہ پہنچ جائے، اور ناپ و تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو، کیونکہ ناپ و تول میں اس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں۔ جب کوئی بات کہو تو انصاف کا خیال کرو، اگرچہ کوئی رشتہ دار ہی ہو، تب بھی سچ اور صحیح بولو، اور حق تعالیٰ سے جو عہد کرو اس کو پورا کیا کرو، ان باتوں کا کتاب اللہ میں تم کو حکم دیا گیا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ج وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ

اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو کہ مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو

فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِىْۤ

(اس راہ کے خلاف کرنے سے) احتیاط رکھو پھر ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی تھی جس سے اچھی طرح عمل

اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً

کرنے والوں پر نعمت پوری ہو اور سب احکام کی تفصیل ہو جاوے اور راہ نمائی ہو اور رحمت ہو تاکہ وہ لوگ

لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع

اپنے رب کے ملنے پر یقین لاویں

ع ۱۹ ۶

پسندیدہ راہ } دین اسلام بالکل سیدھا پسندیدہ راستہ ہے، اس پر چلو، اور یہودیت، نصرانیت اور مجوسیت کا اتباع مت کرو، کہ کہیں یہ راہیں تم کو دین خداوندی سے بے راہ کر دیں، ان باتوں کا تم کو کتاب میں تاکیدی حکم دیا گیا ہے، تاکہ تم دوسرے غلط راستوں سے بچو۔

ہم نے حضرت موسیٰؑ کو توریت دی، جس میں اوامر و نواہی، وعدہ وعید، ثواب و عقاب سب باتیں بہترین طریقہ پر موجود تھیں، یا یہ کہ جو کہ حضرت موسیٰؑ پر احسان اور ان کے پروردگار کی رسالت کی

تبلیغ تھی، اور حلال و حرام میں سے ہر ایک چیز کا اس میں بیان موجود تھا۔ اور مومن کے لئے عذاب الٰہی سے رحمت کا باعث تھی، تاکہ یہ لوگ بعث بعد الموت کی تصدیق کریں ؛

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ

اور یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا بڑی خیر و برکت والی سو اس کا اتباع کرو اور ڈرو تاکہ تم پر رحمت

تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ

ہو کبھی تم لوگ یوں کہنے لگتے کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے جو دو فرقے تھے ان پر

مِنْ قَبْلِنَا ص وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾

نازل ہوئی تھی اور ہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے محض بے خبر تھے

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى

یا یوں کہتے کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل ہوتی تو ہم ان سے بھی زیادہ راہ پر ہوتے

مِنْهُمْ ج فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى

سو اب تمہارے پاس تمہارے رب کے پاس سے ایک کتاب واضح اور رہنمائی کا ذریعہ

وَّرَحْمَةٌ ج

اور رحمت آچکی ہے

باعثِ رحمت و مغفرت

اور یہ قرآن کریم جس کو ہم نے بذریعہ جبریل امین نازل کیا ہے، یہ کتاب اس پر ایمان لانے والے کے لئے رحمت و مغفرت کا باعث ہے لہٰذا اسی کی حلال و حرام چیزوں اور اسی کے اوامر و نواہی کا اتباع کرو، اور دوسری چیزوں سے بچو تاکہ تم پر رحمت ہو، جس کی بنا پر عذاب نازل نہ ہو، اور یہ اس لئے نازل ہوئی، تاکہ قیامت کے دن مکہ والو تم یوں نہ کہنے لگو کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے جو دو فرقے یہودی و عیسائی تھے، ان پر نازل ہوئی تھی، اور ہم تو توریت و انجیل کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے۔ یا قیامت کے دن یوں نہ کہنے لگو کہ جیسا کہ یہود و نصاریٰ پر کتاب نازل ہوئی، اگر ہماری طرف نازل کی جاتی، تو ہم بہت جلد رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہتے

اور ان سے زیادہ راہ پر ہوتے۔ سو تمہارے پاس کتاب اور رسول دونوں چیزیں آ چکی ہیں جو ہدایت و رحمت کا ذریعہ ہیں ⁂

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ

سو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو ہماری ان آیتوں کو جھوٹا بتلاوے اور اس سے رُکے

سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ

ہم ابھی ان لوگوں کو جو کہ ہماری آیتوں سے روکتے ہیں ان کے اس روکنے کے سبب سخت سزا

بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ

دیں گے یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ ان کے

تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ

پاس فرشتے آویں یا ان کے پاس آپ کا رب آوے یا آپ کے رب کی کوئی بڑی

رَبِّكَ ؕ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا

نشانی آوے جس روز آپ کے رب کی بڑی نشانی آ پہنچے گی کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ؕ

کام نہ آوے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل

قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

نہ کیا ہو، آپ فرما دیجئے کہ تم منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں

سب سے زیادہ ظالم } سو اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور افترا پرداز کون ہوگا، جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کو جھٹلائے، اور ان سے اعراض کرے،

ہم ایسے آدمیوں کو جو قرآن کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرتے ہیں، ان کے اس اعراض کی وجہ سے سخت ترین سزا دیں گے، کیا مکہ والے اس بات کے منتظر ہیں، کہ ان کے مرنے کے وقت

ان کی ارواح قبض کرنے کے لئے فرشتے آئیں، یا قیامت کے دن ان کا پروردگار بغیر کیف کے ان کے پاس آئے، یا مغرب سے سورج طلوع ہو جائے، جب مغرب سے آفتاب طلوع کیا جائے گا، تو اسوقت کسی شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا، جو اس نشانی کے ظہور سے پہلے ایمان نہ رکھتا ہوگا، یا اس نشانی کے ظہور سے پہلے اس نے اپنے ایمان میں ابھی تک کوئی نیکی کا کام نہیں کیا ہوگا۔ کیونکہ جو شخص اس نشانی کو دیکھ کر ایمان لائے گا، تو اس کا ایمان اور توبہ اور کوئی عمل بھی قبول نہیں ہوگا، الا یہ کہ وہ اسوقت چھوٹا ہو یا یہ کہ پیدا ہوا ہو، اور پھر مرتد ہو جائے، اور نشانی کے بعد پھر اسلام قبول کرے تو اس نومولود کا اسلام قبول ہوگا۔ اور جو شخص اس دن مومن گنہگار ہوگا، اور اپنے گناہوں سے توبہ کریگا تو توبہ قبول ہوگی، ایک قول کے مطابق وہ یہ کہ جو اس دن گنہگار ہوگا، اور پھر وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے گا، یا چھوٹا ہوگا، یا اس کے بعد پیدا ہوا ہوگا، تو ان کا ایمان توبہ اور عمل انھیں سود مند ہوگا۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ مکہ والوں سے فرما دیجئے قیامت کا انتظار کرو، ہم تو تمہارے عذاب کے منتظر ہیں، خواہ قیامت کے دن ہو یا اس سے پہلے ہو، یا یہ کہ آپ فرما دیجئے کہ تم میری موت کے منتظر ہو میں تمہاری ہلاکت کا منتظر ہوں ؛

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا ان سے

فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا

کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلا دیں گے

كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ

جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس حصے

أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا

ملیں گے اور جو شخص برے کام کرے گا سو اس کو اس کے

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ

برابر ہی سزا ملے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ

سیدھا راستہ بتلا دیا ہے کہ وہ ایک دین ہے مستحکم طریقہ ہے ابراہیمؑ کا جس میں ذرا

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي

کجی نہیں اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيكَ

میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو مالک ہے سارے جہان کا

لَهُ ۚ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۶۳﴾

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں سے پہلا ہوں

اجرِ عظیم کے حقدار

جن لوگوں نے اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا، یا کہ یوم المیثاق کو جو اہوں نے اقرار کیا تھا اس کو ترک کر دیا، اور اگر فرقوا تشدید کے ساتھ پڑھا جائے تو مطلب یہ کہ دین میں اختلاف کیا، اور اس کو جدا جدا کر دیا، اور مختلف فرقے مثلاً یہودیت نصرانیت اور مجوسیت بن گئے، آپ کا ان کے قتال سے کوئی واسطہ نہیں، پھر اس کے بعد ان سے قتال کرنے کا حکم دیا، یا یہ کہ آپ کے قبضہ میں ان کی توبہ اور ان کا عذاب نہیں ہے، حق تعالیٰ ہی ان کو ان کی نیکی اور برائی جتلا دے گا، جو توحید کے ساتھ نیکی کرے تو اسے دس گنا ثواب ہے، اور جو شرک کے ساتھ برائی کرے تو اس کا بدلہ دوزخ ہے، ان کی نیکیوں میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کی جائیگی اور نہ ان کی برائیوں میں زیادتی کی جائے گی۔

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ مکہ والوں اور یہودیوں اور نصرانیوں سے فرما دیجئے کہ میرے پروردگار نے مجھے اپنے دین کی وجہ سے عزت عطا فرمائی ہے، اور مجھے دین حق کی دعوت دینے کا حکم دیا ہے، یا یہ کہ مجھے دعوت حق کا طریقہ میرے پروردگار نے بتا دیا ہے، جو حضرت ابراہیمؑ کا دین ہے، اس میں کجی نہیں اور وہ مشرکوں کے دین پر نہیں تھے۔ اور آپ اس کی کچھ تفصیل بیان فرما دیجئے، کہ میری پانچوں نمازیں اور میرا دین و حج اور میری قربانی اور میری عبادت اس دنیا میں حق تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضامندی کے لئے ہے، جو کہ جن و انس کا پروردگار ہے، اور میں سب موحدین اور عابدین میں پہلا ہوں ؛

قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا

آپ فرما دیجئے کہ کیا میں خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کو رب بنانے کے لئے تلاش کروں حالانکہ وہ

تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

مالک ہے ہر چیز کا اور جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے وہ اسی پر رہتا ہے اور کوئی دوسرے کا بوجھ

اُخْرٰىۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

نہ اُٹھاوے گا پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا پھر وہ تم کو جتلا دیں گے

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ

جس جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں صاحب

وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ

اختیار بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ (ظاہراً) تم کو آزمائے ان چیزوں میں جو کہ

اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ

تم کو دی ہے بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا (بھی) ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت

رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع

کرنے والا مہربانی کرنے والا (بھی) ہے

جانچ کا طریقہ آپ یہ بھی فرما دیجیے، کہ کیا اور کسی معبود کی عبادت کروں گناہوں کی سزا گناہ کرنے والے ہی پر رہتی ہے کوئی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا یا کسی کو دوسرے کے گناہوں کی سزا میں نہیں پکڑا جائے گا، یا یہ کہ کسی پر بغیر گناہ کے عذاب نہیں ہوگا، یا یہ کہ خوشی سے کوئی کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا، مگر مجبوراً مرنے کے بعد دین میں جو تم مختلف تھے وہ تم کو بتلا دے گا اسی نے گزشتہ قوموں کا تم کو زمین میں جانشین کیا اور ایک دوسرے پر مال و دولت دے کر رتبہ بڑھایا تاکہ جو مال و دولت اور خدام تم کو دیتے ہیں اس کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرے، کافر اور ناشکر گذار کو حق تعالیٰ جلد سزا دینے والا ہے اور مومن کی واقعتاً وہ مغفرت کرنے والا بڑی مہربانی کرنے والا ہے۔ تمت بالخیر۔

ایاتہا ۲۰۶ (۷) سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ (۳۹) رکوعاتہا ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ ج كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ

یہ ایک کتاب ہے جو آپ کے پاس اس لئے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے ڈرائیں

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

سو آپ کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہونا چاہیئے اور یہ نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ

تم لوگ اس کا اتباع کرو جو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے

دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾

رفیقوں کا اتباع مت کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو

اِرشادِ ربّانی سورہ اعراف۔ یہ پوری سورت مکی ہے، اس میں دو سو چھ (۲۰۶) آیتیں اور تین ہزار چھ سو پچیس (۳۶۲۵) کلمات اور چودہ ہزار تین سو دس (۱۴۳۱۰) حروف ہیں۔

المص۔ اس کی مراد حق تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والے ہیں، یا یہ کہ یہ قسم ہے کہ جس کے ساتھ قسم کھائی گئی ہے۔ یہ قرآن کریم بذریعہ جبریل امین اہل مکہ کو ڈرانے کے لئے آپ پر نازل کیا گیا تاکہ وہ ایمان لائیں سو آپ کے دل میں کسی کے نہ ماننے پر قرآن کے منجانب اللہ ہونے میں شک اور تنگی نہ ہونی چاہیئے قرآن کریم نے حلال و حرام تمام چیزوں کو بیان کر دیا ہے، لہٰذا حق تعالیٰ کے علاوہ معبودان باطل مثلاً بتوں وغیرہ کسی کی عبادت نہ کرنی چاہیئے۔ تم لوگ نہ کسی کم چیز سے نصیحت حاصل کرتے ہو اور نہ زیادہ سے

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ

اور بہت بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا اور ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت پہنچا یا ایسی حالت میں

قَآئِلُوْنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ

کہ وہ دوپہر کے وقت آرام میں تھے سو جس وقت ان پر عذاب آیا اس وقت ان کے منہ سے بجز اس کے

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ

اور کوئی بات نہ نکلتی تھی کہ واقعی ہم ظالم تھے پھر ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے

اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ

جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے پھر ہم چونکہ

عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ

پوری خبر رکھتے ہیں اُن کے روبرو بیان کردیں گے اور ہم کچھ بے خبر نہ تھے اور اس روز وزن بھی واقع

الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ لوگ ہونگے جنہوں نے اپنا نقصان کرلیا

بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝

بسبب اسکے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے

معذّب لوگ

اور بہت سی بستیوں والوں کو ہم نے بذریعہ عذاب ہلاک کردیا ہے ہمارا عذاب رات کو یا دن کو یا دوپہر کے وقت جبکہ وہ آرام میں تھے پہنچا، توجس وقت ان کی ہلاکت کے لئے ہمارا عذاب نازل ہوا تو بجز اپنے مشرک ہونے کے اقرار کے اور کچھ ان کے منہ سے نہیں نکلا، توان قوموں سے پیغمبروں کی اطاعت اور پیغمبروں سے تبلیغ رسالت کے بارے میں ہم ضرور پوچھیں گے ہم ان کے روبرو پیغمبروں کی تبلیغ اور ان کی قوموں کی اطاعت کو بیان کردیں گے۔ نیز قیامت کے دن انصاف کے ساتھ وزنِ اعمال ہوگا، سوجن کی نیکیاں میزان میں وزنی ہونگی، وہ حق تعالیٰ کی ناراضگی اور عذاب سے محفوظ ہوں گے۔ اور جن کی نیکیاں ہلکی ہوں گی، تو یہ وہی لوگ ہوں گے، جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کا انکار کرکے سزا کے مستحق ہو گئے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ

اور بے شک ہم نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامان زندگانی

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ۧ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ

پیدا کیا تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر ہم نے ہی تمہاری صورت بنائی

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ

پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو سو سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے

ع ۸

لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ⑪

وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا

انسان ناشکرا ہے

ہم نے تم کو زمین کی بادشاہت دی، اور تمہارے کھانے پینے اور پہننے کے لئے اسباب فراہم کئے، پھر تم معمولی چیز پر شکر کرتے ہو، اور نہ زیادہ پر، یا یہ کہ اتنے انعامات کے باوجود تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو، اور ہم نے تم کو حضرت آدمؑ سے اور آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا، اور ہم نے حضرت آدمؑ کا پتلا مکہ اور طائف کے درمیان بنایا، پھر ہم نے سب فرشتوں کو سجدہ تحیۃ کرنے کا حکم دیا، مگر شیطان آدمؑ کو سجدہ کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ

حق تعالیٰ نے فرمایا تو جو سجدہ نہیں کرتا تجھ کو اس سے کون امر مانع ہے جبکہ میں تجھ کو حکم

مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ⑫

دے چکا کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو آپ نے خاک سے پیدا کیا ہے

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا

حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تو آسمان سے اُتر تجھ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ تو تکبر کرے آسمان میں

فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ⑬ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ

رہ کر سو نکل بے شک تو ذلیلوں میں شمار ہونے لگا وہ کہنے لگا کہ مجھ کو مہلت دیجئے قیامت

يُبْعَثُوْنَ ⑭ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ⑮ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ

کے دن تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھ کو مہلت دی گئی وہ کہنے لگا بسبب اس کے کہ

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑯ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ

آپ نے مجھ کو گمراہ کیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان کے لئے آپ کی سیدھی راہ پر بیٹھوں گا پھر ان پر

مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ

حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کی داہنی جانب سے بھی

وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں اکثروں کو احسان ماننے والا نہ پائیے گا

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جو شخص ان میں سے تیرا

مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾

کہنا مانے گا میں ضرور تم سے جہنم کو بھر دوں گا۔

جہنم کا ایندھن

حق تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا آدم کو سجدہ کرنے سے کون سا امر مانع ہوا، وہ بولا کہ مجھے آپ نے آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا، اور آگ کو مٹی پر فضیلت حاصل ہے، حق تعالیٰ نے اس سے فرمایا، آسمان سے اُتر جا، اور یہ کہ فرشتوں کی شکل وصورت سے خارج ہو جا، اب تجھے فرشتوں کا لباس پہن کر انسانوں پر تکبر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں، تو فرشتوں کے لباس سے نکل جا اور یہاں سے دور ہو جا، تو اپنے تکبر کی وجہ سے ذلیلوں میں ہو گیا، یہ ملعون بولا، قیامت تک مجھے مرنے سے مہلت دیجیے، ارشاد ہوا کہ صور پھونکے جانے تک تجھ کو مہلت دی گئی۔

ابلیس بولا جیسا کہ آپ نے میری ہدایت کو گمراہی سے تبدیل کر دیا سو میں بھی اولاد آدم کی راہزنی کے لئے دین اسلام کی راہ پر بیٹھوں گا۔ اور ان کو قیامت کے بارے میں گمراہ کروں گا، کہ جنت دوزخ بعث بعد الموت حساب کتاب کچھ نہیں، اور دنیا کبھی فنا نہیں ہوگی، اور مال کے جمع کرنے روکنے بخل وفساد کرنے کا حکم دوں گا، اور جو ہدایت پر قائم ہوگا، اس پر راہ حق کو مشتبہ کروں گا تاکہ وہ اس سے بے راہ ہو جائے۔ اور جو گمراہی پر ہوگا اس کے لئے گمراہی کو اور مزین و آراستہ کر کے پیش کروں گا، تاکہ وہ اس پر جما رہے اور لذتوں و شہوتوں میں ان کو گرفتار کروں گا، اور آپ اکثر کو ایمان والا نہ پائیں گے، ارشاد ہوا فرشتوں کے لباس سے ذلیل اور ہر ایک نیکی سے دور ہو کر نکل جا، اور جن وانس میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا میں ان سب سے جہنم بھر دوں گا۔

وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ

اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم تم اور تمہاری بی بی جنت میں رہو پھر جس جگہ سے چاہو دونوں

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾

آدمی کھاؤ اور اس درخت کے پاس مت جاؤ کبھی ان لوگوں کے شمار میں آجاؤ جن سے نامناسب کام

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا

پھر شیطان نے ان دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کا پردہ کا بدن جو ایک دوسرے سے

مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

پوشیدہ تھا دونوں کے روبرو بے پردہ کردے اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے

اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَآ

منع نہیں فرمایا مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہو جاؤ یا کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ اور ان

اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ج

دونوں کے روبرو قسم کھائی کہ یقین جانیے کہ میں آپ دونوں کا خیر خواہ ہوں سو ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا۔

شیطان کا پہلا فریب } اور آدمؑ و حواؑ جنت میں رہو، باقی اس درخت علم سے مت کھانا کبھی تم دونوں نامناسب کام کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ، شیطان نے اس درخت سے کھانے کا وسوسہ ڈالا تاکہ ان کے بدن کے اس حصہ کو ان کے سامنے ظاہر کردے جو نور کے لباس نے پوشیدہ کر رکھا تھا۔

اور ان سے کہا اے آدم و حواؑ اس درخت کے کھانے سے محض اس لیے روکا گیا کہ کہیں تم جنت میں خیر و شر سے واقف نہ ہو جاؤ، اور قسم کھائی کہ یہ درخت ہمیشہ زندہ رہنے کا درخت ہے، اور مکر و فریب سے اس درخت کے کھانے پر ان کو آمادہ کیا حتیٰ کہ انہوں نے اس کو کھا لیا۔

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا

پس ان دونوں نے جو درخت کو چکھا دونوں کا پردہ کا بدن ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہو گیا اور دونوں

يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ط وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ

اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے — اور ان کے رب نے ان کو پکارا کیا میں تم دونوں

اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

کو اس درخت سے ممانعت نہ کر چکا تھا اور یہ نہ کہہ چکا تھا کہ شیطان تمہارا

لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا سکتہ

صریح دشمن ہے دونوں کہنے لگے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا

وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾

اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے اور ہم پر رحم نہ کریں گے تو واقعی ہمارا بڑا نقصان ہو

قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ

جاویگا، حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کہ تم باہم بعضے دوسرے بعضوں کے دشمن رہو گے

مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ

اور تمہارے واسطے زمین میں رہنے کی جگہ ہے اور نفع حاصل کرنا ایک وقت تک

وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴿٢٥﴾ ع

فرمایا کہ تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور اسی میں سے پھر پیدا ہونا ہے

ع ۱۵ ۲ ۹

حضرت آدمؑ و حواءؑ کی توبہ

جب ان دونوں نے اس درخت کو کھایا فوراً ان کے پردہ کا بدن ایک دوسرے کے سامنے ہوگیا، اور دونوں شرم و حیا سے انجیر کے پتوں سے اپنے بدن کو چھپانے لگے، اس وقت آدم و حوا سے پروردگار نے کہا، کیا میں نے اس درخت کے کھانے سے تم کو نہ روکا تھا، اور کہا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے، وہ عرض کرنے لگے ہم نے غلطی سے اپنا نقصان کیا، اگر آپ ہم سے درگذر نہ فرمایئں گے، تو اس جرم کی وجہ سے ہمارا بڑا نقصان ہوگا،
ارشاد ہوا کہ سب جنت سے اُترو تمہارے لئے رہنے اور معیشت کے لئے موت تک زمین میں جگہ تجویز کی گئی ہے۔ تمہیں زمین میں زندگی بسر کرنا ہے، اور وہیں مرنا ہے، اور قیامت کے دن اسی میں سے پھر پیدا ہونا ہے:۔

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي

اے اولاد آدم کی ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا جو کہ تمہارے پردہ داریوں کو

سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ط وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ط

بھی چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقویٰ کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝۲۶ يٰبَنِيْٓ

یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں اے اولاد آدم کی

اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ

شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا اس نے تمہارے دادا دادی کو

مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ

جنت سے باہر کرا دیا ایسی حالت سے کہ ان کا لباس بھی ان سے اتروا دیا، تاکہ ان کو ان کے

اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا

پردہ کا بدن دکھلائی دینے لگے اور اسکا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو

جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۷ وَاِذَا

ہم شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق ہونے دیتے ہیں جو ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ

فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ

جب کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے

اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ

اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہم کو یہی تبلایا ہے آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ فحش بات کی تعلیم نہیں دیتا کیا

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۲۸

خدا کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جسکی تم سند نہیں رکھتے

فریبِ شیطان سے بچنے کا حکم

روئی، اون اور بالوں وغیرہ کے کپڑے تمہارے لئے پیدا کیے، اور تم کو دیئے، تاکہ تم اس سے اپنے پردہ دار بدن کو چھپاؤ، اور مال اور گھریلو سامان بھی دیا، باقی توحید و عفت کا لباس روئی کے لباس سے زیادہ بہتر ہے اور یہ کپڑے خدا تعالیٰ کے عجائبات میں سے ہیں، تاکہ تم ان سے نصیحت حاصل کرو۔

تم کو ابلیس ہرگز میری اطاعت سے کسی خرابی میں نہ ڈالے جیسا کہ اس نے آدم و حوا کو ڈالا، اس نے ان سے نور کا لباس اتروا دیا، تاکہ ایک دوسرے کے سامنے پردہ دار بدن ظاہر ہو جائے۔ اور شیطان اور اس کے لشکر کو تم نہیں دیکھ سکتے، کیونکہ تمہارے سینے ان کا مرکز ہیں، وہ قرآن کریم اور حضورؐ کی رسالت کے منکرین کے دوست ہیں۔

اور جب وہ لوگ اپنے اوپر بحیرہ، سائبہ، حام، وصیلہ کو حرام کر لیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ العیاذ باللہ حق تعالیٰ نے بھی ہمیں ان چیزوں کا حکم دیا ہے، نبی کریمؐ آپ فرما دیجیے کہ معاصی اور کھیتیوں اور جانوروں کو حرام کر لینے کا حق تعالیٰ حکم نہیں دیتا، بلکہ اس نے تو توحید اور ہر ایک نماز کے وقت اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کرنے کا حکم دیا ہے۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ قف وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ

آپ کہہ دیجیے کہ میرے رب نے حکم دیا ہے انصاف کرنے کا اور یہ کہ تم ہر سجدہ کے وقت اپنا رخ سیدھا

مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۵ كَمَا بَدَاَكُمْ

رکھا کرو اور اللہ کی عبادت اس طور پر کرو کہ اس عبادت کو خاص اللہ ہی کے واسطے رکھا کرو

تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِیْقًا هَدٰى وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ط

تم کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح شروع میں پیدا کیا تھا اسی طرح پھر تم دوبارہ پیدا ہو گے بعض لوگوں

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور بعض پر گمراہی کا ثبوت ہو چکا ہے ان لوگوں نے شیطانوں کو

وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا

رفیق بنا لیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اور خیال رکھتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں اے اولاد آدم کی تم مسجد

زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو

وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۱﴾ ع

بے شک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے حد سے نکل جانے والوں کو

گمراہانہ دستور } اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طریقہ پر کرو کہ توحید کے ساتھ اس عبادت کو خالص حق تعالیٰ ہی کے لئے رکھا کرو، میثاق کے دن جس طریقہ پر تم کو نیک و بد، عارف و منکر، مصدق و مکذب پیدا کیا ہے، اسی طرح لوٹ جاؤ گے۔

اصحاب یمین کو حق تعالیٰ نے معرفت وسعادت کے ساتھ اعزاز بخشا، اور اصحاب شمال کو بدبختی کی بنا پر ذلیل وخوار کیا، حق تعالیٰ اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ ان لوگوں نے شیاطین کو اپنا دوست بنا لیا اور یہ گمراہی والے اپنے کو دین خداوندی پر سمجھتے ہیں۔

ہر نماز کے وقت اور طواف کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو، گوشت، چربی کھاؤ، دودھ پیو، اور پاکیزہ روزیوں کو اپنے اوپر مت حرام کرو، حلال اشیاء کو حرام کرنے والوں کو حق تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔

لباب النقول فی اسباب النزول } فرمان خداوندی، خذوا زینتکم عند کل مسجد الخ امام مسلم نے ابن عباس رضؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں عورت بیت اللہ شریف کا ننگے طواف کیا کرتی تھی، اور اس کی شرمگاہ پر ایک کپڑا ہوتا تھا، اور یہ کہتی تھی کہ آج کے دن خواہ سارا جسم کھل جائے، یا بعض اس کا حصہ اور جو اس سے کھل جائے، اس کو میں حلال نہیں سمجھتی، اس پر خذوا زینتکم عند کل مسجد یہ آیت اور قل من حرم زینۃ اللہ یہ آیت نازل ہوئی!

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ

آپ فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے کپڑوں کو جن کو اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے

وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کسی شخص نے حرام کیا ہے آپ کہہ دیجئے کہ یہ اس طور پر کہ

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ

قیامت کے روز بھی خالص رہیں دنیوی زندگی میں خالص اہل ایمان ہی کے لئے ہیں، ہم اسی طرح

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾

تمام آیات کو سمجھداروں کے واسطے صاف صاف بیان کرتے ہیں

واضح آیات } کفار مکہ زمانہ جاہلیت میں حج کے دنوں میں اپنے اوپر گوشت اور چربی کو حرام

کر لیتے تھے، اور حرم شریف میں مرد اور عورتیں رات کے وقت ننگے داخل ہوتے تھے، اور بیت اللہ شریف کا ننگے طواف کرتے تھے، حق تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کی ممانعت فرمائی کہ اس کی پیدا کردہ چیزوں کو کس نے حرام کیا ہے۔

اور آپ یہ بھی فرما دیجئے کہ یہ پاکیزہ چیزیں دنیاوی زندگی میں خالص اہل ایمان کے لئے ہیں، اگر بدکار بھی انہیں شریک ہو جائیں، اس طرح ہم ایسے لوگوں کے لئے جو منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کرتے ہیں، بذریعہ قرآن کریم حلال و حرام کو بیان کرتے ہیں:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

آپ فرمایئے کہ البتہ میرے رب نے حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو ان میں جو علانیہ ہیں وہ بھی اور

وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ

ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ

یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی اور اس بات کو کہ

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ

تم لوگ اللہ کے ذمہ ایسی بات لگا دو جس کی تم سند نہ رکھو اور ہر گروہ کے لئے ایک میعاد معین ہے سو جس وقت انکی

سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

میعاد معین آجاوے گی اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے

مقرر و متعین وقت

اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان سے فرما دیجئے، زنا اور اجنبیہ کے ساتھ خلوت اور اِثم یعنی شراب کو جیسا کہ شاعر کہتا ہے کہ میں نے شراب اتنی پی کہ میری عقل جاتی رہی، اسی طرح شراب عقول کو زائل کر دیتی ہے، میں نے شراب علانیہ فنجانوں میں پی، اور اے مخاطب تو ہمارے میں ہتک عزت کا مشاہدہ کر رہا ہے۔

نیز ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور بغیر سند اور دلیل کے شرک کرنے کو اور خود کھیتیوں جانوروں پاکیزہ چیزوں اور لباسوں کو اپنے اوپر حرام کرنے کو حق تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کو حرام کر دیا ہے۔

ہر ایک اہل دین کی ہلاکت کا ایک وقت مقرر ہے، ان کی ہلاکت کے وقت آنے پر نہ آنکھ جھپکنے کے بقدر

ان کو چھوڑ جائے گا، اور نہ وقت آنے سے پیشتر بقدر آنکھ جھپکنے کے ان کو ہلاک کیا جائے گا ؂

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ

اے اولاد آدم کی اگر تمہارے پاس پیغمبر آویں جو تم میں سے ہوں گے جو میرے احکام

اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

تم سے بیان کریں گے سو جو شخص پرہیز رکھے اور درستی کرے سو ان لوگوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا

غمگین ہوں گے اور جو لوگ ہمارے ان احکام کو جھوٹا بتادیں گے اور ان سے تکبر کریں گے

عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾

وہ لوگ دوزخ والے ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

دوزخی اور جنتی } جس وقت تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر آئیں جو اوامر و نواہی تم سے بیان کریں۔ تو جو اس وقت کتاب خداوندی اور رسول پر ایمان لائے، اور اطاعت خداوندی کرے تو اسے عذاب اور ذہاب جنت کا کوئی خوف نہیں ہوگا، اور جو ہماری کتاب اور رسولوں پر ایمان لانے سے تکبر کریں، یہی لوگ دوزخ والے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ وہاں کبھی موت آئے گی، اور نہ اس سے نجات ملے گی ؂

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

سو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں

بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى

کو جھوٹا بتلاوے ان لوگوں کے نصیب کا جو کچھ ہے وہ ان کو مل جاوے گا یہاں تک

اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ

کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی جان قبض کرنے آویں گے تو کہیں گے

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى

وہ کہاں گئے جن کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ ہم سے سب غائب

اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

ہو گئے اور اپنے کافر ہونے کا اقرار کرنے لگیں گے

ظالم ترین شخص

اس شخص سے بڑھ کر سرکش اور جری کون ہوگا، جو حق پر افترا پردازی کرے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تکذیب کرے۔ تو کتاب اللہ میں سیاہ چہرے والوں اور نیلی آنکھوں سے جو ان کو ڈرایا گیا ہے، وہ ان کے سامنے آجائے گا، لہٰذا محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کنارہ کش ہو جایئے تا وقتیکہ ملک الموت اور ان کے مددگار ان کی ارواح قبض کرلیں، وہ ان کی ارواح کے قبض کے وقت کہیں گے کہ تمہارے معبودانِ باطل کہاں ہیں، کیوں تمہاری حفاظت نہیں کرتے، کافر کہیں گے اُن کو خود اپنی فکر لاحق ہو گئی، چنانچہ دُنیا میں حق تعالیٰ اور رسول کا جو انکار کرتے تھے اس کا اقرار کرلیں گے۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ

اللہ تعالیٰ فرماوے گا کہ جو فرقے تم سے پہلے گزر چکے ہیں جنات میں سے بھی اور آدمیوں میں سے

وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ

بھی ان کے ساتھ تم بھی دوزخ میں جاؤ جس وقت بھی کوئی (کفار) کی جماعت داخل (دوزخ)

حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ

ہوگی اپنی جیسی دوسری جماعت کو لعنت کریگی۔ یہاں تک کہ جب اس میں سب جمع ہو جاوینگے تو پچھلے لوگ پہلے لوگوں

رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ

کی نسبت کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا سو ان کو دوزخ کا عذاب (ہم سے) دوگنا دیجئے

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ

اللہ تعالیٰ فرماویں گے کہ سب ہی کا دوگنا ہے لیکن (ابھی) تم کو (پوری) خبر نہیں اور پہلے لوگ پچھلے لوگوں سے

لِأُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

کہیں گے کہ تم کو ہم پر کوئی فوقیت نہیں سو تم بھی اپنے کردار کے مقابلہ میں عذاب کا مزہ چکھتے

بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

رہو - جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا تبلاتے ہیں اور ان (کے ماننے)

وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا

سے تکبر کرتے ہیں ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ط

اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جاویں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ کے اندر سے نہ چلا جائے۔

متکبرین کا انجام

حق تعالیٰ ان سے فرمائے گا، جو فرقے جنات اور انسانوں میں سے گذر گئے، تم بھی ان کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوجاؤ جو جماعت دوزخ میں داخل ہوگی، اپنی جیسی جماعت پر جو اس سے پہلے داخل ہو چکی ہے، لعنت کرے گی، جسوقت سب جماعتیں دوزخ میں داخل ہوجائیں گی، تو پچھلی جماعت پہلی جماعت والوں کی نسبت کہے گی، اُن سرداروں نے آپ کی اطاعت اور آپ کے دین سے بے راہ کیا، ان کو ہم سے دوگنا عذاب دیجیے، حق تعالیٰ اُن سے فرمائیگا ہر ایک فرقے کو دوگنا عذاب ہے، مگر تم اپنے عذاب کی شدت کی وجہ سے نہیں سمجھتے۔

اور پہلی جماعت بعد میں آنے والوں سے کہے گی، ہم کو دوگنا عذاب کیوں ہو، تم نے بھی ہماری طرح کفر کیا اور تم نے بھی غیر اللہ کی عبادت کی، جیسا کہ ہم نے کی سو تم بھی اپنے اقوال و اعمال شرکیہ کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔

قرآن کریم اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے لوگوں کے اعمال اور ارواح کے چڑھنے کے لئے سماوی دروازے نہیں کھولے جائیں گے، جیسا کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں نہیں نکل سکتا ہے، یا یہ کہ تا وقتیکہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے نکل جائے۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ

اور ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ان کے لئے آتش دوزخ کا بچھونا ہوگا

وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

اور اُن کے اوپر اُسی کا اوڑھنا ہوگا اور ہم ایسے ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کئے ہم کسی شخص کو اسکی قدرت سے

وُسْعَهَآ ز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

زیادہ کوئی کام نہیں بتلاتے اور ایسے لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

حیاتِ دائمی

یا یہ کہ تاوقتیکہ وہ موٹی رسی جس سے کشتی کو باندھا جاتا ہے، سوئی کے ناکے میں داخل ہوجائے (یہ چیز محال ہے تو ان کا دخول جنت بھی محال ہے)، ان مشرکین کے لئے آگ کا بستر اور اوڑھنا ہوگا، ان مشرکوں کی یہی سزا ہے۔

یعنی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لائے اور حقوق اللہ کی بجاآوری کی، اور ہم اعمال کا مکلف اس کی طاقت سے زیادہ نہیں بناتے، یہ مومن جنت والے ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ وہاں موت آئے گی اور نہ اس سے نکالے جائیں گے :

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

اور جو کچھ ان کے دلوں میں غبار تھا ہم اس کو دور کردیں گے ان کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ ج وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا قف

جاری ہونگی اور وہ لوگ کہیں گے اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے ہم کو اس مقام تک

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ج لَقَدْ جَآءَتْ

پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتے واقعی ہمارے رب کے پیغمبر

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا

سچی باتیں لے کر آئے تھے اور ان سے پکار کر کہا جاوے گا کہ یہ جنت تم کو دی گئی

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

ہے تمہارے اعمال کے بدلے

بہشت کی نعمتیں } دنیا میں جو کچھ ان کے دلوں میں بغض و حسد اور دشمنی تھی، سب کو ہم نکال دینگے آخرت میں ان کے محلات اور تختوں کے نیچے سے شہد، دودھ، پانی، شراب کی نہریں جاری رہیں گی، جب یہ حضرات اپنے مقامات اور حیات جاودانی کے چشمے پر پہنچیں گے تو کہیں گے اللہ کا لاکھ لاکھ احسان ہے جس نے اس مقام اور چشمہ پر پہنچایا۔

اور یہ معنی بھی بیان کئے گئے ہیں کہ جب یہ حضرات ایمان کی بدولت اس اعزاز و اکرام کو دیکھیں گے تو کہیں گے کہ حق تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے اس دین اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور دین اسلام پر ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی، اگر حق تعالیٰ ہدایت نہ فرماتے۔

واقعی پیغمبر سچائی اور ثواب کرامت کی خوشخبری لے کر آئے، ان سے کہا جاوے گا تمہارے دنیاوی اعمال صالحہ کی وجہ سے یہ چیزیں تم کو دی گئی ہیں ۔

وَنَادَىٰٓ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا

اور اہل جنت اہل دوزخ سے پکاریں گے کہ ہم سے جو ہمارے رب نے وعدہ

وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ

فرمایا تھا ہم نے تو اس کو واقع کے مطابق پایا سو تم سے جو تمہارے رب نے

قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

وعدہ کیا تھا تم نے بھی اس کو مطابق واقع کے پایا وہ کہیں گے ہاں پھر ایک پکارنے والا

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ

دونوں کے درمیان پکارے گا کہ اللہ کی مار ہو ان ظالموں پر جو اللہ کی راہ سے اعراض کیا کرتے تھے اور

بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ م وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ

اس میں کجی تلاش کرتے رہتے تھے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر تھے اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہوگی

رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

اور اعراف کے اوپر بہت سے آدمی ہونگے وہ لوگ ہر ایک کو انکے قیافہ سے پہچانیں گے اور اہل جنت کو پکار کر کہیں گے

اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾

کہ السلام علیکم ابھی یہ اہل اعراف جنت میں داخل نہ ہوئے ہونگے اور اسکے امیدوار ہونگے

النصف ۔ وقف لازم ۔ وقف لازم میں اختلاف

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا

اور جب ان کی نگاہیں اہل دوزخ کی طرف جا پڑیں گی تو کہیں گے اے ہمارے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ ع

رب ہم کو ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کیجیے

۵ع ۸ ۱۲

اہل جنت کی ندا } یعنی ہم نے تو ثواب اور کرامت کو علی رؤس الاشہاد دیکھ لیا، دوزخیو! کیا تم نے بھی عذاب اور ذلت کو صحیح پایا۔

پھر اہل جنت اور اہل دوزخ کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا، کہ ان کافروں پر حق تعالیٰ کا عذاب اور لعنت نازل ہو جو لوگوں کو دین خداوندی اور اطاعت خداوندی سے روکا کرتے تھے، اور دین میں کجی کی باتیں نکالا کرتے تھے، اور بعث بعد الموت کے بھی منکر تھے۔

اور جنت اور دوزخ کے درمیان ایک آڑ ہوگی، اور اس آڑ اور دیوار (اعراف) پر بہت لوگ ہونگے جن کی حسنات اور سیئات میزان میں برابر ہوں گی، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایسے عالم فقہاء ہوں گے، جو رزق میں شک کرتے تھے۔

یہ لوگ دونوں جماعتوں کو یعنی جو جنت میں جائے گا اور جو دوزخ میں داخل ہوگا۔ ان کے قیافہ سے پہچان لیں گے، کیونکہ دوزخیوں کی صورتیں سیاہ اور ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی، اور جنت میں داخل ہونیوالوں کے چہرے سفید چمکدار نورانی ہوں گے۔

اور اصحاب اعراف اہل جنت کو کہیں گے السلام علیکم مگر یہ ابھی تک جنت میں داخل نہیں ہونگے اور اس کے امیدوار ہوں گے، اور جب اصحاب اعراف کی دوزخیوں پر نظر پڑے گی تو کہیں گے پروردگار ہمیں ان مشرکوں کے ساتھ عذاب میں شامل کیجیے۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ

اور اہل اعراف بہت سے آدمیوں کو جن کو کہ ان کے قیافہ سے پہچانیں گے

قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا

بے سود تکبر } اور یہ اصحاب اعراف بہت سے کافروں کو ان کی سیاہ صورتوں اور نیلی آنکھوں کی

وجہ سے دوزخ میں داخلہ کے وقت پہچان کر کہیں گے، مثلاً اے ولید بن مغیرہ، اے ابوجہل، اے امیہ بن خلف، اے ابی بن خلف، اے اسود بن عبدالمطلب، اے رؤساء کفار تمہارا مال و دولت اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان لانے سے تکبر کرنا تمہارے کچھ کام نہ آسکا۔

أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا

کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ان پر اللہ تعالیٰ رحمت نہ کریگا

الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٤٩﴾ وَنَادَىٰ

اُن کو یوں حکم ہو گیا کہ جاؤ جنت میں تم پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ تم مغموم ہو گے دوزخ والے

أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ

جنت والوں کو پکاریں گے کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈال دو یا اور

الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا

ہی کچھ دے دو جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دے رکھا ہے جنت والے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے

عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا

دونوں چیزوں کی کافروں کے لئے بندش کر رکھی ہے جنہوں نے دنیا میں اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا

وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا

تھا اور جن کو دنیوی زندگانی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا سو ہم بھی آج کے دن ان کا نام نہ لیں گے

لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٥١﴾

جیسا انہوں نے اس دن کا نام تک نہ لیا اور جیسا یہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔

اصحاب اعراف اور دوزخی } پھر ان اصحاب اعراف کی اہل جنت پر نظر پڑے گی، وہاں حضرت سلمان فارسی رض، حضرت صہیب رض، حضرت عمار رض، اور تمام ضعفاء اور مساکین نظر آئیں گے، تو کہیں گے اے گروہ کفار جنت میں وہی کمزور لوگ ہیں جن کی

نسبت تم دنیا میں قسمیں کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ مگر حق تعالیٰ نے تم کو ذلیل و خوار کر کے ان کو جنت میں داخل کر دیا۔

پھر حق تعالیٰ اصحاب اعراف سے فرمائے گا، جنت میں داخل ہو جاؤ، عذاب کا تم پر کوئی خوف نہیں، اور دوزخی جنتیوں سے کہیں گے کہ ہم پر کچھ پانی ڈالو، اور کچھ جنت کے میوے دے دو، اہل جنت کہیں گے، کہ جنت کے میوے ایسے لوگوں پر جنہوں نے دین کو مذاق بنا لیا تھا حرام کر دیئے گئے ہیں، اور جو دنیاوی فراخیوں اور خوشحالیوں میں مست تھے، قیامت کے دن ہم ایسے لوگوں کو دوزخ میں اسی طرح چھوڑتے ہیں، جیسا کہ انہوں نے اس دن کے اقرار کو چھوڑ دیا تھا، اور ہمارے رسولوں کی وہ تکذیب کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً

اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایک ایسی کتاب پہنچا دی ہے جس کو ہم نے اپنے علم کامل

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ

سے بہت ہی واضح کر کے بیان کر دیا ہے ذریعہ ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لئے جو ایمان لے آتے ہیں ان لوگوں

تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ

کو اور کسی بات کا انتظار نہیں صرف اس کے اخیر نتیجہ کا انتظار ہے جس روز اس کا اخیر نتیجہ پیش آویگا

رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ

اس روز جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے ہوئے تھے یوں کہنے لگیں گے کہ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی سچی

فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

باتیں لائے تھے سو اب کیا کوئی ہمارا سفارشی ہے کہ وہ ہماری سفارش کر دے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جا سکتے ہیں

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع

تاکہ ہم لوگ ان اعمال کے جن کو ہم کیا کرتے تھے برخلاف دوسرے اعمال کریں بیشک ان لوگوں نے اپنے کو خسارہ میں ڈال دیا اور یہ جو باتیں تراشتے تھے

(حاشیہ: ...ع ۲ ...)

قرآن کریم کا اعجاز

اور ہم نے ان لوگوں کی طرف رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا قرآن کریم دے کر بھیجا ہے، جسے ہم نے اپنے علم کامل سے بہت ہی واضح کیا ہے وہ گمراہی سے ...

ذریعہ ہدایت اور عذاب سے ذریعہ رحمت ہے۔ ایسے حضرات کے لئے جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہوں۔

اہل مکہ کو کسی اور بات کا انتظار نہیں کہ وہ جو ایمان نہیں لاتے۔ مگر اس چیز کے انجام کا انتظار ہے جس کا ان سے قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے، اور وہ دن قیامت کا دن ہے جب اس وعدہ کا انجام ان کے سامنے آئے گا، تو وہ لوگ جو اس دن کے اقرار کو پہلے ہی سے دنیا میں بھولے ہوئے تھے۔ کہیں گے بیشک رسول بعث بعد الموت جنت اور دوزخ کے بیان لے کر آئے، مگر ہم نے ان کی تکذیب کی تو اب عذاب سے نجات دلانے والا کوئی ہے، یا دنیا ہی میں ہم کو لوٹا دیا جائے تو ہم شرک چھوڑ کر ایمان لائیں اور اعمال صالحہ کریں، اُن لوگوں نے خود جنت کے ضائع کرنے اور دوزخ کو اپنے اوپر لازم کرنے کی وجہ سے اپنے کو دھوکہ دیا ہے، ان کے معبودان باطل نے ان کو اس چیز سے روک دیا ⁂

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ

بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا

أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ

کیا پھر عرش پر قائم ہوا۔ چھپا دیتا ہے شب سے دن کو ایسے طور پر کہ وہ

يَطْلُبُهُ حَثِيثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ م

شب اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ

بِأَمْرِهٖ ط أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ (۵۴)

سب اُسکے حکم کے تابع ہیں یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں کے بھرے ہوئے ہیں

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ (۵۵)

ہیں اللہ تعالیٰ جو تمام عالم کے پروردگار ہیں تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو تذلل ظاہر کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی (البتہ یہ بات)

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا

واقعی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتے ہیں جو حد سے نکل جاویں اور دنیا میں بعد اسکے کہ اسکی درستی کر دی گئی ہے فساد مت پھیلاؤ

وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾

اور وہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور امید وار رہتے ہوئے بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرنیوالوں سے۔

آسمان و زمین کی تخلیق

ایام دنیا میں سے چھ دن میں پیدا کیا، جس کے ایک دن کی درازی ایک ہزار سال کے برابر تھی، پھر تخت شاہی پر قائم ہوا، رات کو دن سے اور دن کو رات سے چھپا دیتا ہے، بایں طور کہ رات تیزی کے ساتھ جاتی ہے، اور دن تیزی کے ساتھ آجاتا ہے، اسی طرح دن تیزی کے ساتھ جاتا ہے اور رات آجاتی ہے۔ اور سورج وغیرہ کو پیدا کیا کہ سب اپنی رفتار میں اسی کے حکم کے تابع ہیں۔

اللہ ہی نے تمام آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، اور وہی قیامت کے دن تمام مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائیگا، تمام جہانوں کا آقا اور ان کی نگرانی کرنے والا برکتوں اور بلندیوں والا ہے۔

خفیہ اور ظاہری طور پر یا یہ کہ ڈر اور عاجزی ظاہر کر کے دعا کیا کرو، وہ دعا میں ایسی باتوں کو پسند کرتا ہے جو ان کے لئے نیکوکاروں کے خلاف جائز نہیں۔

اطاعت خداوندی اور دین الٰہی کی دعوت کے بعد معاصی اور غیر اللہ کی پرستش مت کرو، اور حق تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرتے رہو، اور جنت کے امیدوار رہو، اس کی عبادت کرو، حق تعالیٰ جنت میں ایسے مومنوں سے جو قول و فعل کے اعتبار سے محسن ہوں قریب ہے ۔

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤی

اور وہ اللہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں یہاں تک

اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ

کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک لیجاتے ہیں

الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی

پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں یوں ہی ہم مُردوں کو نکال

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ

کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو ۔ اور جو سرزمین ستھری ہوتی ہے اس کی پیداوار تو خدا کے حکم سے خوب

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ

نکلتا ہے اور جو خراب ہے اس کا پیداوار (اگر نکلا بھی) بہت کم نکلتا ہے اسی طرح ہم (ہمیشہ) دلائل کو

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع

طرح طرح سے بیان کرتے رہتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو قدر کرتے ہیں۔

ع ۱۴ ۵

مناظر قدرت } وہ بارش سے پہلے ہوا کو خوشی کا باعث بنا کر بھیجتا ہے، جب وہ ہوائیں ایسے بادلوں کو جو پانی سے وزنی ہوں، اُٹھا لیتی ہیں، پھر ہم ایسی جگہ پر جہاں سبزی کا نام و نشان نہیں ہوتا، اسے برساتے ہیں اور اس بارش کے ذریعہ اس جگہ سے قسم قسم کے پھل اُگاتے ہیں۔

جیسا کہ ہم چٹیل زمین میں سبزیاں اُگاتے ہیں، اسی طرح ہم مُردوں کو قبروں سے نکال کھڑا کریں گے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو، جو زمین بنجر نہیں ہوتی اور ستھری ہوتی ہے۔ اس میں خدا کے حکم سے بغیر کسی دقت کے خوب پیداوار ہوتی ہے، اسی طرح خالص مؤمن اوامر خداوندی خوش دلی کے ساتھ بجا لاتا ہے۔ اور جو جگہ خراب چٹیل ہوتی ہے، وہاں پیداوار بہت دشوار اور کم ہوتی ہے، اسی طرح منافق زبردستی احکام خداوندی کی کچھ بجا آوری کرتا ہے۔

ہم قرآن کریم میں مؤمنوں کے لئے کافر اور مسلمان کی مثالیں بیان کرتے ہیں:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

ہم نے نوح ؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا سو انھوں نے فرمایا کہ اے میری قوم تم صرف

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود (ہونے کے قابل) نہیں مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے

عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾

سخت دن کے عذاب کا اندیشہ ہے ان کی قوم کے آبرودار لوگوں نے کہا کہ ہم تم کو صریح غلطی میں (مبتلا)

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾

دیکھتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم مجھ میں تو ذرا بھی غلطی نہیں لیکن میں پروردگار عالم کا رسول ہوں

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ

تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں خدا

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

کی طرف سے ان امور کی خبر رکھتا ہوں جن کی تم کو خبر نہیں۔

حضرت نوحؑ کا ارشاد اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرو، اس کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو، وہ کچھ نہیں میں یہ بات بخوبی جانتا ہوں، کہ اگر تم ایمان نہ لائے تو تم پر بڑے دن کے عذاب کا خدشہ ہے، سردار کہنے لگے نوحؑ تم تو ایک صاف غلطی میں گرفتار ہو، حضرت نوحؑ نے فرمایا میں تم کو اوامر و نواہی کی تبلیغ کرتا، اور عذاب سے ڈراتا ہوں، اور ایمان اور توبہ کی طرف بلاتا ہوں، اگر تم ایمان نہ لائے تو تم پر عذاب نازل ہوگا۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ

اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس

مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

ایک ایسے شخص کی معرفت جو تمہاری ہی جنس کا ہے کوئی نصیحت کی بات آگئی۔ تاکہ وہ شخص تم کو

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ

ڈرادے اور تاکہ تم ڈر جاؤ اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے سو وہ لوگ اس کی تکذیب ہی کرتے رہے تو ہم نے نوحؑ کو اور

اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

جو لوگ انکے ساتھ کشتی میں تھے بچالیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا بیشک

قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

ع ۸ ۱۵

وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے

ہدایت سے بھاگنے والے بلکہ تم کو اس بات سے تعجب ہو رہا ہے، کہ تمہارے جیسے آدمی پر

نبوت آگئی ہے کہ وہ تم کو ڈرائے تاکہ تم حق تعالیٰ کی عبادت کرو اور غیر اللہ سے بچو، تاکہ اس کی وجہ سے تم پر رحم اور عذاب سے نجات ملے۔
انہوں نے حضرت نوح عہ کی تکذیب کی، ہم نے سب کشتی والوں کو غرق اور عذاب سے نجات دی اور جنہوں نے ہماری کتاب اور ہمارے رسول نوح علیہ السلام کی تکذیب کی، ان کو غرق کر دیا۔ بیشک وہ ہدایت سے اندھے اور کافر تھے ؛

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود عہ کو بھیجا انہوں نے فرمایا اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کی

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ
عبادت کرو اسکے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں سو کیا تم نہیں ڈرتے ان کی قوم میں جو سردار

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ
کافر تھے انہوں نے کہا کہ ہم تم کو کم عقلی میں دیکھتے ہیں اور ہم بیشک تم کو جھوٹے

وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ
لوگوں میں سے سمجھتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم مجھ میں

بِیْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾
ذرا بھی کم عقلی نہیں لیکن میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾
تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں

بعثت ہود عہ } اور قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی کو نبی بنا کر بھیجا، کہ حق تعالیٰ کی توحید کے قائل ہو جاؤ۔ اور جن ما سوی اللہ تم چیزوں کو پکارتے ہو ان کی عبادت سے ڈرو، رؤسا قوم بولے ہود علیہ السلام ہم تمہیں کم عقل اور تمہارے قول میں جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہود علیہ السلام نے فرمایا میں کم عقل نہیں ہوں، بلکہ تم کو اوامر و نواہی کی تبلیغ کرتا ہوں، اور

عذاب الٰہی سے ڈراتا اور توبہ اور ایمان کی دعوت دیتا ہوں، میں احکام خداوندی کے پہنچانے میں امین ہوں، یا یہ کہ اس سے قبل تو میں تم لوگوں میں امین تھا، اب پھر آج تم مجھ کو متہم کیونکر قرار دیتے ہو

أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ

اور کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک

لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْٓا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ

ایسے شخص کی معرفت جو تمہاری ہی جنس کا بشر ہے کوئی نصیحت کی بات آگئی تاکہ وہ شخص تم کو ڈرا دے

نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ

اور تم یہ حالت یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو قوم نوحؑ کے بعد آباد کیا اور ڈیل ڈول میں تم کو پھیلاؤ (بھی) زیادہ دیا

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ

سو خدا تعالیٰ کی (ان) نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم کو فلاح ہو وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا آپ ہمارے پاس اس واسطے آئے

وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِنْ

ہوں گے کہ ہم صرف اللہ ہی کی عبادت کیا کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ہم ان کو چھوڑ دیں اور ہم کو

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ

جس عذاب کی دھمکی دیتے ہو اس کو ہمارے پاس منگوا دو اگر تم سچے ہو انہوں نے فرمایا کہ بس اب تم پر خدا کی طرف سے

رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ أَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ أَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَا

عذاب اور غضب آیا ہی چاہتا ہے کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے باب میں جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور

أَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا

تمہارے باپ دادوں نے (آپ ہی) ٹھہرا لیا ہے ان کے معبود ہونے کی خدا تعالیٰ نے کوئی دلیل (نقلی یا عقلی) نہیں بھیجی

إِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَأَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ

سو تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں غرض ہم نے ان کو اور ان کے ساتھیوں کو اپنی

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

رحمت سے بچالیا اور ان لوگوں کی جڑ (تک) کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا

وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۷۲﴾ ع

اور وہ ایمان والے نہ تھے

غلط تعجب کیا تم کو اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے جیسا ہی ایک آدمی تمہارے پاس نبوت لے کر آیا ہے، تاکہ تمہیں عذاب الٰہی سے ڈرائے، اس وقت کو یاد کرو جب تمہیں حضرت نوحؑ کی قوم کے ہلاک ہونے کے بعد آباد کیا، اور ڈیل ڈول میں ایک خاص فضیلت بھی دی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرکے اس پر ایمان لاؤ، تاکہ تمہیں عذاب الٰہی سے نجات ملے۔
وہ بولے کیا ہم اپنے ان معبودوں کو چھوڑ دیں، انہوں نے فرمایا، کہ حق تعالیٰ کا غصہ اور عذاب تم پر آنے والا ہے کیا تم مجھ سے ان معبودوں کے بارے میں جھگڑتے ہو، جن کی پرستش پر کوئی حجت اور دلیل نازل نہیں ہوئی بس اب تو ہلاک ہونے کا انتظار کرو، چنانچہ ہم نے حضرت ہودؑ اور ان کے ساتھیوں کو بچالیا، اور ان لوگوں کو جنہوں نے ہماری کتاب اور ہمارے رسول ہود علیہ السلام کی تکذیب کی تھی، نیست و نابود کر دیا۔ اور جن لوگوں کو ہم نے ہلاک کیا وہ سب کے سب کافر تھے۔

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ

اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا انہوں نے فرمایا اے میری قوم تم اللہ

مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ

کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف

هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ

سے ایک واضح دلیل آچکی ہے یہ اونٹنی ہے اللہ کی جو تمہارے لئے دلیل ہے سو اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی

اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۷۳﴾

زمین میں کھاتی پھرا کرے اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ بھی مت لگانا کبھی تم کو دردناک عذاب آپکڑے۔

حضرت صالحؑ کی تلقین اور قوم ثمود کی طرف ہم نے انہیں میں سے نبی بنا کر بھیجا، اور کہا گیا ہے کہ حضرت صالحؑ ان کے نسبی بھائی تھے، دینی بھائی نہیں تھے، انہوں نے فرمایا توحید خداوندی کے قائل ہو جاؤ۔

اور جس خدا پر میں تمہیں ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں، اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، تمہارے پروردگار کی طرف سے میرے رسول ہونے پر یہ ایک واضح دلیل بھی موجود ہے، اس کو چھوڑ دو کہ یہ چرتی پھرے اور اس کے پیر مت کاٹنا کیونکہ ایسا کرنے کے بعد عذاب الٰہی آگھیرے گا۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ

اور تم یہ حالت یاد کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو عاد کے بعد آباد کیا اور تم کو زمین پر رہنے

فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ

کو ٹھکانا دیا کہ نرم زمین پر محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش تراش کر

الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي

ان میں گھر بناتے ہو سو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں

الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا

فساد مت پھیلاؤ۔ ان کی قوم میں جو متکبر سردار تھے انہوں نے

مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ

غریب لوگوں سے جو کہ اُن میں سے ایمان لے آئے تھے پوچھا کہ کیا تم کو اس

اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ

بات کا یقین ہے کہ صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں انہوں نے کہا بیشک ہم تو

بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ

اس پر پورا یقین رکھتے ہیں جو ان کو دے کر بھیجا گیا ہے وہ متکبر لوگ کہنے لگے کہ تم جس چیز پر

اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۷۶﴾

یقین لائے ہوئے ہو ہم تو اس کے منکر ہیں

غرور کے پتلے

اور وہ وقت بھی یاد کرو جب قوم عاد کے ہلاک کرنے کے بعد تم کو زمین میں آباد کیا۔ اور گرمیوں کے لئے نرم زمین میں اور سردیوں کے لئے پہاڑوں میں مکانات بناتے تھے، حق تعالیٰ کی ان نعمتوں کو یاد کر کے اس پر ایمان لاؤ، اور زمین میں غیر اللہ کی پرستش اور دیگر معاصی کا قطعاً ارتکاب مت کرو۔

ان سرداروں نے جو کہ متکبر تھے ان ضعیف لوگوں سے کہا، کیا تم صالح ؑ کی رسالت کے قائل ہو،

انہوں نے کہا ہم تو بیشک ان کی تصدیق کرنے والے ہیں۔

وہ منکر بولے ہم تو اس کی رسالت کا انکار کرنے والے ہیں ؛

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوۡا عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهِمۡ وَقَالُوۡا يٰصٰلِحُ

غرض اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے

ائۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتۡهُمُ

لگے کہ اے صالح جس کی آپ ہم کو دھمکی دیتے تھے اس کو منگوا لیجئے اگر آپ پیغمبر ہیں پس آپکڑا

الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى

اُن کو زلزلے نے سو اپنے گھر میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے اسوقت صالح اُن سے مُنہ

عَنۡهُمۡ وَقَالَ يٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ رِسَالَةَ رَبِّىۡ

موڑ کر چلے اور فرمانے لگے کہ اے میری قوم میں نے تم کو اپنے پروردگار کا حکم پہنچا دیا تھا اور

وَنَصَحۡتُ لَـكُمۡ وَلٰـكِنۡ لَّا تُحِبُّوۡنَ النّٰصِحِيۡنَ ﴿۷۹﴾

میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم لوگ خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے تھے

حضرت صالح ؑ کی حسرت

چنانچہ انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا۔ اور اپنے پروردگار کے اس حکم کی بجا آوری سے جس کا حضرت صالح ؑ نے ان کو حکم دیا تھا انکار کیا، اور

بطور استہزاء کے بولے. اچھا عذاب لے آؤ۔
چنانچہ ان کو زلزلہ کے عذاب اور فرشتہ کی چیخ نے آگھیرا، اور اپنے شہروں میں مُردہ ہوگئے کہ کوئی حس و حرکت ہی باقی نہیں رہی، حضرت صالح علیہ السلام ان کی ہلاکت سے پہلے ان کے درمیان میں سے نکلے (یا ہلاک ہونے کے بعد اور بطور حسرت کے) کہا، میں نے تم کو اوامر و نواہی خداوندی کی تبلیغ کی، اور عذاب خداوندی سے ڈرا کر توبہ اور ایمان کی طرف بلایا. مگر تم تو خیر خواہوں کی اطاعت نہیں کرتے تھے ؛

وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ

اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جس کو

مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۰﴾

تم سے پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا۔ (یعنی) تم مردوں کے ساتھ

اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ

شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر. بلکہ تم حد (انسانیت) ہی سے گذر گئے ہو

النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ

اور ان کی قوم سے کوئی جواب نہ بن پڑا بجز اس کے کہ آپس میں کہنے لگے

جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ ۚ

کہ ان لوگوں کو تم اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ بڑے

اِنَّهُمۡ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوۡنَ ﴿۸۲﴾

پاک صاف بنتے ہیں

بعثتِ حضرت لوط علیہ السلام اور ہم نے حضرت لوط علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، کہ تم لواطت کا فعل کرتے ہو جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا، تم عورتوں کی شرمگاہوں کو چھوڑ کر مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو، بلکہ تم نے شرک میں اس قدر حد سے تجاوز کیا کہ حرام کو حلال بنا لیا۔

توان کی قوم کو اس کے علاوہ اور کوئی جواب نہ بن پڑا، کہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ لوط علیہ السلام اور ان کی دونوں صاحبزادیاں، زعوراء اور ریثاء کو اپنے شہر سے نکال دو۔ یہ لوگ مردوں اور عورتوں کے پچھلے راستہ سے بڑے پاک صاف بنتے ہیں ؀

فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ

سو ہم نے لوطؑ کو اور ان کے متعلقین کو بچا لیا بجز اُن کی بیوی کے کہ وہ ان ہی لوگوں میں رہی

الْغٰبِرِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ

جو عذاب میں رہ گئے تھے اور ہم نے ان پر ایک نئی طرح کا مینھ برسایا کہ وہ پتھروں کا تھا سو

كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۸۴﴾ ع وَاِلٰى

دیکھو تو سہی ان مجرموں کا انجام کیسا ہوا اور ہم نے مدین کی طرف

مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ تعالیٰ کی

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ

عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا

واضح دلیل آچکی ہے تو تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کا

النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ

ان کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو اور روئے زمین میں بعد اس کے کہ اس کی

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

درستی کردی گئی فساد مت پھیلاؤ یہ تمہارے لیے نافع ہے اگر تم

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸۵﴾

تصدیق کرو

نجات پانے والے نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے لوط علیہ السلام اور ان کی دونوں صاحبزادیوں (اور دیگر مؤمنوں) کو نجات دی، اور ان کی بیوی بھی ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہو گئی۔

اور ہم نے ان کے مسافر و مقیم سب پر آسمان سے پتھر برسا دیئے۔

محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ دیکھئے تو سہی کہ اخیر انجام مشرکوں کا ہلاکت و بربادی ہوا۔

اور ہم نے مدین کی طرف ان ہی میں سے نبی بھیجا، جن کی تبلیغ یہی تھی کہ حق تعالیٰ کی توحید کے قائل ہو، اور جس خدا پر میں تمہیں ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں، اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، میرے رسولِ خدا ہونے پر ایک واضح دلیل آچکی ہے۔

سو کیل اور وزن کو پورا کرو۔

اور

کیل وزن کے ذریعہ لوگوں کے حقوق میں کمی نہ کرو، اور خدا کی نافرمانی اور غیر اللہ کی پرستش اور ناپ و تول میں عبادت و اطاعت خداوندی اور ناپ تول کو پورا کرنے کے بعد کمی مت کرو۔

جن باتوں پر تم قائم ہو، توحید اور ناپ تول کو پورا کرنا اس سے بہتر ہے۔ اگر تم میری باتوں کی تصدیق کرتے ہو ۞

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ

اور تم سڑکوں پر اس غرض سے مت بیٹھا کرو کہ اللہ پر ایمان لانے والوں

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

کو دھمکیاں دو اور اللہ کی راہ سے روکو اور اس میں کجی کی تلاش میں لگے رہو

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ

اور اس حالت کو یاد کرو جب کہ تم کم تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو زیادہ کر دیا

وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور دیکھو کہ کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا اور

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ

اگر تم میں سے بعضے اس حکم پر جس کو دے کر مجھ کو بھیجا گیا ہے ایمان

أُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا

لائے ہیں اور بعضے ایمان نہیں لائے تو ذرا ٹھہر جاؤ یہاں تک

حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ج

کہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ کئے دیتے ہیں

وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہیں

بہترین منصف اور ہر ایک ایسے راستہ پر جہاں سے لوگوں کا گذر ہوتا ہے اس غرض سے مت بیٹھو کہ ان کو مار کر اور ڈرا کر عزباء کے کپڑے چھین کر اور شعیب علیہ السلام پر جو ایمان لائے ہیں ان کو دین خداوندی اور اطاعت خداوندی سے روک کر اس میں کجی کی تلاش میں لگے رہو، اور تعداد میں تم کم تھے ہم نے اس میں زیادتی کر دی اور دیکھو کہ تم سے پہلے مشرکوں کا انجام سوائے ہلاکت اور بربادی کے کیا ہوا، ذرا ٹھہر جاؤ تمہارے درمیان میں عذاب الٰہی سے فیصلہ ہو جاتا ہے؛

الحمد للہ

تفسیر ابن عباسؓ کا پارہ ۸ ولوانّنا ختم ہوا ؛

ترجمہ قرآن کا آسان نصاب

الفاظ } قرآن کریم میں تقریباً (۸۰۰۰۰) اسی ہزار ہیں مگر

اصل الفاظ } اصل الفاظ کُل (۲۰۰۰) دو ہزار ہیں جو بار بار آنے کی وجہ سے اسّی ہزار (۸۰۰۰۰) کی تعداد تک پہونچ جاتے ہیں۔

اُردو الفاظ } ان دو ہزار (۲۰۰۰) الفاظ میں بھی تقریباً پانچ سَو الفاظ وہ ہیں جو اردو میں روزمرّہ (تلفظ اور رسم الخط کے معمولی سے فرق کے ساتھ) بولے اور سمجھے جاتے ہیں۔

آسان کتاب } اِسی لئے ہم پورے یقین کے ساتھ یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کریم ایک وہ آسان ترین مقدس کتاب ہے جس کو بڑی آسانی اور سہولت سے پڑھا جا سکتا ہے۔ اور جس سے عمل کرنے کی راہیں آسان ہو سکتی ہیں۔

حاصلِ کلام } اس سے مذکورہ بات کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے کہ ● چند ابتدائی سپاروں کے بعد نئے الفاظ ہر سپارے میں اوسطاً پچاس ساٹھ سے زائد نہیں ہوتے ● اور جب ان الفاظ کو کتابوں کی شکل میں جمع کیا جاتا ہے تو چھوٹی چھوٹی ۵ کتابوں میں پورے الفاظ آجاتے ہیں ● اور اگر ان پانچ کتابوں کو اسکول کی ابتدائی جماعتوں سے شروع کیا جائے تو چند برسوں میں بچّے ترجمہ کے ساتھ قرآنِ کریم کو ختم کر سکتے ہیں ● یہ قرآنی نصاب خود پڑھئے اور دوسروں کو پڑھائیے اور حلقۂ احباب میں اس نصاب کو متعارف کراکر قرآنی فضا قائم کیجیے۔ ھدیہ قرآنی نصاب کامل سیٹ =/8 روپئے

پیشکش مجلسِ درسِ قرآن (رجسٹرڈ) مسجد قاضی دیوبند۔ یوپی

اِصلاح و تربیت کے آزمودہ اکسیری نسخے

مواعظ

دعواتِ عبدیت (اردو)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اکسیری مواعظ جن کو سُنکر بے شمار لوگوں کی اصلاح ہوئی اور جن کی بدولت عوام و خواص اور علماءؒ و صوفیاءؒ کو عقائد صحیحہ اعمالِ صالحہ اور اخلاقِ فاضلہ کی توفیق مِلی

اِن مواعظ میں

(۱) قرآنی علوم (۲) احادیثِ نبویؐ (۳) مسائلِ دینیہ (۴) قصصِ اکابر۔ اور تاریخی حقائق کیساتھ تربیت و اصلاح کے وہ گُر بھی موجود ہیں جن اختیار کرکے ہر شخص اپنی اصلاح آپ کرسکتا ہے اور ہر فرد ملّت کو اپنی دنیوی و اُخروی زندگی سنوارنے کے طریقے معلوم ہوسکتے ہیں۔

سوانح حیات

جامع تفسیر ابن عباسؓ یعنی تنویر المقباس

علامہ مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب فیروز آبادیؒ (شیرازی)

مرتبہ :- مولانا عبد الرؤف صاحب عالی دار العلوم دیوبند

علامہ کی پیدائش

علامہ مجد الدین فیروز آبادی کی پیدائش ایران کے مردم خیز خطہ شیراز میں ہوئی جسکو فاتحین اسلام نے ۲۴ھ میں آباد کیا تھا۔ شیراز کے علاقے میں کارزین نامی بستی فیروز آبادی کا مولد ہے جو شیراز ہی کے نواح میں تھی۔ فیروز آبادیؒ ربیع الاول ۷۲۹ھ یا جمادی الآخر ۷۲۹ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے ابتدائی خاندانی حالات پر تاریخ کچھ زیادہ روشنی نہیں ڈالتی۔ چنانچہ ان کے ساتھ فیروز آبادی کی جو نسبت لگی ہوئی ہے اس کے بارہ میں بھی تذکرہ نگاروں کی مختلف رائے ہے۔ بظاہر ان کے آباء واجداد میں سے کسی کی یہ وطنی نسبت ہوگئی

علامہ کی تعلیم و تربیت

علامہ مجد الدین کے والد شیراز میں ایک لغوی اور ادیب کی حیثیت سے متعارف تھے انہی کی آغوش تربیت میں فیروز آبادی نے زندگی کے ابتدائی مراحل طے کئے۔ سب سے پہلے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ اور سات برس کی عمر میں حافظ ہو گئے۔ کیونکہ حافظہ شروع ہی سے نہایت قوی تھا۔ خود ان کا کہنا ہے کہ رات کو سونے سے پہلے ایک نئے مضمون اور موضوع کی کم از کم سو سطریں یاد اور محفوظ کرنے کا معمول تھا ابتدا میں والد کے اثر اور رجحان سے خود ان کی طبیعت بھی لغت کی طرف مائل تھی۔ اور سخاوی کے بقول فیروز آبادی نے اپنے بچپنے ہی میں لغت کی دو کتابیں اپنے ہاتھ سے نقل کی تھیں جو غالباً ان کے والد نے نقل کیلئے ان کو دی ہوں گی۔

ان کے اساتذہ

یہ عمر کے آٹھویں سال اپنے قریے سے شہر شیراز منتقل ہو گئے۔ اور یہاں پہنچکر لغت و ادب کی عبد اللہ بن محمود بن النجم القوم سے تعلیم حاصل کی۔ حدیث میں محمد بن یوسف الزرندی الحنفی المدنی کی شاگردگی اختیار کی۔ ۷۴۵ھ یعنی ۱۶ سال کی عمر میں شیراز سے عراق پہنچے اور شہر واسط میں قیام کیا جہاں قرۃ عشر کی تکمیل شیخ الشہاب احمد بن علی الدیوانی سے کی۔ پھر بغداد گئے، وہاں شیخ التاج محمد بن السباک اور سراج عمر بن علی قزوینی کے یہاں۔ خاص طور پر صحیح بخاری کا سماع کیا۔ اور صاغانی کی مشارق الانوار پڑھی قزوینی کو ابن حجر محدث عراق کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ بغداد میں فیروز آبادی نے قاضی بغداد، اشرف عبد اللہ

ع سن وفات مابین ۷۵ھ ۷۴ھ

ابن بکتاشی کی رفاقت اختیار کی جو نظامیہ میں استاد تھے۔ وہاں معین مدرس کی حیثیت سے انھوں نے نظامیہ میں بھی فیروز آبادی سے کام لیا۔

آخر سنہ ۷۵۰ھ میں فیروز آبادی دمشق پہنچے جہاں سے ممتاز علمار کے حلقۂ درس میں وہ شریک رہے اور ان سے علمی استفادہ کیا جیسے قاضی القضاۃ السبکی ان کے فرزند شیخ عبدالوہاب السبکی، محمد بن اسمٰعیل المعروف بابن الخباز اور ابن قیم ضیائیہ عبداللہ بن محمد ابراہیم اسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس دور کے معقولی رجحان کے برعکس فیروز آبادی کی طبیعت کا رُخ علوم منقول کی جانب تھا جبکہ اسی دور کی معروف شخصیتیں سعدالدین التفتازانی۔ اور سید شریف جرجانی فیروز آبادی کے سامنے موجود تھیں اور جن کا ایران سے عراق اور خراسان و ہندوستان تک غلغلہ اور شہرہ تھا۔[۱]

شام کے علمار سے استفادہ کے بعد فیروز آبادی بیت المقدس پہنچے۔ جہاں صلاح الدین خلیل بن کیکلدی العلائی سے جو مدرسۃ الصلاحیہ میں مدرس تھے بہت کچھ حاصل کیا۔ پھر باقاعدہ خود اپنا حلقۂ درس و تدریس قائم کیا چنانچہ وہ بیت المقدس کے متعدد مدارس میں استاد کی حیثیت سے خدمات انجام دینے لگے۔ صلاح الدین صفدی وہ شخص ہیں جن سے فیروز آبادی نے بھی خود استفادہ کیا اور وہ بھی فیروز آبادی کے تلامذہ میں شامل ہوئے۔

فیروز آبادی کی علمی پیاس

فیروز آبادی — بیت المقدس میں قیام کے دوران بھی مختلف مقامات پر تلاش علم میں گھومتے پھرتے رہے۔ چنانچہ قاہرہ پہنچے اور وہاں ابن عقیل شارح الفیہ، جمال الدین ابن عبدالرحیم الاسیونی، ابن ہشام عبداللہ بن یوسف النحوی جیسے مشہور اہل علم سے استفادہ کیا۔ اسی دوران حجاز کا پہلا سفر بھی کیا جو غالباً سنہ ۷۶۰ھ کے لگ بھگ تھا۔ بخاری کی روایت کے مطابق حجاز کا دوسرا سفر سنہ ۷۷۰ھ میں کیا اور اس مرتبہ مکے میں ۶ سال تک مقیم رہے پھر سیر و سیاحت اور حصول علم کا شوق بلاد اسلامیہ کے مختلف خطوں میں لے گیا، آخر سنہ ۷۹۰ھ میں تیسری بار مکے پہنچے اور اب کی بار دو سال تک مجاور حرم کی حیثیت سے وہاں مقیم رہے پھر وہاں سے طائف منتقل ہو گئے۔ وہاں ایک باغ بھی خریدا، اسی عرصے میں مکے کے بعض مدارس کی مدرسی بھی اختیار کی۔ مدرسوں سے ملنے والا یہ وظیفہ وہاں ان کے بسر اوقات کا ایک ذریعہ بھی تھا۔

سلاطین کا تقرب

فیروز آبادی کی سیاحت علمی سلاطین و امرار کے یہاں ان کے اعزاز و تقرب کا ذریعہ بنی چنانچہ ترکی سلاطین میں سے سلطان الاشرف شعبان بن حسینؒ کے یہاں فیروز آبادی کا اعزاز و اکرام ہوا اشرف اپنی طبیعت کے لحاظ سے علوم و فنون کا شائق تھا اور سخاوت و فیاضی میں دور دور اسکا شہرہ تھا۔ سنہ ۷۹۲ھ میں جب فیروز آبادی مکے میں تھے تو حاکم بغداد احمد بن اویس نے ایک بہت پر اشتیاق دعوت نامہ بھیجا جسمیں بغداد آنے کی درخواست تھی۔ اسی دعوت پر وہ حج سے فارغ ہو کر عراقی کارواں کے ساتھ بغداد کے دربار میں پہنچے جہاں ان کا بڑا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔

اس کے بعد فیروز آبادی نے ہندوستان کا رُخ کیا اور دارالسلطنت دہلی میں آئے۔ یہ زمانہ سلطان سکندر پوربی کا تھا۔ العقد الثمین کی روایت کے مطابق چونکہ فیروز آبادی ہندوستان کی راہ سے یمن گئے تھے اور یمن میں انکی آمد سنہ ۷۹۶ھ میں ہوئی تھی اسی سے ظاہر ہے کہ وہ ہندوستان اس سے قبل پہنچ ہوں گے پھر انھوں نے روم کا

[۱] وفات سنہ ۷۶۱ھ

سفر کیا اور سلطان بایزید بن مراد سے ملاقات کی، اسوقت تک قسطنطنیہ فتح نہیں ہوا تھا اور عثمانی ترکوں کی راجدھانی بروصہ تھی - اسی زمانے میں ایک وفد لیکر وہ تیمور لنگ کے دربار میں شیراز پہنچے - یہ وہ وقت تھا کہ تیموری لشکر نے فارس وعراق وغیرہ کی ساری مسلمان ریاستوں کو روند ڈالا تھا - تیمور نے فیروزآبادی کو ایک لاکھ درہم کا عطیہ دیا اسطرح وہ شاہ شجاع بن محمد بن مظفر والی عراق کے دربار میں بھی اک وفد کے سربراہ کی حیثیت سے پہنچے جو اہلِ علم کا بہت قدرداں تھا۔

فیروزآبادی کا علمی مقام

علامہ مجد الدین فیروزآبادی کا حافظہ نہایت قوی اور ذہن حاضر تھا۔ ہزاروں اشعار اور حکایات نوک برزبان تھے انکی اسی صلاحیت وخصوصیت نے بھی انھیں سلاطین کے یہاں تقرب بخشا۔ عربی کے علاوہ فارسی میں نظم ونثر پر پوری قدرت تھی کیونکہ یہ فارس کی سرزمین کی پیداوار تھے اور فارسی ہی ان کی مادری زبان تھی۔ ان کی علمی ترقی اور استحضار ذہنی میں ان کی عظیم الشان چلتی پھرتی لائبریری کو بھی دخل تھا۔ صاحب ضوء اللامع نے ناصر احمد بن اسمٰعیل کے حوالے سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جیسے کتابیں خریدنے پر پچاسی ہزار مثقال سونا صرف کیا ہے۔ وہ جب کبھی سفر کرتے ان کی لائبریری ان کے ہمراہ ہوتی تھی کہ بعض اوقات ان کی یہ کتابیں چارسو اونٹوں پر لادی جاتیں، اس لائبریری سے وہ یہ کام بھی لیتے کہ جب کبھی اثنائے سفر میں انھیں رقم کی ضرورت ہوتی وہ کچھ کتابیں فروخت کرکے اپنی ضرورت پوری کر لیتے اور پھر حسب موقع کتابیں خرید لیتے۔

جب اُن کا قیام زبیدؔ میں تھا اور وہ یمن کے قاضی القضاۃ تھے تو ساتھ ساتھ بخاری شریف کا درس بھی دیتے تھے غرض اپنے علم وکمال کے لحاظ سے وہ اپنے وقت کے گنے چنے افراد میں شمار ہوتے تھے۔ صاحب شقائق النعمانیہ نے لکھا ہے کہ فیروزآبادی آٹھویں صدی کے ان رجال علم میں شامل ہیں۔ جن میں سے ہر ایک اپنے وقت کا امام اور اپنی خصوصیات میں یکتا سمجھا جاتا تھا۔ جیسے۔ ○ سراج الدین بلقینی عمر بن ارسلان جو فقہ شافعی میں شہرہ آفاق تھے، حدیث وفقہ میں ان کی متعدد تصانیف ہیں، بخاری، ترمذی کی شرح بھی انھوں نے لکھی تھی [1]

○ عبد الرحیم بن حسن المعروف بشیخ زین الدین العراقی حدیث کے امام اور حافظ عصر تھے، مصطلحات حدیث میں ان کی کتاب الفیہ اور اسکی شرح مشہور ہے۔ نیز ان کا بڑا کارنامہ احیاء العلوم کی احادیث کی تخریج ہے ان کے علاوہ بھی ان کی تصانیف ہیں [2] ○ شیخ سراج الدین بن الملقن جن کی حدیث وفقہ میں بہت سی تصانیف ہیں۔ اوائل عمر ہی سے تصنیف وتالیف میں لگ گئے حتی کہ اپنے وقت کے کثیر التصانیف لوگوں میں ان کا شمار ہونے لگا۔ چنانچہ ان کی تالیفات میں بخاری کی شرح، فقہ المنہاج کی دو شرحیں حاوی کی۔ شرح اور شرح التنبیہ، اور اصول میں، بیضاوی کی منہاج میں اور الاشباہ والنظائر کی شرح مشہور رہے ہے [3]

○ شیخ شمس الدین الفناری جنکو علوم عقلیہ ونقلیہ پر سب سے زیادہ عبور حاصل تھا۔ سلطان بایزید بن مراد کے عہد میں عثمانی سلطنت کے ممتاز ترین علماء میں سے تھے۔ [4] ○ شیخ محمد بن محمد ابن عرفہ جو مغرب میں فقہ مالکی کے امام سمجھے جاتے تھے۔ [5] ○ مشہور فلسفی مؤرخ ولی الدین عبد الرحمٰن بن خلدون [6]

[1] وفات سنہ ۸۰۵ھ [2] وفات سنہ ۸۰۶ھ [3] وفات سنہ ۸۰۴ھ [4] وفات سنہ ۸۳۸ھ [5] وفات سنہ ۸۰۳ھ [6] وفات سنہ ۸۰۸ھ

فیروزآبادی کی تصانیف

علامہ کی تالیفات بہت ہیں۔ اور سب کا موضوع تفسیر حدیث اور تاریخ ہی کے گرد گھومتا ہے۔ مگر ان کی تالیفات کا بیشتر حصہ ضائع ہوگیا۔ خاص خاص کتابوں کی حسب ذیل فہرست لائق مطالعہ ہے۔ علامہ اپنی تالیفات کا نام تجویز کرتے وقت سجع کا بہت التزام کرتے تھے جسکا اندازہ اس فہرست سے ہو سکتا ہے۔

۱۔ بصائرذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز[۵]
۲۔ تنویر المقباس فی تفسیر ابن عباس[۵۳]
۳۔ تیسیر فاتحہ الاہاب فی تفسیر فاتحہ الکتاب
۴۔ الدر النظیم المرشد الی مقاصد القرآن العظیم
۵۔ حاصل کورۃ الخلاص فی فضائل سورۃ الاخلاص
۶ قطبہ الخشاف شرح خطبۃ الکشاف
۷ شوارق الاسرار العلیہ فی شرح مشارق الانوار النبویہ
۸ منح الباری بالسیح الفسیح الجاری فی شرح صحیح البخاری
۹ عدۃ الحکام فی شرح عمدۃ الحکام
۱۰ امتضاض الشہاد فی افتراض الجہاد - یا امتضاض السہاد
۱۱ الاسعاد بالاصعاد الی مرتبۃ الجہاد
۱۲ النفحۃ العنبریہ فی مولد خیر البریہ
۱۳ الصلات والبشر فی الصلاۃ علی خیر البشر
۱۴ الوصل والمنیٰ فی فضائل منیٰ
۱۵ مہیج الغرام الی بلد الحرام
۱۶ المغانم المطابۃ فی فضائل طابۃ
۱۷ اثارۃ الحجون الی زیارۃ الحجون
۱۸ احاسن اللطائف فی محاسن الطائف
۱۹ فصل الدرۃ من الخرزۃ فی فضل السلامۃ علی الخبزۃ
۲۰ روضۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبدالقادر
۲۱ المرقاۃ الوفیہ فی طبقات الحنفیہ
۲۲ المرقاۃ الارفعیہ فی طبقات الشافعیہ
۲۳ البلغۃ فی تراجم ائمۃ النحاۃ واللغۃ
۲۴ الفضل الوفی فی العدل الاشرفی
۲۵ نزہۃ الاذہان فی تاریخ اصبہان
۲۶ تعیین الغرفات للمعین علی عین عرفات
۲۷ منیۃ السئول فی دعوات الرسول
۲۸ تسہیل طریق الوصول الی احادیث الزائدہ علی جامع الاصول
۲۹ الاحادیث الضعیفہ
۳۰ الدر الغالی فی الاحادیث العوالی
۳۱ التجاریح فی فوائد متعلقہ باحادیث المصابیح
۳۲ سفر السعادہ
۳۳ المتفق وضعًا والمختلف صقعًا
۳۴ اللامع المعلم العجاب الجامع بین المحکم والعباب
۳۵ القاموس المحیط
۳۶ مقصود ذوی الالباب فی علم الاعراب
۳۷ تحبیر الموشیین فیما یقال بالسین والشین
۳۸ المثلث الکبیر
۳۹ المثلث الصغیر
۴۰ اسماء السراح فی اسماء النکاح
۴۱ اسماء الغادۃ فی اسماء العادہ
۴۲ الجلیس الانیس فی اسماء الخندریس
۴۳ انوار الغیث فی اسماء اللیث
۴۴ ترقیق الاسل فی اسماء العسل
۴۵ زاد المعاد فی وزن بانت سعاد
۴۶ المنتخب الطرائف فی النکت الشرائف
۴۷ الدر المثلثہ فی الغرر المثلثہ
۴۸ تحفۃ القماعیل فیمن تسمیٰ من الملائکۃ والناس اسماعیل

۵۳ حضرت ابن عباس کی تفسیر جمع کی ہے جسکے بارہ میں مستقل تعارف آگے آرہا ہے۔

۵ یہ ایک دائرۃ المعارف کا صرف چھٹواں جزء ہے جو تقریباً ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

تعارف تفسیر ابن عباس

صحابہ کرام میں جن دس صحابہ کو قرآن فہمی میں ممتاز اور نمایاں درجہ حاصل تھا اسمیں حضرت عبداللہ بن عباس کی شان خلفائے راشدین کے بعد سب سے ممتاز اور نمایاں تھی۔ انہی کو ترجمان القرآن کا خطاب ملا۔ اور خیر امت کہا گیا۔ بڑے بڑے صحابہ کرام قرآن کریم کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضؓ سے رجوع اور انکی رائے پر اعتماد کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس کی طرف تفاسیر کے جو مجموعے منسوب ہیں ان میں تفسیر تنویر المقباس کو ایک خاص حیثیت حاصل ہے یہ ہی تفسیر ابن عباس کے نام سے معروف ہیں حضرت ابن عباس تک تفسیری روایات کا جو سلسلہ پہنچا ہے اسمیں سب سے زیادہ قابل اعتماد سند علی بن طلحہ کی ہے اور اسی بسلسلہ سند کا نسخہ مصر میں ابو صالح کاتب اللیث محدث کے پاس موجود تھا۔

علامہ مجد الدین نے دس واسطوں سے جمع شدہ مستند تفسیری روایات کو مرتب کر کے اس تفسیری مجموعے کو امت سے روشناس کر لیا۔ حضرت ابن عباس کی تفسیری خدمت کو نہایت تک روشن کر دیا۔ ورنہ مختلف روایات کو اک سلسلہ تفسیر میں پرونا آسان بات نہ تھی، یہ علامہ کا اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ اگر ان کی تصانیف میں اسکے علاوہ کوئی اور تصنیف باقی نہ بچتی تو علامہ کے نام کو زندہ رکھنے اور ان کے اس عظیم خدمت کے حسن اعتراف کیلئے یہ بھی کافی تھا۔

تفسیر ابن عباس کا جو مقام ہے۔ اسی سے عربی داں حلقہ صدی سے واقف ہیں مگر اب پہلی بار اردو داں طبقہ اس مقدس و مبارک تفسیر سے روشناس ہو رہا ہے۔ اس تفسیر کے مطالعہ سے اندازہ ہوگا۔ کہ صحابہ کرام قرآن کریم کو کسطرح سمجھتے تھے۔ اور ان کے غور و فکر کا پیمانہ کیا تھا۔ پھر وہ براہ راست صحبت نبوی ﷺ سے فیض یافتہ تھے ان کے دماغوں میں علوم نبوت کا ذخیرہ براہ راست منتقل ہو رہا تھا۔ اس لئے انھوں نے جو تفسیر بھی بیان کی وہ بہت صفائی و سادگی اور اعتماد کے ساتھ اس طرح بیان کی کہ مغز قرآن تک آدمی بغیر کسی اینچ پینچ کے براہِ راست پہنچ جاتا ہے اور غیر ضروری باتوں میں نہیں الجھتا۔ یہ تفسیر اپنے انداز اختصار جامعیت، تفہیم استناد کی جو خصوصیات رکھتی ہیں اس سے بالعموم دوسری تفاسیر خالی ہیں۔

فیروز آبادی مسلک و مشرب

اکثر اہل شیراز کی طرح فیروز آبادی شافعی المسلک تھے۔ فقہ میں اگرچہ انھیں کوئی ممتاز درجہ حاصل نہیں۔ مگر اس کے باوجود اپنے کمال علم اور ذہنی صلاحیتوں کی بدولت یمن کی مسند قضا پر فائز ہوئے اور بہت شان سے بحیثیت قاضی اپنا وقت گذارا۔

فقہ میں انکی کوئی خاص تصنیف نہیں ہے مگر اپنی کتاب سفر السعادۃ میں انھوں نے احکام عبادات سے خاصی بحث کی ہے اور اسمیں زیادہ تر صحیح احادیث ہی پر اعتماد کیا ہے۔

تصوف سے فیروز آبادی کو خاص تعلق تھا۔ صوفیا کی کتب اور ان کے اصول کا خاصا وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ اپنی عظیم تالیف کے اس جزء میں جو بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز کے نام سے حال ہی میں المجلس الاعلیٰ للشیون الاسلامیہ مصر نے شائع کی ہے کہ توکل، اخلاص اور توبہ پر جہاں گفتگو کی ہے وہ سراسر صوفیا کے مذاق اور مزاج کے مطابق ہے۔ صوفیاء کے کلام سے انھوں نے اپنے یہاں بہت کچھ لیا ہے صفر السعادۃ کے شروع میں جہاں خلوۃ پر بحث کی ہے، غار حرا کا ذکر صوفیاء ہی کے انداز میں کیا ہے۔ اور

صوفیا ہی کے اقوال سے دلائل بھی لئے ہیں۔ قیام یمن میں وہ شیخ اسماعیل جبرتی کے ہم نشین تھے جو شیخ محی الدین ابن عربی کے پیرو اور ان کے افکار و نظریات کے مبلغ تھے۔ چنانچہ فیروز آبادی نے اسی دور میں اسی رنگ میں رنگے نظر آتے ہیں۔

ابن حجر کہتے ہیں کہ فیروز آبادی نے بخاری کی شرح میں فتوحات مکیہ سے بہت استفادہ کیا ہے اور اسی بنا پر ان کی شرح بخاری محلِ نقد بنی رہی انھوں نے ابن عربی کی شان میں اور ان کے فضائل پر اک مقالہ بھی قلم بند کیا تھا۔ جسمیں وہ انھیں شیخ الطریقہ اور امام الحقیقہ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

فیروز آبادی رح کی سیاحت اور قیام یمن

وہ ایک مسافر علم کی حیثیت پوری دنیائے اسلام کے بہت بڑے خطے میں گھومے پھرے اور آخر میں یمن کو اپنا ٹھکانا قرار دیا۔ قیام کی درخواست والی یمن اشرف اسماعیل بن عباس نے کی تھی۔ چنانچہ وہ ہندوستان سے ہوتے ہوئے عدن پہونچے سلطان اشرف نے حاکم عدن کو حکم دیا کہ فیروز آبادی کے لئے چار ہزار درہم کا انتظام رکھے اور ان کے عدن پہنچتے ہی انھیں شاہ کے پاس زبید بھیجانے کا انتظام کیا جائے۔ اور مزید چار ہزار درہم زبید کیلئے روانگی کے وقت پیش کئے جائیں۔

فیروز آبادی غالباً سنہ۷۹۶ھ کے آخر یا سنہ۷۹۷ھ کے شروع میں یمن پہونچے اور سنہ۷۹۷ھ ہی میں یمن کے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔ یہ منصب سنہ۷۹۲ھ سے شیخ جمال الدین بن محمد بن عبدالرحمٰن الریمی کی وفات سے خالی تھا۔ چنانچہ پوری مملکت میں فیروز آبادی کے تقرر کا منشور جاری کیا گیا۔ اس منصب کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ انھوں نے درس تدریس کا شغل بھی جاری رکھا۔

رمضان سنہ۷۹۸ھ میں سلطان اشرف نے فیروز آبادی سے بخاری شریف کی سماعت کی کیونکہ انکا بخاری کا سلسلۂ سند مختلف جہات سے نہایت اعلیٰ تھا سلطان کی نگاہ میں فیروز آبادی کا مقام اتنا اونچا ہو گیا کہ اس نے اپنی لڑکی کی شادی... فیروز آبادی سے کردی جو نہایت حسین وجمیل اور فاضلہ تھی۔ اسی زمانے میں فیروز آبادی نے ایک کتاب لکھی اور سلطان کی خدمت میں پیش کی۔

جن طباقوں میں کتاب کے مجلدات سلطان کو بھیجے گئے تھے۔ سلطان نے انھیں طباقوں میں درہم بھر کر فیروز آبادی کے پاس بھجوا دئے۔ اس کے علاوہ سنہ۸۰۳ھ میں اپنی تصنیف کتاب الاصعاد جو تین جلدوں میں تھی۔ سلطان.. کی.. بارگاہ میں پیش کی۔ جو باقاعدہ ایک جلوس کی شکل میں دربار سلطانی تک پہنچائی گئی۔ تین آدمی کتاب کی جلدیں سر پر اٹھائے ہوئے تھے۔ اور ان کے سامنے فقہاء علماء اور طلباء کا مجمع تھا۔ اس جلوس کی پیشوائی و رہنمائی فیروز آبادی کر رہے تھے۔ دربار میں پہنچکر فیروز آبادی نے کتاب سلطان کے حضور میں پیش کی۔ اس پر سلطان نے تین ہزار دینار خزانے سے دئے۔

یمن کا یہ پرانا دستور تھا کہ اہل علم میں سے کوئی جب خاص اور اہم کتاب لکھی جاتی تو وہ سلطان کی خدمت میں بڑے اہتمام سے پیش کیجاتی ـــ چنانچہ فیروز آبادی سے قبل قاضی جمال الدین الریمی نے اپنی تالیف جو فقہ شافعی کی جزئیات پر مشتمل تھی۔ سنہ۷۸۸ھ میں حاکم یمن کی خدمت میں بڑے تزک واحتشام کے ساتھ پیش کی تھی جس پر

جس پر سلطان نے بہت بڑی مقدار میں انعام سے نوازا تھا۔

فیروز آبادی کا سفر حجاز

سلطان اشرف کو علّامہ فیروز آبادی سے بہت ہی گہرا تعلق تھا۔ چنانچہ وہ انھیں کہیں باہر جانے کی اجازت ہی نہیں دیتا تھا۔ اور اسے یہ خطرہ رہتا کہ یہ باہر گئے تو پھر لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ فیروز آبادی کے دل میں پھر سے حجاز جانے کی خواہش اور حج کی آرزو تھی آخر ہمت کر کے انھوں نے سلطان کو ایک نہایت پُرزور درخواست پیش کی جس میں زیارت حرمین کی اجازت چاہی گئی تھی۔ یہ درخواست ۷۹۹ھ میں دی گئی مگر سلطان نے اسکو دبا کر رکھ لیا۔ آخر فیروز آبادی کا پھر اصرار ہوا تو ۸۰۲ھ میں حج کا پروانہ مل گیا۔ اور وہ سفر حج کے لئے روانہ ہو گئے۔ ۸۰۲ھ میں فیروز آبادی نے حج کیا اور حج کے بعد مکے ہی میں ٹھہر گئے۔ اور صفا پہاڑ کے قریب ایک مکان میں رہائش اختیار کی جس کی صراحت قاموس کے اندر مادہ (ص، ف، د) میں ملتی ہے کہ صفا جو شعائر مکہ میں ہے اور جبل ابو قبیس کے دامن میں واقع ہے۔ اسی کے متصل میں نے مکان بنایا ہے، انھوں نے اپنی مشہور کتاب القاموس المحیط کی تکمیل اسی مکان میں کی بحوالہ قاموس کے آخر میں اسکی وضاحت ہے۔

العقد الثمین کی روایت ہے کہ فیروز آبادی جب مکے سے رخصت ہوئے تو انھوں نے اپنے مکان کو مدرسہ میں تبدیل کر دیا تھا۔ اور اس کا نام مدرسہ ملک الاشرف قرار دیا تھا۔ فقہ شافعی و مالکی کے علاوہ حدیث پڑھانے کیلئے بھی اساتذہ اسمیں رکھے گئے تھے اسی طرح کا مدرسہ مدینہ منورہ میں بھی قائم کیا۔

جب فیروز آبادی حجاز سے یمن پہنچے تو بد قسمتی سے ملک الاشرف کا انتقال ہو چکا تھا۔ اور ان کی جگہ ان کا بیٹا سلطان ناصر احمد تخت نشین تھا مگر اپنی ناتجربہ کاری اور بے تدبیری کی بدولت حکومت پر قابو نہ پا سکا اور ہر طرف ظلم و زیادتی کا دور دورہ ہو گیا۔ یہ صورت حال فیروز آبادی کے لئے بڑی دلکش تھی۔ تاہم زبید کو اپنا مسکن بنا چکے تھے۔ اس لئے چار و ناچار وہیں قیام کرنا پڑا۔

سلسلۂ نسب

علامہ مجدالدین فیروز آبادی خود کو ابو اسحٰق شیرازی کی طرف منسوب کرتے ہیں جن کی فقہ شافعی میں معروف تصنیف التنبیہ والمہذب ہے، ان کی وفات ۴۷۶ھ میں ہوئی۔

صاحب ضوء اللامع نے سلسلۂ نسب اس طرح بیان کیا ہے۔ محمد بن یعقوب بن ابراہیم ابن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود بن ادریس بن فضل اللہ ابن الشیخ ابی اسحٰق ابراہیم بن علی بن یوسف بن عبداللہ شیخ ابن حجر نے انباء الغمر میں بعض کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ ابو اسحٰق شیرازی کا سلسلۂ نسب آگے نہیں چلا لیکن صحیح قول یہی ہے کہ علامہ مجدالدین ابو اسحٰق شیرازی ہی کی اولاد میں ہیں۔ کہیں فیروز آبادی نے اپنے کو صدیقی بھی لکھا ہے جس سے حضرت ابو بکر رض کی طرف نسبت قائم ہوئی ہے۔ مگر ابو اسحٰق شیرازی کا سلسلۂ نسب اوپر کی جانب کس طرح حضرت ابو بکر رض سے ملتا ہے۔ اسکی کسی نے صراحت نہیں کی ہے۔

وطنی نسبت

فیروز آباد جنوبی شیراز کے ایک قصبے کا نام تھا۔ تاج العروس نے اس کی صراحت کی ہے علامہ مجدالدین کے والدین اسی فیروز آباد کے رہنے والے تھے۔ اگرچہ تاریخ سے جو بات ثابت ہے وہ یہ کہ علامہ مجدالدین کی پیدائش کارزین کے مقام پر ہوئی۔ بظاہر فیروز آباد کی

نسبت ان کے جد اعلیٰ ابو اسحٰق شیرازی سے قبل کی آبائی نسبت ہوگی جو مجدالدین کے ساتھ شہرت پاگئی

وفات

علامہ مجدالدین فیروز آبادی کی وفات ۲۳ شوال ۸۱۷ھ ۱۰ جنوری ۱۴۱۵ء کی ہوئی۔ ان کی بصارت اور سماعت آخر وقت تک ٹھیک کام کرتی رہی۔ یہ انتقال کے بعد زبید کے معروف شیخ اسمٰعیل جبرتی کے مقبرے میں تدفین ہوئی۔ اس لحاظ سے علامہ مجدالدین فیروز آبادی کی عمر ۸۸ سال کے قریب ہوئی۔

۷۸۶

چودہ سو برس کی مقدس تفسیر

یعنی

تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

(کامل اردو)

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی امام المفسرین ترجمان القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رض کی روح پرور تفسیر جس سے بعد کے تمام مفسرین نے استفادہ کیا ہے۔
- قرآن کریم کی وہ بنیادی تفسیر جو براہ راست ایک عظیم المرتبت صحابی سے منقول ہے۔
- رسول اللہ کی ارشاد فرمودہ قرآنی تشریحات کا وہ اولین مجموعہ جو ایک ہی واسطے سے ہمیں قرآنی مطالب تک پہنچا دیتا ہے۔
- ایک ایسا شرف جو کسی دوسری تفسیر کو حاصل نہیں۔
- اردو زبان میں پہلی بار تفسیر علامہ سیوطی کی مرتبہ شان نزول کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

ترتیب:- متن قرآن کریم ◎ ترجمہ حکیم الامت حضرت تھانوی ◎ صحابی رسول کی مقدس تفسیر ◎ آیات قرآنی کی دل نشیں شان نزول۔ یعنی لباب النقول فی اسباب النزول کا سلیس و آسان ترجمہ ◎ جامع اور اثر انگیز عنوانات۔

نگرانِ علمی:- فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی
مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

طریقِ اشاعت

ہر دو ماہ میں ایک پارہ شائع ہوگا۔ ہدیہ فی پارہ چار روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔ ممبران میں شامل ہونے کے لئے صرف ایک کارڈ لکھ دیجئے آپ کو بحیثیت ممبر صرف چار روپے کی وی۔ پی جائے گی اور محصول ڈاک بذمہ ادارہ ہوگا۔ 20 پارے تیار ہیں۔

ایک عظیم صحابیٔ رسول کی مقدس تفسیر کی اشاعت اور دعوت قرآنی کو عام کرنے میں ادارہ سے تعاون فرمائیے

ناشر

ادارہ درسِ قرآن (رجسٹرڈ) دیوبند یو۔پی

صرف کوہ تاج پرنٹرس سہارنپور میں طبع ہوا